إِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ كِتٰبًا مَّوْقُوْتًا

الحمد للہ یہ کتاب مستطاب جواب حسبین دو نمازیں ایک وقت میں جمع کرنے کا رد بالغ
اور ملا نذیر حسین صاحب دہلوی کی اجتہاد رانی و حدیث دانی کا کشف بالغ ہے مسمّٰی بنام تاریخی

حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۳۱۳ھ

ملقب بلقب تاریخی

حجۃ آلحین علیٰ نذیر حسین

۱۳۱۳ھ

از تصانیف جلیلہ حامی سنت ماحی بدعت ناصر ملت عالم اہلسنت مجدد المأۃ الحاضرہ
صاحب الحجۃ القاہرہ اعلیحضرت مولانا مولوی احمد رضا خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی دام ظلہم و عم فضلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

الحمد للہ

کتاب مستطاب حاجز البحرین الواقی عن جمع الصلاتین

۱۳ ھ ۱۳

حضر ظہر میں مسئلہ کا رفتن تو ہے کہ سفر وغیرہ کے عذر سے دو نمازیں ایک
وقت میں ملا کر پڑھنا حرام ہے اور مذہب حنفیہ ظاہر دلیلوں سے ثابت اور مسلک غیر مقلدین محض
بے ثبوت فنا کام ہو اور حقیقۃً حضرات غیر مقلدین کے جہل و تعصب کا علی خواہی
سخت مخالف قرآن و حدیث چلنے کا صاف آئینہ ہے جس میں مصنف علامہ نے اپنے ایک
دعوے کو با نیم ماہ و مہر نیمروز کر دکھایا ہے کہ میں یہ بھی روشن کر دونگا کہ حنفیہ کرام
غیر مقلدوں کی طعنہ زنی الیسی ایچ و پوچ بے بنیاد ہوتی ہیں یہ بھی بتادونگا
کہ ان صاحبوں کے عمل بالحدیث کی حقیقت اتنی ہے میں یہ بھی دکھا دونگا کہ ملاجی
صاحب (یعنی میاں نذیر حسین صاحب دہلوی) جو آجکل مجتہد العصر اور تمام طائفے کے
استاد مانے گئے ہیں انکی حدیث دانی ایک متوسط طالب علم سے بھی گرے
درجہ کی ہے مصنف علامہ نے صرف ایک ہی مسئلہ میں ملاجی دہلوی کی احادیث و جہالت علم
حدیث و رجال و اصول جرح و تعدیل و کمالات خیانت و تحریف و تناقض و تحکم و
تہافت و ہی غیرہ و غیرہ یہانتک کہ ملاجی کے خالص ضعیف کا ایسا واضح ثبوت دیا ہے جسے
دیکھکر تھوڑی فہم والا بھی غیر مقلد صاحبوں کے علم و ایمان کی حالت خوب جان سکتا ہے

تصنیف لطیف حضرت عالم اہلسنت ظلہ

مطبع اہل سنت و جماعت واقع بریلی میں طبع ہوئی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلے علی رسولہ الکریم

گزارش ضروری

حضرات پہلے فہرست کہ آخر کتاب مین ہے ضرور ملاحظہ فرمائین
کہ اجمالاً معلوم تو ہو کہ یہ کتاب لاجواب کیسے کیسے جواہر زواہر کا بحر عباب ہے
خصوصاً فہرست دوم ملاجی مجتہد دہلی کی حدیث دانی بالاستیعاب ملاحظہ ہو
کہ اسی ایک مسئلے مین مصنف علامہ نے مجتہد صاحب کی کیا کیا سفاہتین جہالتین تعصب بکا برے
تناقض تحکم ڈھٹائیان ہٹ دھرمیان صحیح حدیثون کو رد کرنا بخاری و مسلم بھی بالائے طاق
دھرنا صحیحین کے بکثرت راویون کو مطعون و مجروح و متروک بنا دینا صحیحین کی صدہا حدیثون کو واہیات
و مردود ٹھیرا دینا علم حدیث مین نرے بے تمیز یا ان فن جرح و تعدیل مین نرے بے تمیز یا ان فن رجال
مین نرے بے تمیز یا ان اصول حدیث وغیرہ مین بے تمیز یا ان حدیثون مین کھلی تحریفین دبے کو ایک ایک مقلد
شافعی مالکی کی جا تقلیدین یہان تک کہ صریح جنون کی باتین کیا کیا کمال بےنظیر و بےمثال ایک سو سے
سے زائد ثابت کی ہین ہر ذی فہم مسلمان اسے دیکھ کر سمجھ لیگا کہ غیر مقلد ایسے
مخالف حدیث و بندہ ہوا ہوتے ہین حنفیہ کرام پر اون کے
طعنے ایسے کاذب و پادر ہوا ہوتے ہین۔ ولا حول ولا قوۃ الا باللہ

ملاجی کو دعوے اجتہاد کی غیرت دلاکر

جواب کتاب بپابندی انصاف و صواب مطلوب لہذا اگر حق واضح پائین پیروی فرمائین ورنہ سب
اعتراضون سے منصفانہ جواب دکھائین ورنہ جو لاجواب رہینگے اوتنے ہی آپکے ابطال مذہب
کو کفایت کرینگے مقصود اظہار حق ہے نہ ناحق زق زق اگر ناقص ناتمام کچھ خرافات لکھ کر
چند اوراق سیاہ کیے اور سب اعتراضون کے شافی جواب نہ دیے تو وہ جواب نہ سمجھا جائیگا
اوسکا ناقص و ناتمام ہونا ہی آشکار قرار پائیگا وباللہ التوفیق ۵

تنبیہ آج کل رامپور وغیرہ مین بعض نام کے پاکیزہ عقیدے کے خبیث
ایسے پیدا ہوتے ہین کہ ان غیر مقلدون سے بھی پانچ قدم آگے ہین وہ کہتے ہین کہ ہر جاہل گنوار محض
ناخواندہ خر ناشخص فہم قرآن پر قادر اور اسپر مجتہد بننا فرض ہے ایسون کو بھی یہ کتاب دکھائیے
کہ جواب کے طائفے بھر کی ناک ہین اون کی تو یہ کوئی نک آپکے اندھے حامیون ناخواندہ زنگیون کی
لیاقت کہان تک ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالے
علی سیدنا محمد و آلہ و صحبہ اجمعین آمین

۷۸۶ ۱

اشتہار

حامداً ومصلیاً

یہ کتاب نافع الادب

غیر مقلدوں کے عمل بالحدیث کا کچا چٹھا کھولنے مین لاجواب مصنف علامۂ عالم اہل سنت مد ظلہ نے اسکا حق تصنیف مطبع اہلسنت وجماعت واقع بریلی کو ہبہ فرمایا ہے مطبع نے نہ اپنے ذاتی انتفاع بلکہ خاص مذہب اہلسنت ہی کے نفع کے لئے نہایت قلیل ہدیہ اسکا مقرر کیا ہے اگر حضرات اہلسنت نے قدر شناسی فرمائی تو امید ہے کہ اس طبع تصانیف شریفہ متعلقہ بردوہابیہ وغیرہم کا سلسلہ باذنہ تعالی قائم رہے طبع کے مصارف اُٹھتے آئین اور وہ دوسری مفید و اہم کتاب کے طبع مین لگا لے جائین اور خدا چاہے تو کسی پر بار بھی نہو لہذا اس جوہر گرانمایہ بے بہا کا ہدیہ شہر مین ۵ اور باہر کے لیے فقط ۸/ ہے اسمین محصول بھی آگیا ڈاک کے ٹکٹ ایک آنے خواہ آدھ آنے والے ۶ کے بھیجکر مشتہر سے طلب فرمائین جو صاحب ویلو منگانا چاہین فی جلد ۸ کے ٹکٹ اور جس قدر قیمت ہو اسکا محصول منی آرڈر پیشگی ارسال فرمائین وہ ٹکٹ انکی اجازت سے پارسل پر لگا کر مرسل ہوگی اور محصول منی آرڈر کے علاوہ (کہ وہ ذمہ مشتری ہے) باقی ٹکٹ اصل قیمت مین مجرا دیے جائینگے مثلاً تین روپے کے آٹھ نسخے ویلو مطلوب ہون تو دس آنے کے ٹکٹ پیشگی آئین صرف ڈھائی روپے کا قیمت طلب پارسل مرسل ہوگا پچیس جلد کے خریدار کو بیس روپے سیکڑہ کمیشن دیا جائیگا۔

اور پچاس کے مشتری کو پچیس روپے فیصدی والسلام

المشتہر

محمد حسن رضا خان قادری مہتمم مطبع اہلسنت بریلی محرم الحرام ہجریہ علی صاحبہا الف الف صلاۃ وتحیۃ آمین

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب جاجز البحرین

یہ فہرست چار قسم پر منقسم ہے

فہرست اول مقاصد کتاب

فہرست دوم ملاجی مجتہد دہلی کی حدیث دانی رد احادیث مین انکی گلفشانی

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
حدیث مین قید بڑھادی	۱۳۰	۱۱
حدیثون کے رد مین ملاجی کی اوزار کتین		
حدیث بخاری سے جان بچانے مین محض زبان زوری سے کام لیا	۲۶	۴
حدیث صحیح کے رد کے لیے متصل کو مرسل بنا لیا	۳۰	۶
اسپر مصنف کا لطیفہ۔	۳۰	۱۴
رد حدیث صحیح مسلم مین نزاکتین	۱۲۹	۲
حدیث صحیحین کے رد مین نزاکتین	۱۳۵	۱
ملاجی کے تناقض		
معنی حدیث مین صریح تناقض	۳۸	۱۱
ایضاً مطلب حدیث مین کھلا اضطراب	۳۸	۱۶
ایک ہی کلام کے اول و آخر مین تناقض	۵۴	۲
دلیل دعوی مین شدید تناقض	۵۴	۱۶
خود اپنے لکھے معنی حدیث کو تحریف بتایا	۸۷	۱۹
اس سے بڑھکر اور شدید تناقض	۸۸	۱۰
حدیث کے جو معنی گڑھے ہین جنھین خود باطل بتا چکے۔	۱۰۱	۱۸
نسبت ہبہ مین عجب اضطراب	۱۳۶	۱۱
ملاجی کے تحکم کہ عجز کلو ہا ما لا یحتمل لغیرہ		
تعلیق و ادرج کو مردود بتایا اپنی حجت	۲۸	۴
اور دولیہ صاحب غرائب مردود اپنے واسطے جب خطا و وہم مقبول	۲۸	۱۰
اوروں کو تبدیل حرام اپنے لیے تبدیل حلال	۵۴	۸
جو استناد دوسرونکو حرام اپنے لیے شیر مادر	۵۷	۳
"	"	۹

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
عنعنہ مدلس و حدیث مرسل انکو مقبول	۸۱	۸
سخت تعصب پرستی	۹۵	۱۵
اور سخت اشد تحکم	۱۰۲	۱۳
جن باتون پر رد کو ایمان فرض کہتے ہیں اوسکا رد واجب۔	۱۰۳	۳
اپنی ہی اصول اپنے رد کو مخذول	۱۲۷	۱۷
حد یہ کہ ملاجی کو شریعت اپنے گھر کی	۱۲۸	۱۱
جو کتابین اور فکو مردود ہین اپنی محمود	۱۳۶	۱
ملاجی کی شوخ چشمیان		
راوی کو بلا طعن بے سند بدعتی مرجئہ بنا دیا	۲۲	۱۸
پرانی رد شدہ بات پیش کرین اور رجوع دیکھتے ہوئے اوسنے انکھ بند	۴۳	۱۵
اوفری ڈھٹائی کہ صریح محتملات کو نصوص قابلہ تاویل بتاتین	۴۵	۱۲
بخاری وغیرہ اکابر جس حدیث کو رد کر چکے بزور زبان صحیح بناتین	۴۷	۷
منقطع و معضل وہم محتملات کی معارضہ نصوص سے مردود	۷۹	۵
سینہ زوری	۵۵	۸
ملاجی کی جھوٹی بالا خوانیان	۱۰ ۴۵ ۴۵ ۱۲۵	۱۵ ۱ ۱۶ ۵
ملاجی کے اجتہاد کی ایمانی حالت		
خود اپنی وضع قرآن مجید کا خلاف قرآن و حدیث کے قطعی حکمونکو خلاف	۱۱۰	۴
ضعیف محتملات کو یقینی بتانا	۱۲۴	۶
شفقت خضر دریادین کے مقابل اپنی اصول فی نگھبان	۱۲۴	۱۷

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
قرآن و حدیث و اجماع امت ظاہر پر یا دین خلاف مین صحیح محمود	۱۶۶	۹
ومحض روایات پر عمل	۱۲۵	۵
ملاجی نے حدیث وضع کر لی	۶۳	۱۱
ملاجی کی جہالتین نافہمیان		
وقت نماز مکہ معظمہ کی نہ پہچانین سخت بے تمیزی	۲۷	۴
معنی حدیث مین صریح نابینائی	۵۲	۳
متعدد نافہمیان	۵۳	۷
متعدد نافہمیان	۶۵	۱
جہالت	۸۵	۳
جہالت اور بے دلیل ادعا	۸۵	۱۴
تفسیر مین سپیدی کا دھوکا	۹۷	۱۵
ملاجی کی ناتمامی	۱۲۸	۲
اسی اگلی بات کو علاوہ بنا بیٹھے	۱۳۰	۱۹
کلام علما کا مطلب نہ سمجھے۔	۱۳۷	۱۲
ملاجی کی جامد تقلیدین		
یا تو وہ جوش کہ ابو حنیفہ و شافعی	۳۳	۹
کی تقلید حرام یا پھر مقلد کو جھک	۳۸	۱۱
جھگڑے سلام علماء واضح مین تقلید	۵۱ ۹۹	۱۶ ۱۷
تبدیل معنی مین تقلید تناقضون مین	۱۲۶ ۳۵	۱۶ ۵
تقلید رد حدیث صحیحین کو ایک نہ کی تقلید	۱۳۵	۱۶
رافضیونکی تقلید کیا چاہتے ہین	۱۳۰	۱۶
ملاجی کے کچھ جنون		
قول ائمہ جبھی قبول کہ اوسکی تصنیفون مین موجود نقل تھا تو مردود	۵۶	۱۵

فہرست سوم فوائد حدیثیہ

رجال

فہرست چہارم فوائد

صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	کاہے	ہے	۵۶	۱۲	حدیت	حدیث
۱۰	۱	مارہری	مارہرہی	۶۶	۹	صوری	تاخیر
۲۲	۳	جابر	ابن جابر	۷۱	۱۶	ششم	ہفتم
۲۳	۶	منسوب	منسوب	۷۸	۸	ابن	ابن ام
۲۴	۱۲	بن	بنی حسان	۸۱	۴	اثنتین	اثنتین
۲۴	۱۲	یھر	پھر	۸۲	۱۳	بلمیذ	تلمیذ
۳۶	۹	لفظہ	لفظ	۸۳	۱۹	فضال	فضالۃ
۳۸	۱۶	نجمنہ	حمنہ	۱۰۸	۱۴	مغرب	مغربے
۳۹	۲	زنانان	زنانہ	۱۰۹	۳	مین	مین کہا
۴۳	۱۶	صنعت	صنعت	۱۳۱	۶	بطریق	بطرق
۴۳	۱۹	مرسل و	مرسل	۱۳۲	۲	لنہزلت	×
۴۹	۹	اتی	اتی	۱۳۲	۱۹	بین	بین
۴۹	۹	الروایۃ	الروایۃ	۱۳۷	۲	ادہام	اوہام
۵۲	۱۳	تونا	توضأ	۱۳۷	حاشیہ	بتیس	دس

١	بسم اللہ الرحمن الرحیم	

از بریلی محلہ قراولان **استفتا** یکم رجب ۱۳۱۳ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ سفر کے عذر سے جسمیں قصر لازم آتا ہو دو نمازوں کا جمع کرنا جائز ہے یا نہیں

بینوا توجروا

فتویٰ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي جعل الصلاة على المؤمنين كتابا موقوتا وأمرهم ان يحافظوا عليها فيحفظوها اركانا وشروطا واوقاتا مرج البحرين يلتقيان بينهما برزخ لا يبغيان وفصل الصلوات والملك لتعيينات على من عين الاوقات وبين العلامات وحرم على الامة اضاعة الصلوات وعلى آله الكرام وصحبه العظام ومجتهدي شرعه الغر الفخام لا سيما الامام الاقدم والهمام الاعظم امام الائمة مالك الازمة كاشف الغمة سراج الامة نائل علم الشرع الحقي من وجه الثريا ناشر علمه لدى البريقي الحنيفي

نشر اجلیا لنصر اللہ اتباعہ ورضی اتباعہ متبوعا تابعیا و علینا معھم
یا ارحم الراحمین الی یوم الدین

الجواب

اللہ عزوجل نے اپنے نبی کریم علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم کے ارشادات سے ہر نماز فرض کا ایک خاص وقت جداگانہ مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے نماز کی صحت نہ اُسکے بعد تاخیر کی اجازت ظہرین عرفہ و عشائین مزدلفہ کے سوا دو نماز دن کا قصداً ایک وقت میں جمع کرنا سفراً حضراً ہرگز کسیطرح جائز نہیں قرآن عظیم واحادیث صحاح سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اُسکی ممانعت پر شاہد عدل ہیں یہی مذہب ہے حضرت ناطق بالحق والصواب موافق الرائے بالوحی والکتاب امیر المومنین عمر فاروق اعظم و حضرت سیدنا سعد بن ابی وقاص احد العشرۃ المبشرۃ و حضرت سیدنا عبداللہ بن مسعود من اجل فقہاء الصحابۃ البررۃ و حضرت سیدنا وابن سیدنا عبداللہ بن عمر فاروق و حضرت سیدتنا ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق اعاظم صحابہ کرام و خلیفہ راشد امیر المومنین عمر بن عبدالعزیز و امام سالم بن عبداللہ بن عمر و امام علقمہ بن قیس و امام اسود بن یزید نخعی و امام حسن بصری و امام ابن سیرین و امام ابراہیم نخعی و امام مکحول شامی و امام جابر بن زید و امام عمرو بن دینار و امام حماد بن ابی سلیمان و امام اجل ابو حنیفہ اجلہ ائمہ **تابعین** و امام سفین ثوری و امام لیث بن سعد و امام قاضی الشرق والغرب ابو یوسف و امام ابو عبداللہ محمد الشیبانی و امام زفر بن الھذیل و امام حسن بن زیاد و امام دار الہجرۃ عالم المدینہ مالک بن انس فی روایۃ ابن قاسم اکابر **تبع تابعین** و امام عبدالرحمن بن قاسم عتقی تلمیذ امام مالک و امام عیسیٰ بن ابان و امام ابو جعفر احمد بن سلامہ مصری وغیرہم **ائمہ دین کا** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین **محققین معظم**

یہ ہی کہ جمع بین الصلاتین یعنے دو نمازین ملاکر پڑھنا دو قسم ہی **جمع فعلی** جسے جمع صوری بھی کہتے ہین کہ واقع مین ہر نماز اپنے وقت مین واقع مگر ادا مین ملجائین جیسے ظہر اپنے آخر وقت مین پڑھی کہ اُسکے ختم پر وقت عصر آگیا اب فوراً عصر اول وقت پڑھ لی ہوئین تو دونون اپنے اپنے وقت اور فعلاً وصورۃً مل گئین اسیطرح مغرب مین دیر کی یہانتک کہ شفق ڈوبنے پر آئی اُسوقت پڑھی ادھر فارغ ہوئے کہ شفق ڈوب گئی عشا کا وقت ہوگیا وہ پڑھ لی ایسا ملانا بعذر مرض و ضرورت سفر بلاشبہہ جائز ہی ہمارے علماے کرام رضے اللہ تعالے عنہم بھی اسکی رخصت دیتے ہین درالمختار مین ہے للمسافر والمریض تاخیر المغرب للجمع بینھا وبین العشاء فعلا کما فی الحلیۃ وغیرھا ای ان تصلی فی اٰخر وقتھا والعشاء فی اول وقتھا **اقول** تاخیر مغرب کا تو یہ خاص جزئیہ ہے اور اسیطرح تاخیر ظہر کہ عصر سے ملجائے بلکہ بدرجہ اولے کہ ظہر مین تو کوئی وقت کراہت نہین کما صرح بہ فی البحر الرائق وحققناہ فیما علقناہ علی ردالمحتار بخلاف مغرب کہ اُسکی اتنی تاخیر بعذر مکروہ شدید ہے کما فی البحر والدرر وغیرھما ونطقت بکراھۃ ذلک احادیث پھر جزئیہ ظہر بن بھی کتاب الحجج مین نظر فقیر سے گزرا اس کتاب جلی الصواب جلی الخطاب نفیع النصاب مین کلام امام ہمام محرر المذہب سیدنا محمد بن الحسن تلمیذ سید الائمۃ امام اعظم ابوحنیفہ اور تالیف تالیف امام فقیہ محدث عیسے بن ابان تلمیذ امام محمد ہے رضی اللہ تعالے عنہم اجمعین فرماتے ہین قال ابو حنیفۃ رضی اللہ تعالے عنہ الجمع بین الصلاتین فی السفر فی الظہر والعصر والمغرب والعشاء سواء یؤخر الظھر الی اٰخر وقتھا ثم یصلی ویعجل العصر فی اول وقتھا فیصلی فی اول وقتھا وکذلک

المغرب والعشاء یؤخر المغرب الی اخر وقتها فیصلی قبل ان یغیب الشفق وذلك اخر وقتها
ویصلی العشاء فی اول وقتها حین یغیب الشفق فهذا الجمع بینهما ائمہ سے قال ابو حنیفة
رحمه الله تعالی من اراد ان یجمع بین الصلاتین بمطر او سفر او غیره فلیؤخر الاولی منهما حتی تکون
فی اخر وقتها ویعجل الثانیة حتی یصلیها فی اول وقتها فیجمع بینهما فتکون کل واحدة
منهما فی وقتها الخ ان کلام برکت نظام ائمہ کرام رضی اللہ تعالی عنہ وعنہم سے ظاہر ہوا
کہ جواز جمع صوری صرف مرض وسفر پر مقصور نہین بضرورت شدت بارش بھی اجازت
ہے مثلاً ظہر کے وقت مینہ برستا ہو تو انتظار کرکے آخر وقت حاضر مسجد ہون جماعت
ظہر ادا کرین اور وقت عصر پر یقین ہوتے ہی جماعت عصر کرلین کہ شاید شدت مطر
بڑھ جائے اور حضور مسجد سے مانع آئے مطر شدید مین تنہا گھر پڑھ لینے کی
بھی اجازت ہے تو اس صورت مین تو دونون نمازون کے لیے جماعت ومسجد
کی محافظت ہے واللہ تعالی اعلم دوسری قسم جمع وقتی جسے جمع حقیقی بھی کہتے ہین
اقول یعنی بمعنی مصطلح قائلان جمع کہ جو معنی جمع انکا مذہب ہے وہ حقیقۃً اسی
صورت مین ہے ورنہ جمع اپنے اصل معنے پر دونون جگہ حقیقی ہے کما لا یخفی
اور اسی لحاظ سے جمع فعلی کو صوری کہتے ہین ورنہ حقیقۃً فرائض مین یہ جمع بھی جمع
صوری ہی ہے انمین تداخل محال تو جب ملینگے صورۃً ملینگے اور معنےً جدا فافہم فانہ
نفیس جدا اس جمع کے یہ معنے ہین کہ ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھی جائے
جسکی دو صورتین ہین **جمع تقدیم** کہ وقت کی نماز مثلاً ظہر یا مغرب پڑھکر اسکے
ساتھ ہی متصلاً بلافصل پچھلے وقت کی نماز مثلاً عصر یا عشا پیشگی پڑھ لین **جمع تاخیر** کہ
پہلی نماز مثلاً ظہر یا مغرب کو باوصف قدرت واختیار قصداً اٹھا رکھین کہ جب اسکا

وقت نکل جائیگا پچھلی نماز مثلاً عصر یا عشا کے وقت مین پڑھ کر اسکے بعد متصلاً خواہ منفصلاً
اُسوقت کی نماز ادا کرینگے یہ دونون صورتین بحالت اختیار صرف حجاج کو صرف حج مین
صرف عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ مین جائز ہین اول مین جمع تقدیم اور دوم مین جمع تاخیر
عام ازین کہ وہ مسافر ہون یا خاص ساکنان مکہ و منٰے وغیرہما مواضع قریبہ کہ وہ بوجہ النسک
ہے نہ بوجہ سفر اور بحالت اضطرار و عدم قدرت سفر حضر یا ظہر عصر وغیرہا کسی شے کی
تخصیص نہین جتنی نمازون تک مشغولی جہاد یا شدت مرض یا غشی وغیرہا کے سبب قدرت
نملے ناچار سب متوخر رہینگی اور وقت قدرت بحالت عدم سقوط ادا کیجا ئینگی جسطرح
حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم نے
غزوۂ خندق مین ظہر و عصر و مغرب و عشا سب عشا کے وقت پڑھین ان کے سوا کبھی
کسی شخص کو کسی حالت مین کسی صورت جمع وقتی کی اصلاً اجازت نہین اگر جمع تقدیم
کریگا نماز اخیر محض باطل و ضائع و ناکارہ جائیگی جب اُسکا وقت آئیگا فرض ہوگی پڑھیگا ذمے
پر رہیگی اور جمع تاخیر کریگا تو گنہگار ہوگا عمداً نماز قضا کر دینے والا ٹھہریگا اگرچہ دوسرے
وقتین پڑھنے سے فرض سر سے اُتر جائیگا یہ تفصیل مذہب مہذب ہے اور اسی پر
دلائل قرآن و حدیث ناطق بلکہ توقیت صلاۃ کا مسئلہ متفق علیہا ہے ہر مسلمان جانتا
ہے کہ نماز کو دانستہ قضا کر دینا بلاشبہہ حرام تو جسطرح صبح یا عشا قصداً نہ پڑھنی کہ ظہر یا فجر
وقت پڑھ لینگے حرام قطعی ہے یونہین ظہر یا مغرب عمداً نہ پڑھنی کہ عصر یا عشا کے وقت
ادا کر لینگے حرام ہونا لازم اور وقت سے پہلے تو حرمت درکنار نماز ہی بیکار جیسے
کوئی آدھی رات سے صبح کی نماز پھر دن چڑھے سے ظہر پڑھ رکھے قطعاً نہ ہوگی یونہین جو
ظہر کے وقت عصر یا مغرب کے وقت عشا پڑھ لے اُسکا بھی نہ ہونا واجب احادیث

مین کہ حضور پرنور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ سے جمع منقول ہے انمین صراحۃً
وہی جمع صوری مذکور یا مجمل ومحتمل اُسی صریح مفصل پر محمول جمع حقیقی کے باب مین
اصلا کوئی حدیث صحیح صریح مفسر وارد نہین جمع تقدیم تو اس قابل بھی نہین کہ اُسپر
کسی حدیث صحیح کا نام لیا جاسکے جمع تاخیر مین احادیث صحیحہ کثیرہ کے خلاف دو حدیثین
ایسی آئین جنسے بادی النظر مین دھوکا ہو مگر عند التحقیق جب احادیث متنوعہ کو جمع کرکے
نظر انصاف کیجائے فوراً حق ظاہر ہو جاتا ہے کہ یہ بھی وجوباً یا امکاناً اُسی جمع صوری
کی خبر دے رہی ہین غرض جمع وقتی پر شرع مطہر سے کوئی دلیل واجب القبول اصلا
قائم نہین بلکہ بکثرت صحیح حدیثین اور قرآن عظیم کی متعدد آیتین اور اصول شرع کی واضح
دلیلین اُسکی نفی پر حجت مبین یہ **اجمال** کلام و دلائل مذہب ہے لہذا یہ مختصر کلم چار
فصل پر منقسم **فصل ۱** مین جمع صوری کا اثبات جمیل **فصل ۲** مین شبہات جمع
تقدیم کا ابطال جلیل **فصل ۳** مین جمع تاخیر کی تضعیف واضح البینات **فصل ۴** مین
دلائل نفی جمع و ہدایت التزام اوقات اس مسئلے پر ہمارے زمانہ کے امام لامذہبان
مجتہد نامقلدان مخترع طرز نوی مبتدع آزادروی میان نذیر حسین صاحب دہلوی
ہداہ اللہ الے الصراط السوی نے کتاب عجب العجاب معیار الحق کے آخر مین اپنی
چلتی حد بھر کا کلام مشبع کیا مباحث مسئلہ مین اگلے پچھلے مالکیون شافعیون
وغیرہم کا الٹا پلٹا الجھا سلجھا جیسا کلام حنفیہ کے خلاف جہان کہین ملا سب جمع
کرلیا اور کھلے خزانے احادیث صحاح کو رد فرمانے رواۃ صحیحین کو مردود بتانے
بخاری ومسلم کی صدہا حدیثون کو واہیات بتانے محدثی کا بھرم عمل بالحدیث کا
دھرم دن دہاڑے دھڑی دھڑی کرکے اُلٹانے مین رنگ رنگ سے

اپنی نئی ابکار افکار کو جلوہ دیا تو بعون قدیر اُس تحریر عدیم التحریر حائز غث و یابس و
نقیر و قطمیر کے رد میں تمام مساعی نو و کہن کا جواب اور ملاجی کے ادعاے باطل عمل
بالحدیث و لیاقت اجتہاد و علم حدیث کے رگ و نہانی سے کشف حجاب بعض علماے[۵۱]
عصر و عظماے وقت غفر اللہ تعالیٰ لنا و لہ و شکر فی انتصارنا للحق سعینا و سعیہ نے ملاجی پر
تعقبات کثیرہ بسیطہ کیے مگر انشاء اللہ العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
یہ افاضات تازہ چیزے دیگر ہونگے جنھیں دیکھ کر ہر منصف حق پسند بیاختہ پکار
اوٹھے گا ع کم ترک الاول للآخر فقیر حقیر غفر لہ المولی القدیر کو اپنی تمام تصانیف
مناظرہ بلکہ اکثر اُن کے ماورا میں بھی جنکا عدد بعونہ تعالیٰ اس وقت تک[۵۲] ایک سو چالیس سے
متجاوز ہے ہمیشہ التزام رہا ہے کہ محل خاص نقل و استناد کے سوا محض جمع و تلفیق کلمات
سابقین سے کم کام لیا جائے حتی الوسع بحول و قوت ربانی اپنے ہی فائضات قلب کو
جلوہ دیا جاتا ہے ع کہ حلوا چو یکبار خوردند و بس ۔ اگر اقامت دلائل یا ازاحت اقوال
مخالف میں امور مذکور بھی ہوتے ہیں کہ اور متکلمین فی المسألہ ذکر کر گئے تو غالباً وہ وہی
واضحات متبادرہ الی الفہم ہیں کہ ذہن بے اعانت دیگرے اُن کی طرف سبقت کرے
اتفاقاً اُن میں سابق و لاحق دونوں کا استحقاق یکسان مگر ازانجا کہ کلمات متقدمہ
میں اُنکا ذکر نظر سے گزرا اپنی طرف نسبت نہیں کیا جاتا پھر انہیں بھی بعونہ تعالیٰ تحریر
و تہذیب و ترصیف و تقریب و حذف زوائد و زیادت فوائد سے جدت جگہ
پائیگی اور کچھ نہو تو انشاء اللہ تعالیٰ طرز بیان ہی احلی و اوقع فی القلب نظر آئیگی اس وقت تو یہ اپنا
بیان ہے جس سے بحمد اللہ تعالیٰ تحدیث بنعمۃ اللہ عز و جل مقصود والحمد للہ الغفور
الودود اہل حسد جس معنے پر چاہیں محمول کریں مگر ارباب انصاف اگر تصانیف فقیر کو موازنہ

[۵۱] یعنی جناب مستطاب حامی السنن ماحی الفتن مولانا مولوی حافظ حاجی محمد ارشاد حسین خان صاحب رامپوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ ۱۲

[۵۲] یعنی آج تک کہ ۱۹ ۱۳۰۵ھ ہے تصانیف ایک سو چالیس سے متجاوز ہے ۱۲

فرمائینگے کیونکر بعونہٖ تعالیٰ عیاں موافق بیان پائینگے باایں ہمہ اس اعتراف سے چارہ نہیں کہ
الفضل للمتقدم خصوصاً علمائے سلف رضی اللہ تعالیٰ عنا بکرامہم وحشرنا فی زمرۃ
خدامہم کہ جو کچھ ہے انھیں کی خدمت کلمات برکت آیات کا نتیجہ اور انھیں کی بارگاہ
دولت کا حصہ رسد مبتنا ہوا صدقہ ع اے باد صبا ایں ہمہ آوردۂ تست ہاں ہاں
ہاں یہ کفش برداری خدام درگاہ فضائل پناہ اعلیحضرت عظیم البرکۃ اعلم العلماء الربانیین
افضل الفضلاء الحقانیین حامی السنن السنیہ ماحی الفتن الدنیہ بقیۃ السلف المصلحین حجۃ الخلف
المفلحین آیۃ من آیات رب العلمین معجزۃ من معجزات سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم
وبارک وسلم اجمعین فی التصنیفات الرائقۃ والتحقیقات الفائقۃ والتدقیقات الشائقۃ تاج
المحققین سراج المدققین اکمل الفقہاء المحدثین حضرت سیدنا الوالد الامجد الاماجد الطیب الاطائب
مولانا مولوی محمد نقی علی خان صاحب محمدی سنی حنفی قادری برکاتی
بریلوی قدس اللہ سرہ وعمم برہ وتمم نورہ واعظم اجرہ واکرم نزلہ وانعم منزلہ ولا حرمنا سعدہ
ولم یفتنا بعدہ کا ہے والحمد للہ دہر الداہرین ہاں ہاں ہاں یہ ادنیٰ خاکبوسی آستان رفیع
فلان منیع بندگان بارگاہ عرفان پناہ اقدس حضرت آقائے نعمت دریائے رحمت اعرف
العرفاء الکرام مرجع الاولیاء العظام السحاب الہامر بفیض القادر والعباب الزاخر بالفضل الباہر
ذو القرب الزاہر والعلو الظاہر والنسب الطاہر ملحق الاصاغر بالجلۃ الاکابر معدن البرکات
مخزن الحسنات من آل محمد سید الکائنات علیہ وعلیہم افضل الصلوات وارث النجد
من حمزۃ الخمرات القمر المستبین بالنور المبین من شمس الدین ابی الفضل العظیم
والشرف الکریم سیدنا ومولانا وملجانا وماوانا شیخی ومرشدی کنزی وذخری
لیومی وغدی اعلیحضرت سیدنا السید الشاہ آل الرسول الاحمدی فاطمی

حسینی قادری برکاتی واسطی بلگرامی مارہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ واجزل واعظم قربہ منہ
واشرق علینا من نورہ التام وافاض علینا من بحرہ الطام وجعلنا من خدمہ فی دار السلام
بفضل رحمتہ علیہ وعلی آبائہ الکرام والحمد للہ ابد الآبدین سے عہد بالب شیر مین دہنان
بست خدائے بگو ماہمہ بندہ واین قوم خداوند بگو خیر کہنا یہ تھا کہ یہان بھی انشاء اللہ تعالیٰ
یہی طریقہ رعایت پائیگا و لہذا ایک آدہ بحث کہ بقدر کافی طے کر دیجیے اُس سے تعرض
اطناب سمجھا جائیگا کہ مقصود اظہار الحقاق ہے نہ اکثار اوراق آن چارون فصل مین ملاجی
کے ادعائی بول یکسر برعکس ہین ساتہ بحث سے سب قابل نکس ہین جابجا ثابت کو
ناثابت ناثابت کو ثابت ساکت کو ناطق ناطق کو ساکت ضعیف کو صحیح صحیح کو ضعیف
تحریف کو توجیہ توجیہ کو تحریف موول کو مفسر مفسر کو موول محتمل کو صریح صریح کو محتمل
کہا اول تا آخر کوئی دقیقہ تحکم ومکابرہ وتعصب ومدابرہ کا نامرعی نہ رہا یہان آن بعونہ تعالےٰ
غرمجدہ ہر فصل مین قول فصل وحق اصل ودلائل قاہرہ وبیانات باہرہ ظاہر کیجیے کہ اگر زبان
انصاف سالم وصاف ہو تو مخالف منکر مدعی مصر کو بھی معترف ومقر کیجیے وما ذلک
علی اللہ بعزیز ان ذلک علی اللہ یسیر ان اللہ علی کل شیٔ قدیر یہ معارک جلیلہ
تو دیکھنے سے تعلق رکھتے ہین رسالہ آپکے پیش نظر ہے ملاحظہ کیجیے داد انصاف دیجیے
ع فی طلعۃ الشمس ما یغنیک عن خبر ، اسکے سوا نفس مسئلہ مین بھی ملاجی نے
اپنے موافق کہین چودہ[۱۴] کہین پندرہ[۱۵] صحابیون سے روایات آنا بیان کیا اور خود ہی اُسے
بگاڑ کر کمی کیطرف پلٹے اور چار سے زیادہ ظاہر نہ کر سکے اُنمین بھی عند الانصاف اگر
کچھ لگتی ہوئی بات ہے تو صرف ایک سے ہین بعونہ تعالےٰ اپنی موافق روایات تیئیس[۲۳]
صحابہ کرام رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے لاؤنگا ملاجی صرف چار حدیثین پیش خویش اپنے

له قسیما از آنکه ان منع لا ، تقضیہ اوہر او صوبہ تعقل نظر فہمہ ۱۲

مفید دکھا سکے جنہیں حقیقۃً کوئی بھی اُنکے مفید نہیں اور آیت کا تو انکیطرف نام بھی نہیں
ہین بحول اللہ تعالیٰ اُن سے دونی آیتیں اور دس گنی حدیثیں اپنی طرف دکھاؤنگا مین یہ بھی
روشن کردونگا کہ حنفیہ کرام پر غیر مقلدون کی طعنہ زنی ایسی پوچ و لچر بے بنیاد ہوتی
ہے مین یہ بھی بتادونگا کہ ان صاحبون کے عمل بالحدیث کی حقیقت اتنی ہے مین یہ بھی دکھا دونگا
کہ ملاجی صاحب جو آجکل مجتہد العصر اور تمام طائفہ کے استاد مانے گئے ہین اُنکی حدیث دانی ایک متوسط
طالب علم سے بھی گرے درجہ کی ہے کل ذلک بعون الملک العزیز القریب المجیب
وما توفیقی الا باللہ علیہ توکلت والیہ انیب وھذا اوان الشروع فی
المقصود متوکلا علی واھب الفیض والجود والحمد للہ العلی الودود والصلاۃ
والسلام علی احمد محمود محمد وآلہ الکرام السعداء آمین

فصل اول طلوع فجر نوری به اثبات جمع صوری

حضور پرنور سید یوم النشور صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے جمع صوری کا ثبوت اصلاً محل
کلام نہیں اور وہی مذہب مہذب ائمۂ حنفیہ ہے اسمین صاف صریح جلیل وصحیح احادیث
مروی مگر ملاجی تو انکار آفتاب کے عادی بکمال شوخ چشمی نے نقط سنا دی کہ کوئی
حدیث صحیح ایسی نہین جس سے ثابت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جمع صوری سفر مین کیا کرتے تھے
بہت اچھا ذرا نگاہ روبرو **حدیث** اجلیل وعظیم حدیث سیدنا عبداللہ بن عمر
رضی اللہ تعالے عنہما کہ اُس جناب سے مشہور و مستفیض ہے جسے امام بخاری و ابوداود
ونسائی نے اپنی صحاح اور امام عیسے بن ابان نے کتاب الحجج علی اہل المدینہ اور امام طحاوی
نے شرح معانی الآثار اور ذہلی نے زہریات اور اسمٰعیلی نے مستخرج صحیح بخاری مین بطرق
عدیدہ کثیرہ روایت کیا فالبخاری والاسمٰعیلی والذھلی من طرق اللیث بن

سعد یونس عن الزہری و النسائی من طریق یزید بن زریع والنضر
بن شمیل عن کثیر بن قاروند کلاہما عن سالم و النسائی عن قتیبة و الطحاوی
عن ابی عامر العقدی و الفقیہ فی الحجۃ ثلثتہم عن العطاف و ابی داود عن
فضیل بن غزوان و عن عبد اللہ بن العلاء و ایضا ہو عن عیسی و النسائی
عن الولید و الطحاوی عن بشر بن بکر ہؤلاء الثلثة عن ابن جابر و الطحاوی
عن اسامة بن زید خمستہم اعنی العطاف وفضیلا وابن العلاء وجابر و
اسامة عن نافع و ابو داود عن عبد اللہ بن واقد و الطحاوی عن اسمعیل
بن عبد الرحمن اربعتہم عن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فقیر غفر اللہ تعالی
لہ نے جسطرح یہاں جمع وتلخیص طرق کی اکمال الحجہ وایضاح المحجہ کے لیے ان کے اکثر نصوص
والفاظ بھی وارد کرے وباللہ التوفیق سنن ابو داود میں بسند صحیح ہے حدثنا
محمد بن عبید المحاربی نا محمد بن فضیل عن ابیہ عن نافع وعبد اللہ
بن واقد ان مؤذن ابن عمر قال الصلاۃ قال سر حتی اذا کان قبل غیوب
الشفق نزل فصلی المغرب ثم انتظر حتی غاب الشفق فصلی العشاء ثم قال
ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل بہ امر صنع مثل
الذی صنعت فسار فی ذلک الیوم واللیلة مسیرة ثلث یعنی نافع وعبد اللہ بن واقد
دونوں تلامذہ عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرماتے ہیں ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما کے مؤذن نے نماز کا تقاضا کیا فرمایا چلو یہانتک کہ شفق ڈوبنے سے پہلے اتر کر
مغرب پڑھی پھر انتظار فرمایا یہانتک کہ شفق ڈوب گئی اسوقت عشا پڑھی پھر فرمایا
حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو جب کوئی جلدی ہوتی تو ایسا ہی کرتے جیسا

مین نے کیا ابن عمر نے اُسدن رات مین تین راتدن کی راہ قطع کی ابو داود نے فرمایا
روا ہ ابن جابر عن نافع نحو ھذا باسناد ہ حد ثنا ابرھیم بن موسی
الرازی انا عیسی عن ابن جابر بھذا المعنی ورواہ عبد اللہ بن العلاء
عن نافع قال حتی اذا کان عند ذھاب الشفق نزل فجمع بینھما یعنے جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُتر کر دونون نمازین جمع کین نسائی کی روایت
بسند صحیح یون ہے اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنی نافع
قال خرجت مع عبد اللہ بن عمر فی سفر یرید ارضا لہ فاتاہ آت
فقال ان صفیۃ بنت ابی عبید لما بھا فانظر ان تدرکھا فخرج مسرعا
ومعہ رجل من قریش یسایرہ وغابت الشمس فلم یصل الصلاۃ وکان
عھدی بہ وھو یحافظ علی الصلاۃ فلما ابطأ قلت الصلاۃ یرحمک اللہ
فالتفت الی ومضی حتی اذا کان فی اخر الشفق نزل فصلی المغرب ثم اقام العشاء
وقد توارے الشفق فصلی بنا ثم اقبل علینا فقال ان رسول اللہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کان اذا عجل بہ السیر صنع ھکذا یعنی نافع فرماتے ہین عبد اللہ
بن عمر اپنی ایک زمین کو تشریف لیے جاتے تھے کسی نے آکر کہا آپکی زوجہ صفیہ بنت
ابی عبید اپنے حال مین مشغول ہین شاید ہی آپ اُنھین زندہ پائین یہ سنکر بسرعت
چلے اور اُن کے ساتھ ایک مرد قریشی تھا سورج ڈوب گیا اور نماز نہ پڑھی اور مین
ہمیشہ آپکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے تھے جب دیر لگائی مین نے
کہا نماز خدا آپ پر رحم فرمائے میری طرف پھر کر دیکھا اور آگے روانہ ہوئے جب شفق کا
اخیر حصہ رہا اُتر کر مغرب پڑھی پھر عشا کی تکبیر اس حال مین کہی کہ شفق ڈوب چکی اُسوقت

لہ واخت مختار الثقفی للشھور وابوھا ابو عبید رضی اللہ تعالی عنہ من الصحابۃ استشھد فی خلافۃ امیر المؤمنین ابی حفص عمر الفاروق وادرکت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وسمعت منہ اہ وفی ارشاد الساری فی الصحابۃ للتقریب ...

عشا پڑھی پھر ہماری طرف موںھ کر کے کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو جب
سفر میں جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے) اسیطرح امام **طحاوی** نے روایت کی فقال
حدثنا ربیع المؤذن ثنا بشر بن بکر ثنی ابن جابر ثنی نافع فذکرہ نیز
نسائی نے بسند حسن بطریق اخبرنا قتیبۃ بن سعید حدثنا العطاف اور
ابو جعفر نے بطریق حدثنا یزید بن سنان ثنا ابو عامر العقدی ثنا العطاف
بن خالد المخزومی اور **امام فقیہ** نے حج میں بلا واسطہ روایت کی کہ اخبرنا عطاف
بن خالد المخزومی المدینی قال اخبرنا نافع قال اقبلنا مع ابن عمر من مکۃ
حتی اذا کان ببعض الطریق استصرخ علی زوجتہ فقیل لہ انہا فی الموت
فاسرع السیر وکان اذا نودی بالمغرب نزل مکانہ فصلی فلما کان تلک
اللیلۃ نودی بالمغرب فسار حتی امسینا فظننا انہ نسی فقلنا الصلاۃ فسار
حتی اذا کان الشفق قرب ان یغیب نزل فصلی المغرب وغاب الشفق فصلی العشاء
ثم اقبل علینا فقال ھکذا کنا نصنع مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اذا جد بنا السیر (یعنے امام نافع فرماتے ہیں راہ مکہ میں ابن عمر رضی اللہ
تعالیٰ عنہما نے جب شفق ڈوبنے کے قریب ہوئی اتر کر مغرب پڑھی اور شفق ڈوب گئی
اب عشا پڑھی پھر ہماری طرف منہ کر کے کہا ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم
کے ساتھ ایسا ہی کیا کرتے تھے جب چلنے میں کوشش ہوتی تھی) امام عیسیٰ بن ابان
نے اسے روایت کر کے فرمایا وھکذا قال ابو حنیفۃ فی الجمع بین الصلاتین
ان یصلی الاولی منہما فی آخر وقتہا والاخری فی اول وقتہا کما فعل
عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ورواہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ

علیہ وسلم یعنی دو نمازین جمع کرنے مین یہی طریقہ امام ابوحنیفہ رضی اللہ تعالی
عنہ کا مذہب ہے کہ پہلی کو اسکے آخر وقت اور پچھلی کو اسکے اول وقت مین پڑھے جیسا
کہ عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے خود کیا اور حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم سے روایت فرمایا) نیز امام طحاوی نے اور طریق سے یون روایت کی حدثنا
فہد ثنا الحمانی ثنا عبداللہ بن المبارک عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع وفیہ
حتی اذا کان عند غیبوبۃ الشفق فجمع بینہما وقال رأیتہ رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع ھکذا اذا جد بہ السیر یعنی جب شفق
ڈوبنے کے نزدیک ہوئی اُتر کر دونون نمازین جمع کین اور فرمایا مین نے رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو یون ہی کرتے دیکھا جب حضور کو سفر مین جلدی ہوتی) یہ
طرق حدیث نافع عن عبداللہ عن النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے تھے اور صحیح
بخاری ابواب التقصیر باب ہل یوذن اویقیم اذا جمع بین المغرب والعشاء مین یون
ہے حدثنا ابو الیمان قال اخبرنا شعیب عن الزہری قال اخبرنی
سالم عن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال رأیت رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا عجلہ السیر فی السفر یوخر صلوۃ المغرب حتی
یجمع بینہما وبین العشاء قال سالم وکان عبداللہ یفعلہ اذا اعجلہ
السیر ویقیم المغرب فیصلیہا ثلثا ثم یسلم ثم قلما یلبث حتی یقیم
العشاء فیصلیہا رکعتین الحدیث اُسکے باب یصلی المغرب ثلثا فی السفر مین
بطریق مذکور وکان عبداللہ یفعلہ اذا عجلہ السیر تک روایت کرکے
فرمایا وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب قال سالم کان ابن عمر

رضی اللہ تعالی عنہما یجمع بین المغرب والعشاء بالمزدلفة قال سالم
واخر ابن عمر المغرب وكان استصرخ على امرأته صفية بنت ابی عبید فقلت
له الصلوة فقال سر فقلت له الصلاة فقال سر حتى سار ميلين او
ثلاثة ثم نزل فصلى ثم قال هكذا رأيت النبي صلی اللہ تعالی علیہ وسلم يصلي
اذا اعجله السير وقال عبد الله رأيت النبي صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
اذا اعجله السير يؤخر المغرب فيصليها ثلثا ثم يسلم ثم قلما يلبث
حتى يقيم العشاء فيصليها ركعتين الحديث ان دونون روایتونکا حاصل یہ
کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما ایام حج مین ذی الحجہ کی دسوین رات مزدلفہ مین مغرب
وعشا جمع کرکے پڑھتے اور جب اپنی بی بی کی خبر گیری کو تشریف لیگئے تھے تو
یون کیا کہ مغرب کو آخر کیا مین نے کہا نماز فرمایا چلو مین نے پھر کہا نماز فرمایا چلو
دو تین میل چلکر اُترے اور نماز پڑھی پھر فرمایا مین نے نبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
کو دیکھا کہ جب سفر مین جلدی ہوتی ایسا ہی کرتے مغرب اخیر کرکے تین رکعت
پڑھتے پھر سلام پھیر کر تھوڑی دیر انتظار فرماتے پھر عشا کی اقامت فرماکر دو رکعت
پڑھتے نسائی کے یہان یون ہے اخبرنی محمد بن عبد اللہ بن بزیع
حدثنا یزید بن زریع حدثنا كثير بن قاروندا قال سألت
سالم بن عبد الله عن صلوة ابيه في السفر وسألناه هل كان يجمع بين شيء
من صلاته في سفره فذكر ان صفية بنت ابی عبيد كانت تحته فكتبت
اليه وهو في زراعة له اني في آخر يوم من ايام الدنيا واول يوم من الآخرة
فركب فاسرع السير اليها حتى اذا حانت صلوة الظهر قال له المؤذن

الصلاۃ یا ابا عبد الرحمن فلم یلتفت حتی اذا کان بین الصلاتین نزل فقال
اقم فاذا سلمت فاقم فصلی ثم رکب حتی اذا غابت الشمس قال له
المؤذن الصلاۃ فقال کفعلک فی صلاۃ الظہر والعصر ثم سار حتی
اذا اشتبکت النجوم نزل ثم قال للمؤذن اقم فاذا سلمت فاقم فصلی
ثم انصرف فالتفت الینا فقال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم اذا حضر احدکم الامر الذی یخاف فوتہ فلیصل ھذہ الصلاۃ
خلاصہ یہ کہ جب صفیہ کا خط پہنچا کہ اب میرا دم واپسین ہے ابن عمر رضی اللہ تعالی
عنہما شتابان چلے نماز کے لیے ایسے وقت اُترے کہ ظہر کا وقت جانیکو تھا اور
عصر کا وقت آنیکو اُسوقت ظہر پڑھ کر عصر پڑھی اور مغرب کے لیے اُسوقت اُترے
جب تارے خوب کھل آتے تھے (جسوقت تک بلا عذر مغرب مین دیر لگانی مکروہ
ہے) اُسے پڑھکر عشا پڑھی اور کہا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
جب تم مین کسیکو ایسی ضرورت پیش آئے جسکے فوت کا اندیشہ ہو تو اسطرح نماز پڑھے
نیز اسی حدیث مین دوسرے طریق سے یون زائد کیا اخبرنا عبدۃ بن
عبد الرحیم ثنا ابن شمیل ثنا کثیر بن قاروندا قال سألنا سالم
بن عبد اللہ عن الصلاۃ فی السفر فقلنا اکان عبد اللہ یجمع بین شیء من الصلاۃ
فی السفر فقال لا الا بجمع یعنے ہم نے سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہم سے سوال کیا کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سفر مین کسی نماز کو
دوسری کے ساتھ جمع فرماتے تھے کہا نہ سوا مزدلفہ کے (جہان کا ملانا سب کے
نزدیک بالاتفاق ہے) پھر وہی حدیث بیان کی کہ اُس سفر مین اس طریق سے نماز

پڑھی تحقیق) اس حدیث جلیل کے اتنے طرق کثیرہ ہین جنسے آفتاب کیطرح روشن
کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم وصحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے سفر مین بحال شتاب
وضرورت جمع صوری فرمائی ہے اور یہی ہمارے ائمہ کرام کا مذہب ہے **حدیث ۲**
امام اجل احمد بن حنبل مسند اور ابوبکر بن ابی شیبہ استاذ بخاری ومسلم مصنف مین بسند
حسن بطریق اپنے شیخ وکیع بن الجراح کے اور امام طحاوی معانی الآثار مین بطریق
حدثنا فهد ثنا الحسن بن الربیع ثنا المعافی بن عمران کلاهما
عن مغیرة بن زیاد الموصلی عن عطاء بن ابی رباح ام المومنین صدیقہ رضی
اللہ تعالے عنہا سے راوی قالت کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
فی السفر یؤخر الظهر ویقدم العصر ویؤخر المغرب ویقدم العشاء حضور اقدس صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم سفر مین ظہر کو دیر فرماتے عصر کو اول وقت پڑھتے مغرب کی تاخیر فرماتے
عشا کو اول وقت پڑھتے **حدیث ۳** ابو داود اپنی سنن باب متی یتم المسافر اور
ابوبکر بن ابی شیبہ اپنے مصنف مین بسند حسن جید متصل حضرت عبد اللہ بن محمد
بن عمر بن علی بن ابیطالب وہ اپنے والد ماجد محمد بن عمر بن علی وہ اپنے والد ماجد
عمر بن علی مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ سے روایت کرتے ہین ان علیا کان اذا
سافر سار بعد ما تغرب الشمس حتی تکاد ان تظلم ثم ینزل فیصلی المغرب
ثم یدعو بعشائه فیتعشی ثم یصلی العشاء ثم یرتحل ویقول هکذا
کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یصنع یعنی امیر المومنین مولی المسلمین علی
مرتضی کرم اللہ تعالے وجہہ الاسنے جب سفر فرماتے سورج ڈوبنے پر چلتے رہتے
یہانتک کہ قریب ہوتا کہ تاریکی ہوجائے پھر اترکر مغرب پڑھتے پھر کھانا منگاکر تناول

فرماتے پھر عشا پڑھکر کوچ کرتے اور کہتے اسیطرح حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیا کرتے تھے) امام عینی نے عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین اس حدیث کی سند کو فرمایا لا باس بہ اسمین کوئی نقص نہین **حدیث ۴** طحاوی بطریق ابی خیثمہ عن عاصم الاحول عن ابی عثمٰن راوی قال وفدت انا و سعد بن مالک ونحن نبادر الحج فکنا نجمع بین الظهر والعصر نقدم من هذه ونؤخر من هذه ونجمع بین المغرب والعشاء نقدم من هذه ونؤخر من هذه حتی قدمنا مکۃ یعنی مین اور حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ حج کی جلدی مین مکہ معظمہ تک ظہر و عصر اور مغرب و عشا کو یون جمع کرتے گئے کہ ظہر و مغرب دیر کرکے پڑھتے اور عصر و عشا جلد **حدیث ۵** نیز امام ممدوح عبد الرحمن بن یزید سے راوی صحبت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ فی حجۃ فکان یؤخر الظهر ویعجل العصر ویؤخر المغرب ویعجل العشاء ویسفر بصلاۃ الغداۃ مین حج مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ہمراہ رکاب تھا ظہر مین دیر فرماتے اور عصر مین تعجیل مغرب مین تاخیر کرتے عشا مین جلدی اور صبح روشن کرکے پڑھتے) امام ممدوح ان احادیث کو روایت کرکے فرماتے ہین وجمیع ما ذهبنا الیہ من کیفیۃ الجمع بین الصلاتین قول ابی حنیفۃ وابی یوسف ومحمد رحمہم اللہ تعالی نمازین جمع کرنیکا یہ طریقہ جو ہمنے اسباب مین اختیار فرمایا یہ سب امام اعظم و امام ابو یوسف و امام محمد کا مذہب ہو رضی اللہ تعالی عنہم الحمد للہ جمع صوری کا طریقہ حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم و حضرت مولی علی و عبد اللہ بن مسعود و سعد بن مالک و

عبداللہ بن عمر وغیرہم صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم سے روشن وجہ پر ثابت
ہوا اور امام لامذہبان کا وہ جبروتی ادعا کہ اسمین کوئی حدیث صحیح نہین اور اُس سے
بڑھکر یہ بانگ بیمعنے کہ یہ روایات جنمین جمع صوری کرنی ابن عمر کی واضح ہو
سب واہیات اور مردود اور شاذ اور مناکیر ہین اور بشدت حیا یہ خاص محمود
وافترا کہ ابن عمر نے اس کیفیت سے ہرگز نماز مین جمع نہین کین جیسا کہ ان روایتون
سے معلوم ہوتا ہے اپنی سزاے کردار کو پہنچا اب ایضاح مرام وازاحت اوہام
کو چند افادات کا استماع کیجیے **افادۂ اولے** لامذہب ملا کو جب کہ انکار
جمع صوری مین چاند پر خاک اُڑانی تھی اور احادیث مذکورہ صحاح مشہورہ مین موجود
ومتداول تو نے رد صحاح چارہ کار کیا تھا لہذا بآین پیرانہ سالی حضرت کے رقص
جملی ملاحظہ ہون **لطیفہ** ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کی حدیث جلیل وعظیم کے پہلی
طریق صحیح مروی سنن ابی داود کو محمد بن فضیل کے سبب ضعیف کیا **اقول**
اولاً یہ بھی شرم نہ آئی کہ یہ محمد بن فضیل صحیح بخاری وصحیح مسلم کے رجال سے
ہے **ثانیا** امام ابن معین جیسے شخص نے ابن فضیل کو ثقہ امام احمد نے حسن الحدیث
امام نسائی نے لا بأس بہ کہا امام احمد نے اُس سے روایت کی اور وہ جسے ثقہ
نہین جانتے اُس سے روایت نہین فرماتے میزان مین اصلاً کوئی جرح مفسر
اُس کے حق مین ذکر نہ کی **ثالثا** یہ بکف چراغی قابل تماشا کہ ابن
فضیل کے منسوب برفض ہونے کا دعوے کیا اور ثبوت مین عبارت تقریب
رمی بالتشیع ملاجی کو باین سالخوردی ودعوے محدثی آج تک اتنی خبر نہین
کہ محاورات سلف واصطلاح محدثین مین تشیع ورفض مین

کتنا فرق ہے زبان متاخرین مین شیعہ روافض کو کہتے ہین خذلہم اللہ تعالی جمیعا بلکہ آجکل کی بیہودہ مہذبین روافض کو رافضی کہنا خلاف تہذیب جانتے اور انھین شیعہ ہی کے لقب سے یاد کرنا ضروری جانتے ہین خود ملاجی کے خیال مین اپنی ملائی کے باعث یہی تازہ محاورہ تھا یا عوام کو دھوکا دینے کے لیے متشیع کو رافضی بنایا حالانکہ سلف مین جو تمام خلفاے کرام رضی اللہ تعالے عنہم کے ساتھ حسن عقیدت رکھتا اور حضرت امیر المومنین مولے علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم کو اُنمین افضل جانتا شیعی کہا جاتا بلکہ جو صرف امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالی عنہ پر تفضیل دیتا اُسے بھی شیعی کہتے حالانکہ یہ مسلک بعض علماے اہلسنت کا تھا ہی بنا پر متعدد ائمہ کوفہ کو شیعہ کہا گیا بلکہ کبھی محض غلبۂ محبت اہلبیت کرام رضے اللہ تعالے عنہم کو شیعیت سے تعبیر کرتے حالانکہ یہ محض سنیت ہے امام ذہبی نے تذکرۃ الحفاظ مین خود انھین محمد بن فضیل کی نسبت تصریح کی کہ اُنکا تشیع صرف موالات تھا وبس حیث قال محمد بن فضیل بن غزوان المحدث الحافظ کان من علماء ھذا الشان وثقہ یحیی بن معین وقال احمد حسن الحدیث شیعی قلت کان متوالیا فقط

رابعا ذرا رواۃ صحیحین دیکھ کر شیعی کو رافضی بنا کر تضعیف کی ہوتی کیا بخاری ومسلم سے بھی ہاتھ دھونا ہے اُن کے رواۃ مین بیس سے زیادہ ایسے لوگ ہین جنھین اصطلاح قدما پر بلفظ تشیع ذکر کیا جاتا یہان تک کہ تدریب مین حاکم سے نقل کیا کتاب مسلم ملای من الشیعۃ دور کیون جائیے خود یہی ابن فضیل کہ واقع کو شیعی صرف بمعنے محب اہلبیت کرام اور آپ کے زعم مین معاذ اللہ رافضی صحیحین کے راوی ہین **خامسا** اُسکے ساتھ ہی حدیث کی متابعین وثقات عدول ابن جابر وعبد اللہ بن العلاء سے ابو داود ذکر کر دین اور سنن نسائی وغیرہ مین بھی موجود تھین پھر ابن فضیل پر مدار کب رہا

ولکن الجهلة لا یعلمون اور یہ تو ادنے نزاکت ہو کہ تقریب مین ابن فضیل کی نسبت
صدوق عارف لکھا تھا ملاجی نے نقل مین عارف اُڑا دیا کہ جو کلمہ مدح کم ہو وہی سہی
لطیفہ ۲ طرفہ تماشا کہ متابعت جابر جو امام ابوداود نے ذکر کی آپ اُسے یون کہکر
ٹال گئے کہ وہ تعلیق ہے اور تعلیق حجت نہین اب کون کہے کہ کسی سے آنکھین قرض ہی
لیکر دیکھیے کہ ابوداود نے رواہ ابن جابر عن نافع کہکر اُسے یوہین معلق چھوڑ دیا یا
وہین حدثنا ابراهیم بن موسی الرازی انا عیسی عن ابن جابر
فرماکر موصول کر دیا ہے ولکن النجدیة لا یبصرون **لطیفہ ۳** امام طحاوی
کی حدیث بطریق ابن جابر عن نافع پر بشر بن بکر سے طعن کیا کہ وہ غریب الحدیث ہی
ایسی روایتین لاتا ہے کہ سبکے خلاف قالہ الحافظ فی التقریب **اقول اولا** ذرا شرم
کی ہوتی کہ یہ بشر بن بکر رجال صحیح بخاری سے ہین صحیح حدیثین رد کرنے بیٹھے تو اب
بخاری بھی بالائے طاق ہے **ثانیا** اس صریح خیانت کو دیکھیے کہ تقریب مین صاف
صاف بشر کو ثقہ فرمایا تھا وہ ہضم کر گئے **ثالثا** محدث جی تقریب مین ثقہ یغرب
ہی کسی ذی علم سے سیکھو کہ فلان یغرب اور فلان غریب الحدیث مین کتنا فرق ہے
رابعا اغراب کی یہ تفسیر کہ ایسی روایتین لاتا ہے کہ سبکے خلاف۔ محدث جی
غریب و منکر کا فرق کسی طالب علم سے پڑھو **خامسا** باوصف ثقہ ہونے کے
مجرد اغراب باعث رد ہو تو صحیحین سے ہاتھ دھو لیجیے یہ اپنی مبلغ علم تقریب ہی دیکھیے
کہ بخاری و مسلم کے رجال مین کتنون کی نسبت یہی لفظ کہا ہے اور ہان یہ بشر خود ہی
جو رجال بخاری سے ہین **سادسا** ذرا میزان تو دیکھیے کہ اما بشر بن بکر التنیسی
فصدوق ثقة لا یعرف فیہ یعنے بشر بن بکر تنیسی خوب راست گو ثقہ ہین جنمین اصلا

کسیوجہ سے طعن نہین) کیون شرمائے تو نہ ہوگے ایسی ہی اندھیری ڈال کر جاہلونکو بہکا دیا کرتے ہو کہ حنفیہ کی حدیثین ضعیف ہین۔ ع شرم بادت از خدا و از رسول

لطیفہ ۲۴ طریق ابن جابر سے سنن نسائی کی حدیث کو ولید بن قاسم سے رد کیا کہ روایت مین اُس سے خطا ہوتی تھی کہا تقریب مین صدوق یخطئ۔

اقول ولا مسلمانو اس تحریف شدید کو دیکھنا اسناد نسائی مین یہان نام ولید غیر منسوب واقع تھا کہ اخبرنا محمود بن خالد ثنا الولید ثنا ابن جابر ثنا نافع الحدیث ملاجی کو چالاکی کا موقع ملا کہ تقریب مین اسی طبقہ کا ایک شخص رواۃ نسائی سے کہ نام کا ولید اور قدرے متکلم فیہ ہے چھانٹ کر اپنے دل سے ولید بن قاسم تراش لیا حالانکہ یہ ولید بن قاسم نہین ولید بن مسلم ہین رجال صحیح مسلم وائمہ ثقات وحفاظ اعلام سے اسی تقریب مین ان کی ثقہ ہونیکی شہادت موجود ہان تدلیس کرتے ہین مگر بحمد اللہ اُسکا احتمال یہان مفقود کہ وہ صراحۃً حدثنا ابن جابر قال حدثنی نافع فرما رہے ہین میزان مین ہے الولید بن مسلم ابو العباس الدمشقی احد الاعلام وعالم اہل الشام لہ مصنفات حسنۃ قال احمد ما رأیت فی الشامیین اعقل منہ وقال ابن المدینی عندہ علم کثیر قال ابو مسھر الولید مدلس قلت اذا قال الولید عن ابن جریج او عن الاوزاعی فلیس بمعتمد لانہ یدلس عن کذابین فاذا قال حدثنا فھو حجۃ اھ ملخصا ملاجی ع در بساط نکتہ دانان خود فروشی شرط نیست یا سخن دانستہ گو اے مرد غافل یا خموش بھلا تمنے جانا کہ آپکے کید پر کوئی آگاہ نہ ہوگا ذرا بتایئے تو کہ آپنے ولید کا ولید بن قاسم کس دلیل سے متعین کر لیا کیا اس طبقہ

ہین ابن نام کا رواۃ نسائی مین کوئی اور نتھا اگر اب عاجز آ کر ہمسے پوچھنا ہو کہ تم نے ولید بن مسلم کیسے جانا اول تو بقانون مناظرہ جب آپ غاصب منصب ہین ہمسے سوال کا محل نہین اور استفادۃً پوچھو تو پہلے اپنی جزاف کا صاف صاف اعتراف کرو پھر شاگردی کیجیے تو ایک یہی کیا بعونہ تعالے بہت کچھ سکھا دین وہ قواعد بتا دین جس سے اسمائے مشترکہ مین اکثر جگہ تعیین نکال سکو **ثانیا** بفرض غلط ابن قاسم ہی سہی پھر وہ بھی کب مستحق رد ہین امام احمد نے انکی توثیق فرمائی اُن سے روایت کی محدثین کو حکم دیا کہ اُنسے حدیث لکھو ابن عدی نے کہا (اذا روی عن ثقۃ فلا باس بہ وہ جب کسی ثقہ سے روایت کرین تو اُنمین کوئی عیب نہین) اور ابن جابر کا ثقہ ہونا خود ظاہر **ثالثا** ذرا رواۃ صحیح بخاری و مسلم پر نظر ڈالے ہوتے کہ اُنمین کتنون کی نسبت تقریب مین یہی صدوق یخطئ بلکہ اس سے زائد کہا ہے کیا قسم کھاتے بیٹھے ہو کہ صحیحین کا رد ہی کر دوگے **رابعا** صحیح بخاری مین حسان بن حسان بصری سے روایت کی تقریب مین اُنھین بھی کہا صدوق یخطئ پھر حسان بن واسطی کی نسبت لکھا خلطہ ابن مندۃ بالذی قبلہ فوھم وھذا ضعیف دیکھو صاف بتا دیا کہ جسے صدوق یخطی کہا وہ ضعیف نہین ملاجی اپنی جہالت سے مردود و واہیات گا رہے ہین **لطیفہ** حدیث صحیح نسائی و طحاوی و عیسی بن ابان بطریق عطاف عن نافع کو عطاف سے معلول کیا کہ وہی ہے کہا تقریب مین صدوق یھم **اقول اولا** عطاف کو امام احمد و امام ابن معین نے ثقہ کہا و کفی بھما قدوۃ میزان مین انکی نسبت کوئی جرح مفسر منقول نہین **ثانیا** کسی سے پڑھو کہ وہمی اور صدوق یھم مین کتنا فرق ہے **ثالثا** صحیحین سے عداوت کہان تک بڑھیگی تقریب ملاحظہ

صدوق کثیر الخطاء عبد اللہ بن صالح صدوق کثیر الغلط ثبت فی کتابہ وکانت

کہ آپ کے وہم کے ایسے وہمی ثمین کسقدر ہین رابعا بالفرض یہ سب رواۃ مطعون
ہی ہوتی مگر جب بالیقین اثمین کوئی بھی درجہ سقوط مین نہین تو تعدد طرق سے پھر
حدیث حجت تامہ ہے ولکن الوہابیۃ قوم یجہلون لطیفہ ۶ آپکے امتحان
علم کو پوچھا جاتا ہے کہ روایت طحاوی حدثنا فہد ثنا الحمانی ثنا ابن المبارک
عن اسامۃ بن زید اخبرنی نافع مین آپنے کہان سے معین کر لیا کہ یہ اسامہ بن زید
عدوی مدنی ضعیف الحافظہ ہی اسی طبقہ سے اسامہ بن زید مدنی لیثی بھی تو ہے کہ رجال صحیح
مسلم و سنن اربعہ و تعلیقات بخاری سے ہے جسے یحییٰ بن معین نے کہا ثقہ ہے ثقہ
صالح ہے ثقہ حجت ہی دونون ایک طبقہ ایک شہر ایک نام کے ہین اور دونون
نافع کے شاگرد پھر منشاء تعیین کیا ہے اور آپکو تو شاید اس سوال مین بھی دقت
پڑے کہ کہان سے مان لیا کہ یہ حمانی حافظ کبیر یحییٰ بن عبد الحمید صاحب مسند ہے
جسکی جرح آپنے نقل کی اور امام یحییٰ بن معین وغیرہ کا ثقہ اور ابن عدی کا ارجو انہ
لا باس بہ اور ابن نمیر کا ھو اکبر من ھؤلاء کلھم فاکتب عنہ کہنا چھوڑ دیا
اسی طبقہ تاسعہ سے اسکا والد عبد الحمید بن عبد الرحمن بھی تو ہے کہ رجال صحیحین سے
ہی اور دونون حمانی کہلاتے جاتے ہین کما فی التقریب لطیفہ ۷ روایات
نسائی بطریق کثیر بن قاروندا عن سالم عن ابیہ مین جھوٹ کو بھی کچھ گنجائش ملی

تو اُسے یون کہکر ٹالا کہ وہ شاذ ہے اسلیے کہ مخالف ہی روایات شیخین وغیرہما کے

وہ ارجح ہین سب سے بالاتفاق اور مقدم ہوتی ہین سب پر جب کہ موافقت اور نسخ
نہ بن سکے اقول و لا شیخین کا نام کس مونھ سے لیتے اور اُنکی احادیث کو ارجح
کہتے ہو یہ وہی شیخین تو ہین جو محمد بن فضیل سے حدیثین لاتے ہین جسے تمھارے

نزدیک رافضی کہا گیا اور حدیثون کا پلٹ دینے والا اور موقوف کو مرفوع کردینے کا عادی
تھا **ثانیا ثالثا رابعا** یہ وہی شیخین تو ہین جنکے یہان سب کے خلاف حدیثین
لانیوالے حدیثو نہین خطا کرنیوالے وہمی کمی ور جن بھرے ہوئے ہین **خامسا** مخالفت
شیخین کا دعوے محض باطل ہے جیسا کہ بعونہ تعالے عنقریب ظاہر ہوتا ہو **لطیفہ**

اس حدیث جلیل صحیح کے رد مین ملاجی نے جو جو چالاکیان بیان کیان ہر چند مین انکا پردہ
تو فاش ہو چکا جا بجا ثقات کو مجروح فرمایا رواۃ بخاری و مسلم کو مردود ٹھہرایا حدیث
موصول کو معلق بنایا متابعات سے آنکھین بند کر لین نقل عبارت مین خیانتین کین معانی
مین تحریف کی راہین لین راوی کو کچھ سے کچھ بنالیا مشترک کو جزافا معین کر دیا جہان
کچھ نہ بن پڑا مخالفت شیخین کا ادعا کیا آپ خود حدیث صحیح بخاری شریف کو کیا کرین رجال
بخاری کو رد کر دینا اور بات تھی کہ عوام کو انکی کیا خبر مگر خود حدیث بخاری کا نام لیکر رد
کرنی مین سخت مشکل پیش نظر لہذا یہ چال چلے کہ لاؤ اسے بزور زبان و زور و بہتان اپنے
موافق بنا لیجیے اسلیے حدیث مذکور باب ہل یؤذن او یقیم کا ایک ٹکڑا جسمین دو تین میل
چلکر مغرب پڑھنے کا ذکر تھا اپنے ثبوت کی احادیث مین نقل کر کے معترض فرمایا یہ بات ادنے عاقل
بھی جانتا ہی کہ بعد دخول وقت مغرب کے دو تین کوس مسافت چلین تو اتنے مین
شفق غائب ہو جاتی ہے اور وقت عشا کا داخل ہو جاتا ہے **اولا** میل کا کوس بنالیا
کہ کچھ تو دیر بڑھے دو میل کا تو سوا ہی کوس ہوا اور تین ہی لیجیے جب بھی دو کوس
پورے نہین پڑتے **ثانیا اقول** فریب عوام کو چالاکی یہ کی کہ حدیث کا ترجمہ
نہ کیا دو تین کوس مسافت چلین لکھدیا کہ جاہل سمجھین غروب کے بعد پیادہ
تین کوس چلے ہون ترجمہ کرتے تو کھلتا کہ سوار تھے اور کیسی سخت جلدی کی جاتی تھی

ہمنے حدیث ابو داود سے نقل کیا کہ انھون نے اسدن ستہ منزلہ فرمایا تو صرف میل بھر یا اُس سے بھی کم چلنے کی دیر رہگئی اگر پیادہ ہی چلیے تو اتنی دیر مین ہرگز وقت عشا نہین آتا تو حدیث سے مغرب کا وقت مغرب ہی مین پڑھنا پیدا تھا جسے صاف کا یا پلٹ کر دیا کہ معظمہ اور اُسکے حوالی مین جنکا عرض اکیس ہین کا الف سے غروب شمس سے انحطاط ح تک ہر موسم مین ایک ساعت فلکیہ سے زیادہ وقت رہتا ہے اور پھر مدینہ طیبہ کیطرف جتنے بڑھیے وقت بڑھتا جائیگا کما لا یخفی علی العارف یا الھیاۃ تو غروب سے گھنٹے بھر بعد بھی نماز مغرب وقت مین ممکن آپکے نزدیک جبکہ دو میل چلنے مین عشا آجاتی ہے تو لازم کہ اتنی مسافت مین ایک گھنٹہ سے زیادہ صرف ہونا واجب ہو اور امام مالک موطا مین روایت فرماتے ہین کہ حضرت امیر المومنین عثمٰن غنی رضی اللہ تعالے عنہ مدینہ طیبہ مین نماز جمعہ سے فارغ ہو کر سوار ہوتے اور موضع ملل مین عصر کے لیے اُترے مالک عن عمرو بن یحیی المازنی عن ابن ابی سلیط ان عثمٰن بن عفان صلے الجمعۃ بالمدینۃ وصلی العصر بملل ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے کما فی النہایۃ بعض نے کہا اٹھارہ میل کما حکاہ الزرقانی ابن وضاح نے کہا بائیس میل کما نقلہ عن ابن رشیق عن ابن وضاح بلکہ بعض نسخ موطا مین خود امام مالک سے اسکی تصریح قال مالک و بینہما اثنان و عشرون میلا وہ سترہ ہی میل سہی آپکے طور پر کوئی رات کے نو دس بجے تک عصر کا وقت رہا ہوگا کہ جمعہ پڑھنے سے آٹھ نو گھنٹے بعد امیر المومنین نے عصر ادا کی کہ مدینہ طیبہ اور اُسکے حوالی مین جنکا عرض الہ سے زائد نہین بقدر نہار روز تحویل سرطان بھی صرف تح لح ہے کما لا یخفی علی من یعلم استخراج حط ول النہار من عرض البلاد

ثالثاً اقول اسیلیے خود آخر حدیث بخاری مین مذکور تھا کہ مغرب کے بعد کچھ
دیر انتظار کرکے عشا پڑھی اگر خود عشا ہی کے وقت مین مغرب پڑھتے تو الیسی جلدی
واضطراب شدید کی حالت مین ب عشا کے لیے انتظار کس بات کا تھا یہ ٹکڑا حدیث کا
ہضم کر لیا کہ بھرم کھلتا **رابعاً اقول** آپ تو اسی بحث مین فرما چکے کہ تعلیقات
حجت نہین صحیح بخاری مین یہ ٹکڑا جو آپ اپنی سند بنا کر نقل کر رہے ہین تعلیقاً ہی
مذکور تھا اصل حدیث بطریق **حدثنا** ابو الیمان قال اخبرنا شعیب
عن الزہری ذکر کی جسمین آپکے اس مطلب کا کچھ پتا نہ تھا اسکے بعد یہ ٹکڑا تعلیقاً
بڑھایا کہ وزاد اللیث قال حدثنی یونس عن ابن شہاب اب تعلیق کیون حجت
ہو گئی وہان تو آخر حدیث کو ہضم کیا تھا یہان اول کلام تناول فرمایا کہ اپنا عیب
نہ ظاہر ہو **خامساً اقول** آپ تو راوی کو اسکے وہم وخطا بلکہ صرف اغراب پر رد فرماتے
ہین اگرچہ رجال بخاری ومسلم سے ہو اب یہ تعلیق کیونکر مقبول ہو گئی اسمین زہری سے
راوی یونس بن یزید ہین جنھین اسی تقریب مین فرمایا ثقة الا ان فی روایته
عن الزہری وہما قلیلا و فی غیر الزہری خطاء ہین تو ثقہ مگر زہری سے انکی
روایت مین کچھ وہم ہے اور غیر زہری سے روایت مین خطا۔ اثرم نے کہا ضعف
احمد امر یونس امام احمد نے یونس کا کام ضعیف بتایا) امام ابن سعد نے کہا لیس
بحجة یونس قابل احتجاج نہین امام وکیع بن الجراح نے کہا سیئ الحفظ یونس کا حافظہ
برا ہے) یونہین امام احمد نے انکی کئی حدیثون کو منکر بتایا کل ذلک فی المیزان
تنبیہ یہ ہمنے آپکا ظلم وتعصب ثابت کرنیکو آپکی طرح کلام کیا ورنہ ہمارے
نزدیک نہ تعلیق مطلقاً مردود نہ یونس ساقط نہ وہم وخطا جب تک فاحش نہون

سو جب نہ وہ نہ یہ حدیث بخاری اصلا تمہارے موافق بلکہ بحمد اللہ ہمارے مؤید و باللہ التوفیق

چند اوہام یا کچھ خطائیں محدث سے صادر ہونا اُسے ضعیف کر دیتا ہے نہ اُسکی حدیث کو

مردود ورنہ وہ کہتے ہیں جو بالکل پاک صاف گزر گئے یہ ہیں تمام محدثین کے امام الائمہ سفین

بن عیینہ جنہوں نے زہری سے روایت میں بیس سے زیادہ حدیثوں میں خطا کی امام احمد

رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے ہیں مجھ میں اور علی بن مدینی میں مذاکرہ ہوا کہ زہری کے زیادہ

میں ثابت تر کون ہے علی نے کہا سفیان بن عیینہ میں نے کہا امام مالک کہ انکی خطا سفین

کی خطاؤن سے کم ہے قریب بیس حدیثوں کے ہیں جنمیں سفیان نے خطا کی پھر میں نے

اٹھارہ گنا دین اور اُن سے کہا آپ مالک کی خطائیں بتائیں وہ دو تین حدیثیں لائے

پھر جو میں نے خیال کیا تو سفین نے بیس سے زیادہ حدیثوں میں خطا کی ہے ذکرہ

فی المیزان باینہمہ امام سفین کے ثقہ ثبت حجت ہونے پر علمائے امت کا اجماع ہے۔

لطیفہ ۹ ملاجی کی یہ ساری کارگزاریاں حیاداریاں حدیث صحیح عبد اللہ

بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے متعلق تھیں حدیث ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالے

عنہا مروی امام طحاوی و نیز امام احمد و ابن ابی شیبہ استاذان بخاری و مسلم کے رد کو پھر وہی

معمولی شگوفہ چھوڑا کہ ایک راوی اسکا مغیرہ بن زیاد موصلی ہے اور یہ مجروح ہے کہ وہمی تھا

قال الحافظ فی التقریب **اقول** **اولا** تقریب میں صدوق کہا تھا وہ صدوق ہیں

ثانیا وہی اپنی وہمی نزاکت کہ لہ اوھام کو وہمی کہنا سمجھ لیا **ثالثا** وہی

صحیحین سے پرانی عداوت تقریب دور نہیں دیکھیے تو کتنے رجال بخاری و مسلم کو یہی صدوق و

لہ اوھام کہا ہے **رابعا** مغیرہ رجال سنن اربعہ سے ہے امام ابن معین و

امام نسائی دونوں صاحبوں نے ان تشدد شدید فرمایا لیس بہ باس اُسمیں کوئی

برائی نہین نزاد یحیی لہ حدیث واحد منکر اُسکی صرف ایک حدیث منکر ہے
لاجرم وکیع نے ثقہ ابوداود نے صالح ابن عدی نے عندی لا باس بہ کہا تو اُسکی
حدیث حسن ہونیمین کلام نہین اگرچہ درجہ صحاح پر بالغ نہو جسکے سبب نسائی نے لیس
بالقوی ابواحمد حاکم نے لیس بالمتین عندہم کہا لانہ لیس بقوی لیس بمتین دونون
مابین العبارتین حافظ نے ثقہ سے درجہ صدوق مین رکھا اس قسم کے رجال اسانید صحیحین
مین صدہا ہین لطیفہ۔ احدیث مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم مروی سنن ابی داود
کے رد کو طرفہ تماشا کیا سند ابی داود مین یون تھا قال اخبرنی عبد اللہ بن محمد بن عمر
بن علی بن ابیطالب عن ابیہ عن جدہ ان علیا کان اذا سافر الحدیث
جسکا صاف صریح حاصل یہ تھا کہ عبداللہ بن محمد بن عمر بن علی اپنے والد محمد سے راوی ہین
اور وہ ان کے دادا یعنے اپنے والد عمر سے کہ ان کے والد ماجد مولے علی نے جمع صوری
خود بھی کی اور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم سے بھی روایت فرمائی ابیہ اور جدہ
دونون ضمیر بن عبداللہ کیطرف تھین حضرت نے بزور زبان ایک ضمیر عبداللہ دوسری
محمد کیطرف قرار دیکر یہ معنے ٹھہرا لئے کہ عبداللہ روایت کرتے ہین اپنے باپ محمد سے
اور وہ محمد اپنے دادا علی سے اور اب اُسپر اعتراض جڑ دیا کہ محمد کو اپنے دادا علی سے ملاقات
نہین تو مرسل ہوئی اور مرسل حجت نہین قطع نظر اس سے کہ مرسل ہمارے اور جمہور ائمہ کے
نزدیک حجت ہے ایمان سے کہنا کہ ان ڈھٹائیون سے صحیح وثابت حدیثون کو رد کرنا
کونسی دیانت ہے مین کہتا ہون آپنے ناحق اتنی محنت بھی کی اور حدیث متصل کو صرف مرسل بنا
عیاذاً دیانت کی ایک اڈ نے جھلکا بین بھی باطل و موضوع ہو جاتی تھی اور بات بھی مدلل
ہوتی کہ ضمیر اقرب کیطرف پھرتی ہے اور ابیہ سے اقرب ابوطالب اور جدہ سے اقرب ابیہ

تو معنی یون کہے ہوتے کہ عبد اللہ نے روایت کی ابو طالب کے باپ حضرت عبد المطلب سے
اور عبد المطلب نے اپنے دادا عبد مناف سے کہ مولے علی نے جمع صوری کی اب رسالہ بھی
دیکھیے کتنا بڑھگیا کہ مولی علی کے پرپوتے مولے علی کے دادا سے روایت کرین اور
حدیث صراحۃً موضوع بھی ہوگئی کہ کہان عبد المطلب وعبد مناف اور کہان مولی علی
سے روایت حدیث مفید احناف ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **مسلمانو** دیکھا
یہ علی الحدیث کا جھوٹا دعوے کرنے والے جب صحیح حدیثون کے رد کرنے پر آتے ہین
تو ایسی ایسی بددیانتیون بیغیرتیون بیباکیون چالاکیون سے صحیح بخاری کو بھی پس پشت
ڈال کر ایک ہانک بولتے ہین کہ سب واہیات اور مردود ہین انا للہ وانا الیہ
راجعون۔ **افادۂ ثانیہ** احادیث وطرق پر نظر انصاف فرمایئے تو ارادۂ جمع
صوری پر متعدد قرائن پایئے مثلاً (۱) یہ کہ احادیث جمع بین الصلاتین کے راویون
سے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ ہین کما سیاتی فی الحدیث
التاسع من الافادۃ الرابعۃ حالانکہ یہی عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ فرماتے
ہین کہ انھون نے عرفات ومزدلفہ کے سوا کبھی نہ دیکھا کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالے
علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کما سیأتی بتحقیقہ فی الفصل الرابع
ان شاء اللہ تعالے تو ضرور ہے کہ روایت جمع سے جمع صوری مراد ہو (۲) **اقول**
خود حضرت عبد اللہ رضی اللہ تعالے عنہ سے بھی جمع کرنا مروی ہوا حالانکہ انکا مذہب
معلوم کہ جمع حقیقی کو منسک حج کے سوا ناجائز جانتے (۳) **اقول** ملا جی نے ان
پندرہ صحابیون مین جنکی نسبت دعوے کیا کہ انھون نے جمع بین الصلاتین حضور
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے روایت کی سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالے عنہ کو

بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما بھی ہین کما یأتی فی الحدیث الثانی اور اُنکی حدیث
انشاء اللہ آخر رسالہ مین آئیگی کہ دوسری نماز کا وقت آنیسے پہلی فوت ہوجاتی ہے
(۷) یونہین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ راوی جمع ہین کما یجی فی الحدیث
الخامس اور اُنکی حدیث بھی بمشیتہ اللہ تعالے آنے والی ہے کہ نماز مین تفریط یہ ہے
کہ دوسری کا وقت آنے تک پہلی کی تاخیر کرے افادہ ھذین الامام الطحاوی
فی شرح معانی الاثار افادہ ثالثہ اب کہ ملاجی نے پیٹ بھر کر رد احادیث سے
فراغت پائی عقل پر عنایت کی باری آئی فرماتے ہین جمع صوری سفر مین از راہ عقل کے بھی
واہی ہے کہ جمع رخصت ہے اور جمع صوری مصیبت کہ آخر جز اور اول جز نماز کا پہچاننا
اکثر خواص کو نہین ممکن چہ جائے عوام **اقول** ملاجی بیچارے جو شامت ایام سے مقابلہ
شیران حنفیہ مین آپھنسے وہ چوکڑی بھولے ہین کہ اپنی اجتہادی آزادی بھی یاد نہین
یا تو وہ جوش تھے کہ ابو حنیفہ و شافعی کی تقلید حرام بدعت شرک یا اب جا بجا ایک ایک مقلد
مالکی شافعی کے ٹھیٹ مقلد بنے ہین رطب یابس جہان جو کچھ کلام کسی مقلد کا ملجاتا ہے
اگرچہ کیسا ہی پوچ وضعیف ہو الحمد بسم اللہ کہکر اُسے آنکھون سے لگانے سر پر رکھتے
بے سمجھے بوجھے ایمان لے آتے ہین یہ اعتراض بھی حضرت نے بعض مالکیہ وشافعیہ کی تقلید
جامد کے صدقہ مین پایا ہے مگر شوخ چشمی یہ کہ علمائے حنفیہ جو طرح طرح اُسکی دھجیان اڑا چکے
اُن سے ایک کان گونگا ایک بہرا کر لیا اور پھر اُسی رد شدہ بات باطل و بے ثبات کو
پیش کر دیا بہادری تو جب تھی کہ اُن قاہر جوابون کے جواب دیتے پھر واہی تباہی
جو چاہتے فرمالیتے خیر اب بعض جوابات مع تازہ افاضات لیجیے وباللہ التوفیق
اولا اللہ عزوجل نے نماز خواص عوام سب پر یکسان فرض کی اور اُسکے لیے اوقات

مقرر فرمائے اور اُن کے لیے اول وآخر بتائے اور اُنپر واضح وعام فہم نشان بنائے کہ
اُنکا ادراک ہر خاص وعام کو آسان ہوجائے ہمارے دین مین کوئی تنگی نہ رکھی اور ہمپر
کسیطرح دشواری نہ چاہی ماجعل علیکم فی الدین من حرج یرید اللہ بکم الیسر و
لایرید بکم العسر تو ہر وقت کے اول وآخر شرعی کا پہچاننا خواص وعوام سبکو
آسان خصوصًا سفر مین جہان افق سامنے اور صاف میدان جو نہ سیکھے یا توجہ نہ کرے الزام
اُسپر ہے نہ شرع مطہر پر ہان فصل مشترک حقیقی کہ آن واحد وجزء لایتجزے ہے اُسکا علم
بے طرق مخصوصہ انبیا واولیا عامۂ بشر کی طاقت سے ورا ہے مگر نہ اُسکے ادراک کی
تکلیف نہ اُسپر جمع صوری کی توقیف **ثانیا اقول** اول وآخر کا پہچاننا تو شاید تم بھی
فرض جانتے ہو کہ تقدیم وتاخیر بعیذر بالاجماع مبطل وحرام ہے کیا اللہ عزوجل نے
امر محال کی تکلیف دی لایکلف اللہ نفسا الا وسعہا فافہم **ثالثا اقول** تحقیق
یہ ہے کہ اوقات متصلہ مین عامہ کے لیے پانچ حالتین ہین وقت اول پر یقین اُسپر ظن
دونون مین شک آخر کا ظن اُسکا یقین فقہیات مین ظن ملتحق بیقین ہے اور یقین بشک
سے زائل نہین ہوتا تو بین الوقتین حسًا کبھی اصلا فاصل نہین مسئلۂ تسحر ومسئلۂ صلاۃ الفجر
فی آخر الوقت وغیرہما مین تصریحات علما دیکھیے **رابعا اقول** کسنے کہا کہ جمع صوری مین
وصل حقیقی بے فصل آنی لازم ہے حدیث مذکور ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما بروایت
صحیح بخاری وحدیث امیر المومنین مولی علی کرم اللہ تعالی وجہہ الکریم بروایت ابی داود
دیکھیے مصطفے صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کی رحمت پر نثار حضور نے عوام ہی کے ارشاد
کو تیسیر زملحوظ رکھی کہ مغرب آخر شفق مین پڑھ کر قدرے انتظار فرمایا پھر عشا پڑھی
یا بین الصلاتین کھانا ملاحظہ فرمایا اور لطف یہ ہے کہ تمام احادیث جمع مین اگر منقول ہے

تو حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کا فعل اسکے ساتھ امت کو بھی ارشاد کہ جسے
ضرورت ہو ایسا ہی کرلے اسی حدیث ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما مین ہے جسمین
بروایت صحیح بخاری ثابت کہ دو نمازون کے بیچمین قدرے انتظار فرمایا تو آپ کے
جہل کا خود رخصت عطا فرمانے والے رؤف رحیم خبیر علیم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے لحاظ کرلیا تھا مگر افسوس کہ اب بھی انکی شکایت ورحمت کا نام معاذ اللہ مصیبت
ہو ہر عاقل جانتا ہے کہ مسافر کو بار بار اُترنے چڑھنے وضو نماز کا جدا جدا سامان کرنی
سے یہ بہت آسان ہے کہ ایکبار اُترکر دفعۃً دونون نمازون سے فارغ ہولے
اول قریب آخر پڑھے اور ایک لطیف انتظار کے بعد آخر اپنے اول مین اسکا انکا
صریح مکابرہ ہے ہان یہ کہیے کہ وقت گزار کر پڑھنے کی اجازت ملے تو اور آسانی
ہے **اقول** دن ٹال کر گھر پہنچکر اکھٹی پڑھ لینے کی رخصت ہو تو اور آسانی ہے اور
بالکل معاف ہوجائے تو پوری چھٹی رخصت مین آسانی درکار ہے پوری آسانی کیئے
مانی خامسا احمد بخاری مسلم ابو داود نسائی طحاوی وغیرہم بطریق عمرو بن دینار عن جابر
بن زید حضرت عبد اللہ بن عباس رضے اللہ تعالی عنہما سے راوی وھذا لفظ مسلم
قال صلیت مع النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم ثمانیا جمیعا وسبعا جمیعا
قلت یا ابا الشعثاء اظنہ اخر الظہر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
قال وانا اظن ذلك مالک احمد مسلم ابو داود ترمذی نسائی طحاوی وغیرہم اسی جناب
سے بطرق شتے والفاظ عدیدہ راوی وھذا حدیث مسلم بطریق زھیرنا
ابو الزبیر عن سعید بن جبیر عن ابن عباس قال صلی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الظہر والعصر
جمیعا بالمدینۃ فی غیر خوف ولا سفر قال ابو الزبیر فسألت سعیدا لم فعل ذلك

فقال سألت ابن عباس كما سألتني فقال اراد ان لا يحرج احد من امته
وفي اخرى له وللترمذي بطريق حبيب بن ابي ثابت عن سعيد بن
جبير عن ابن عباس قال جمع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بين الظهر والعصر
وبين المغرب والعشاء بالمدينة في غير خوف ولا مطر وللطحاوي عن
صالح مولى التوأمة عن ابن عباس في غير سفر ولا مطر وفي لفظ للنسائي
اخبرنا قتيبة ثنا سفين عن عمرو عن جابر بن زيد عن ابن عباس
رضي الله تعالى عنهما قال صليت مع النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بالمدينة
ثمانيا جميعا وسبعا جميعا اخر الظهر وعجل العصر واخر المغرب وعجل العشاء
وفي لفظ له عن عمرو بن هرم عن جابر بن زيد عن ابن عباس انه صلى
بالبصرة الاولى والعصر ليس بينهما شئ والمغرب والعشاء ليس بينهما شئ
فعل ذلك من شغل وزعم ابن عباس انه صلى مع رسول الله صلى الله
تعالى عليه وسلم بالمدينة الاولى والعصر ثمان سجدات ليس بينهما شئ ولمسلم
بطريق الزبير بن الخريت عن عبد الله بن شقيق ان التاخير كان لاجل
خطبة خطبها وله بطريق عمران بن حدير عن عبد الله المذكور عن
ابن عباس في القصة قال كنا نجمع بين الصلاتين على عهد رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم وللطحاوي من هذا الوجه قد كان النبي صلى الله
تعالى عليه وسلم ربما جمع بينهما بالمدينة ان روايات صحاح سے واضح کہ حضور
اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایسی حالتوں میں کہ نہ خوف تھا نہ سفر نہ مرض نہ مطر
محض بلا عذر خاص مدینہ طیبہ میں ظہر و عصر اور مغرب و عشا بجماعت جمع فرمائیں

سفر و خطر و مطر کی نفی تو خود احادیث مین مذکور اور مرض بلکہ ہر عذر مُسْمِجی کی نفی سوق بیان
سے صاف مستفاد معہذا جب نمازین جماعت سے نفخمین تو سب کا مریض و معذور ہونا
مستبعد پھر راوی حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما کا اسی بنا پر صرف
طول خطبہ کے سبب تاخیر مغرب و استناد بجمع مذکور انتفاے اعذار پر صریح دلیل
حالانکہ مقیم کے لیے بعذر جمع وقتی ملاجی بھی حرام جانتے ہین حدیث مسلم انما التفریط
علی من لم یصل الصلاۃ حتی یجیئ وقت الصلاۃ الاخری کے جواب مین
فرمائینگے یہ حدیث اُسی شخص کے حق مین ہے کہ بلا عذر نماز مین تاخیر کرے حدیث
امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ ان الجمع بین الصلاتین فی وقت
واحد کبیرۃ من الکبائر کے جواب مین کہہ چکے ہین منع کرنا عمر کا جمع بین الصلاتین
سے حالت اقامت مین بلا عذر تھا جیسا کہ شاہد ہے اس تاویل پر اتفاق جمہور صحابہ
ومن بعدہم کا اوپر عدم جواز جمع بلا عذر کے تو اس حدیث ابن عباس رضی اللہ تعالی
عنہما مین جمع فعلی مراد لینے سے چارہ نہین اور خود ملاجی نے امام ابن حجر شافعی و ران کے
توسط سے امام قرطبی و امام الحرمین و ابن الماجشون و ابن سید الناس وغیرہم سے یہان
ارادہ جمع فعلی کی تقویت و ترجیح نقل کی معہذا قطع نظر اس سے کہ روایت صحیحین مین
حضرت ابن عباس کے تلامذہ و راویانِ حدیث جابر بن زید و عمرو بن دینار نے ظناً
حدیث کا یہی محمل مانا قال ابن سید الناس و راوی الحدیث ادری بالمراد
من غیرہ روایت نسائی مین خود ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما نے اس جمع کی جمع
فعلی ہونیکی تصریح فرمادی کہ ظہر و مغرب مین دیر کی اور عصر و عشا مین جلدی یہ خاص
جمع صوری ہے اب کسیکو محل سخن نہ رہا تمھارے امام شوکانی غیر مقلد نے نیل الاوطار

مین کہا مما ید ل علی تعین حمل حدیث الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی
عن ابن عباس رو ذکر لفظہ قال) فہذا ابن عباس راوی حدیث الباب
قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور ہو الجمع الصوری شوکانی نے اس
ارادہ کے اور چند مویدات بھی بیان کیے اور انکار جمع صوری اور آپکے زعم باطل مصیبت
کی اپنی لبساط بھر خوب خوب خبر بن لی ہین جسمین آئے تو ملاحظہ کر لیجیے بالجملہ شک نہین
کہ حدیث مین مراد جمع صوری ہے ایک اسی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما کی تصریح موجود ہے کہ یہ جمع حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے بنظر
رحمت و آسانی امت کی تھی ملاجی اب اپنی مصیبت کی خبر بن کہیے ساد سا عجب تر یہ
کہ یہی صاحب جنھون نے جمع صوری کو باعث مشقت و منافی رخصت مانا خود اسی
حدیث ابن عباس کو جمع صوری سے تاویل کر گئے کما افادہ الامام الزیلعی
وغیرہ یہ صریح منافقت ہے **اقول** ملاجی تو تقلید جامد کا جامہ پہنے بیٹھے ہین
اس تناقض مین بھی تقلید کر گئے حدیث طبرانی مفید جمع صوری کہ عنقریب آتی ہے
حضرت اسکے جواب مین انکھی بولتے ہین کہ اسمین کیفیت اس جمع کی ہے جو حالت
قیام مین بلا عذر آنحضرت صلعم نے جمع کی تھی جیسا کہ روایت مین ابن عباس کی ہے کہ
آنحضرت صلعم نے حالت قیام مین مدینہ مین جمع صوری کی تھی ملاجی ذرا آنکھ ملا کر بات کیجیے
اب وہ مصیبت رحمت و رافت کیونکر ہو گئی **سابعا** حدیث حمنہ بنت جحش رضی اللہ
تعالے عنہا مروی احمد و ابو داود و ترمذی جسمین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
نے زنان مستحاضہ کے لیے جمع صوری پسند فرمائی ہے ملاجی کو وہان بھی یہی عذر
معمولی پیش آیا کہ وہ مقیم تھی پس مقیم پر مسافر کی نماز کو قیاس مع الفارق ہے

اقول بلاجی جمع صوری تو عوام کیا اکثر خواص کو بھی نہ صرف دشوار بلکہ ناممکن تھی وہ
بھی سفر کے کھلے میدانون مین ایک کیا دینا پلٹی کہ پردہ نشین زنان ناقصات العقل کے لیے
گھر کی چار دیواری مین ممکن ہو گئی **ثامنا** عبد الرزاق مصنف مین بطریق عمرو بن شعیب
راوی قال قال عبد اللہ جمع لنا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مقیما غیر مسافر بین الظہر والعصر والمغرب والعشاء فقال رجل لابن عمر
لم تری النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فعل ذلک قال لان لا تحرج امتہ ان
جمع رجل ابن جریر اُس جناب سے باین لفظ راوی خرج علینا رسول اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر
المغرب ویعجل العشاء فیجمع بینہما نیز ابن جریر کی دوسری روایت مین اُسی جناب سے
یون ہے اذا بادر احد کم الحاجۃ فشاء ان یؤخر المغرب ویعجل العشاء
ثم یصلیہما جمیعا فعل ان حدیثون سے بھی ظاہر کہ جمع صوری مین بیشک آسانی
ورحمت اور وقت حاجت عام لوگون کو اسکی اجازت **تاسعا** عبد الرزاق صفوان
بن سلیم سے راوی قال جمع عمر بن الخطاب بین الظہر والعصر فی یوم مطیر
یعنے امیر المومنین فاروق اعظم نے مینہ کے سبب ظہر وعصر جمع کی **اقول** ظاہر
ہے کہ امیر المومنین کے نزدیک جمع وقتی حرام وگناہ کبیرہ ہے جسکا بیان ان شاء اللہ
المنان فصل چہارم مین آتا ہے لاجرم جمع صوری فرمائی **عاشرا** طبرانی حضرت عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان النبی صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم کان یجمع بین المغرب والعشاء یؤخر ہذہ فی اٰخر وقتہا ویعجل ہذہ
فی اول وقتہا حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم مغرب وعشا کو جمع

فرماتے مغرب کو اُسکے آخر وقت مین پڑھتے اور عشا کو اُس کے اول وقت مین)
یہ وہی حدیث طبرانی ہے جسمین جمع صوری ملا جی ابھی ابھی مان چکے ہین اسکی نسبت
باقی کلام کار دان شاء اللہ العزیز آیندہ آتا ہے غرض شاباش ہے تمھارے جگر کو
کہ صحیح حدیثون کے رد و ابطال مین کوئی دقیقہ مغالطۂ جاہلین و مکابرۂ عالمین و تقلید
مقلدین کا اُٹھا نہ رکھو اور پھر عمل بالحدیث کی شیخی کو ٹھیس تک نہ لگے ع چون وضوے
محکم بی بی تمیز **افادہ رابعہ** الحمد للہ جب کہ احادیث جمع صوری کی صحت مہر نیمروز
و ماہ نیم ماہ کیطرح روشن ہو گئی تو اب جسقدر حدیثون مین مطلق جمع بین الصلاتین
وارد ہے کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ظہر و عصر یا مغرب و عشا
کو جمع فرمایا عصر و عشا سے ملانے کو ظہر و مغرب مین تاخیر فرمائی و امثال ذلک کسی مین
مخالف کے لیے اصلا حجت نہ رہی سب اسی جمع صوری پر محمول ہو نگی اور استدلال
مخالف احتمال موافق سے مطرود و مخذول مثل حدیث بخاری و مسلم و مالک
و دارمی و نسائی و طحاوی و بیہقی بطریق سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم و مسلم و مالک و نسائی و طحاوی بطریق نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہما کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یجمع بین المغرب والعشاء اذا
جد به السیر و فی لفظ لمسلم والنسائی من طریق سالم رأیت رسول اللہ صلے
اللہ تعالی علیہ وسلم اذا اعجله السیر فی السفر یؤخر صلاة المغرب حتی یجمع
بینها و بین صلاة العشاء یہ معنے مجمل بروایات سالم و نافع مستفیض ہین
فرواه البخاری عن ابی[1] الیمان والنسائی عن[2] بقیة و عثمٰن[3] کلهم عن شعیب
بن ابی حمزة و مسلم عن ابن[4] وهب عن یونس والبخاری عن علی[5] بن المدینی

ومسلم عن يحيى بن يحيى وقتيبة بن سعيد وأبي بكر بن ابي شيبة وعمرو الناقد
والدارمي عن محمد بن يوسف والنسائي عن محمد بن منصور والطحاوي عن الحماني
ثمانيتهم عن سفين بن عيينة ثلثتهم اعني شعيبا ويونس وسفين عن الزهري
عن سالم ومسلم عن يحيى بن يحيى والنسائي عن قتيبة والطحاوي
عن ابن وهب كلهم عن مالك والنسائي بطريق عبد الرزاق ثنا معمر
عن موسى بن عقبة والطحاوي عن ليث والبيهقي في الخلافيات من طريق
يزيد بن هارون عن يحيى بن سعيد اربعتهم عن نافع كلاهما عن ابن
ابن عمر رضي الله تعالى عنهما **حديث** معلق بخاري ووصله البيهقي
عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما كان رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم يجمع بين صلاة الظهر والعصر اذا كان على ظهر سير ويجمع بين المغرب
والعشاء وهو عند مسلم والآخرين بذكر غزوة تبوك ولابن ماجة من
طريق ابرهيم بن اسمعيل عن عبد الكريم عن مجاهد وسعيد بن جبير
وعطاء بن ابي رباح وطاؤس اخبروه عن ابن عباس رضي الله تعالى عنهما
انه اخبرهم ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين المغرب
والعشاء في السفر من غير ان يعجله شئ ولا يطلبه عدو ولا يخاف
شيئا **قلت** ابرهيم هذا هو ابن اسمعيل بن مجمع الانصاري ضعيف
وعبد الكريم ان لم يكن ابن مالك الجزري فابن ابي المخارق وهو
اضعف واضعف والمعروف حديثه في الجمع بالمدينة رواه الشيخان
وجماعة كما قدمناه بطرقها والفاظها عما قريب **حديث** بخاري

تعليقاً وصلاً وطحاوي وصلاً عن انس رضي الله تعالى عنه ان رسول الله
صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع بين هاتين الصلاتين في السفر يعني المغرب
والعشاء وحديث مالك وشافعي ودارمي ومسلم وابوداود وترمذي ونسائي و
ابن ماجه وطحاوي مطولاً ومختصراً عن عامر بن واثلة ابي الطفيل عن
معاذ بن جبل رضي الله تعالى عنهم قال جمع رسول الله صلى الله تعالى
عليه وسلم في غزوة تبوك بين الظهر والعصر وبين المغرب والعشاء
قال فقلت ما حمله على ذلك قال فقال اراد ان لا يحرج امته هذا
لفظ مسلم في الصلاة ومثله للطحاوي وعند الترمذي صدره فقط
وهو احد لفظي الطحاوي ولمالك ومن طريقه عند مسلم في الفضائل
خرجنا مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عام غزوة تبوك وكان يجمع
الصلاة فصلى الظهر والعصر جميعاً والمغرب والعشاء جميعاً حتى اذا كان يوماً اخر الصلاة
ثم خرج فصلى الظهر والعصر جميعاً ثم دخل ثم خرج بعد ذلك فصلى المغرب والعشاء جميعاً الحديث
بطوله وهو بمعنى القدر دون زيادة عند الباقين وحديث مالك مرسلاً ومسنداً من طريق داود
بن الحصين عن الاعرج عن ابي هريرة رضي الله تعالى عنه ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان يجمع
بين الظهر والعصر في سفره الى تبوك هكذا روي عن يحيى مسنداً وهو عند محمد وجمهور رواة
الموطأ عن عبد الرحمن بن هرمز مرسلاً وعبد الرحمن هو الاعرج وهو
عند البزار عن عطاء بن يسار عن ابي هريرة عن النبي صلى الله تعالى
عليه وسلم كان يجمع بين الصلاتين في السفر وحديث احمد وابن ابي شيبة
بطريق حجاج بن ارطاة مختلف فيه عن عمرو بن شعيب عن ابيه عن جده

بن عمرو هو عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال جمع رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین الصلاتین فی غزوة بنی المصطلق وحدیث
ترمذی فی کتاب العلل حدثنا ابو السائب عن الجریری عن ابی
عثمان عن اسامة بن زید رضی الله تعالیٰ عنهما قال کان رسول
الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا جد به السیر جمع بین الظهر والعصر والمغرب
والعشاء قال الترمذی سألت محمدا یعنی البخاری عن هذا الحدیث
فقال الصحیح هو موقوف عن اسامة بن زید وحدیث احمد بطریق
ابن لهیعة عن ابی الزبیر قال سألت جابرا رضی الله تعالیٰ عنه هل
جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بین المغرب والعشاء
قال نعم عام غزونا بنی المصطلق وحدیث ابن ابی شیبة وابو جعفر
طحاوی اما الاول فبطریق ابن ابی لیلی عن هذیل واما الآخر فعن
ابی قیس الاودی عن هذیل بن شرحبیل عن عبد الله بن مسعود
رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جمع ولفظ الآخر
کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وللطبرانی فی معجمیه الکبیر والاوسط
عنه رضی الله تعالیٰ عنه قال جمع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم
بین الظهر والعصر والمغرب والعشاء فقیل له فی ذلک فقال صنعت
ذلک لئلا تحرج امتی وحدیث طبرانی فی المعجم الاوسط عن ابی نضرة
عن ابی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه ان النبی صلی
الله تعالیٰ علیه وسلم کان یجمع بین الصلاتین فی السفر وحدیث مرسل و

وبلاغ مالک انه بلغه عن علی بن حسین هوابن علی رضی الله تعالی عنهم
انه کان یقول کان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذا اراد
ان یسیر یومه جمع بین الظهر والعصر واذا اراد ان یسیر لیله جمع
بین المغرب والعشاء ولهذا سیدنا امام محمد رضی الله تعالی عنه موطا شریف
مین حدیث پنجم روایت کرکے فرماتے ہین بهذا ناخذ والجمع بین الصلاتین
ان تؤخر الاولی منهما فتصلی فی اخر وقتها وتعجل الثانیة فتصلی فی
اول وقتها یعنے جو اس حدیث مین آیا کہ سید عالم صلے الله تعالے علیه وسلم
سفر تبوک مین ظہر وعصر جمع فرماتے ہم اسیکو اختیار کرتے ہین اور جمع کے معنے
جمع صوری ہین) ملاجی تو ایک ہوشیار ان احادیث اور ان کے امثال کو
محتمل و نے سو دسمجھکر خود بھی زبان پر نہ لائے اور اغوائے عوام کے لیے یون
گول در پردہ کہہ گئے کہ جمع بین الصلاتین فی سفر صحیح اور ثابت ہے رسول الله[۱]
سے بروایت جماعت عظیمہ کے صحابہ کبار سے پھر پندرہ[۲] صحابہ کرام کے
اسمائے طیبہ گناکر خود ہی کہا لاکن مجموعہ روایات مین بعضی ایسی ہین کہ انمین
فقط جمع کرنا رسول الله کا دو نمازون کو بیان کیا ہے کیفیت جمع کی بیان
نہین کی پس حنفی لوگ ان حدیثون مین یہ تاویل کرتے ہین کہ مراد اس سے
جمع صوری ہے اسیلیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین ذکر کرتے
ہین تو منصفین با فہم ان حدیثون مجمل الکیفیۃ کو بھی انھین احادیث مبینۃ الکیفیۃ
پر محمول سمجھین اھ ملخصا **اقول** بالفرض اگر جمع صوری ثابت نہ ہوتی تاہم
محتمل تھی اور احتمال قاطع استدلال نہ کہ جب آفتاب کیطرح روشن دلیلون سے

[۱] صلی الله تعالی علیه وعلی آله وصحابه وبارک وسلم ۱۲ منه

[۲] رضی الله تعالی علیهم وعلی آله وعلی ابیه وسلم ۱۲ منه

جمع صوری کا احادیث صحیحہ سے ثبوت ظاہر تو اب بر اہلیس پندرہ صحابہ کی
روایت سے اپنے مطلب کا ثبوت صحیح بتانا اور جا بجا عوام کو دہشت دلانے کے
لیے کہیں چودہ کہیں پندرہ سنانا کیا مقتضائے ملائیت ہے انبو ملاجی کی تحریر
خود اُنپر بازگشتی تیر ہوئی کہ جب احادیث صحیحہ صریحہ سے جمع صوری ثابت تو منصفین
یا فہم اُن حدیثوں مجمل الکیفیۃ کو بھی انھیں احادیث مبینۃ الکیفیۃ پر محمول سمجھیں رہے
وہ صحابہ جن کی روایات اپنے زعم مین صریح سمجھکر لاتے اور نص مفسر نا قابل تاویل
کہتے ناظرین نقاد کا خوف نہ لاتے وہ صرف چار ہین دو جمع تقدیم و جمع تاخیر
ہین اُن روایات کا حال بھی عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب کھلا جاتا ہے
اُسوقت ظاہر ہوگا کہ دعوے کر دینا آسان ہے مگر ثبوت دیتے تیتے تھر پڑتا ہی وللہ الحجۃ السامیہ

فصل دوم ابطال دلائل جمع تقدیم

واضح ہو کہ جمع تقدیم غایت درجہ ضعف و سقوط مین ہے یہانتک کہ بہت علمائے
شافعیہ و مالکیہ تک معترف ہین کہ اُسکے باب مین کوئی حدیث صحیح نہ ہوئی مگر ملاجی
اپنی ملائیت کے بھروسے بیڑا اُٹھاکر چلے ہین کہ اُسے احادیث صحیحہ صریحہ مفسرہ
قاطعہ سے ثابت کر دکھائینگے ع چلا تو ہے وہ بت سیمتن شب وعدہ کا اگر
حجاب نہ روکے حیا نہ یاد آئے جمع تقدیم و تاخیر دونون کی نسبت حضرت کے
یہی دعوے ہین ابھی سُن چکے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین
پھر بعد ذکر احادیث فرمایا یہ ہین دلائل ہمارے جواز جمع پر جنمین کسیطرح عذر اور تاویل
اور جرح اور قدح کو دخل نہین آخر کتاب مین فرمایا نصوص قاطعہ تاویل اُس سے
اوپر لکھا احادیث صحاح جو جمع بین الصلاتین پر قطعًا اور یقینًا دلالت کرتی ہین

بہت اچھا ہم بھی مشتاق ہین مگر بیجا صل ؎ بہت شور سنتے تھے پہلو مین
دل کا، جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا، حضرت بکمال عرق ریزی دو حدیثین تلاش
کرکے لائے وہ بھی ثمرۂ نظر شریف نہین بلکہ مقلدین شافعیہ کی تقلید جامدسے
حدیث اول بعض طرق حدیث سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ اُس جناب
سے روایت صحیحہ معروفہ مشہورہ مرویۂ کبار ائمہ تو وہ تھی جو ان احادیث مجملہ سے
حدیث چہارم مین گزری جسمین سواجمع کے کوئی کیفیت مخصوصہ مذکور نہ تھی جماہیر
ائمہ وحفاظ نے اُسے یون روایت کیا، رواہ عن ابی الزبیر عن ابی الطفیل
عن معاذ جماعۃ من الحفاظ منہم سفین الثوری وقرۃ بن خالد ومالک
بن انس واٰخرون اما سفین فعند ابن ماجۃ واما قرۃ فعنہ خالد
بن الحارث عند مسلم وعبد الرحمن بن مہدی عند الطحاوی واما
مالک فعنہ الشافعی فی مسندہ وابن وھب عند الطحاوی وابو القاسم
عند النسأی وابو علی الحنفی عند الدارمی وعن الامام مسلم فی صحیحہ یہی اہل علم کے
نزدیک معروف ہے مگر ایک روایت غریبہ شاذہ بطریق لیث بن سعد عن یزید بن
حبیب عن ابی الطفیل یون آئی ان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان
فی غزوۃ تبوک اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر حتی یجمعہا الی العصر
فیصلیہما جمیعا واذا ارتحل بعد زیغ الشمس صلی الظہر والعصر جمیعا
ثم سار وکان اذا ارتحل قبل المغرب اخر المغرب حتی یصلیہا مع العشاء
واذا ارتحل بعد المغرب عجل العشاء فصلاھا مع المغرب رواہ احمد
وابو داود والترمذی وابن حبان والحاکم والدارقطنی والبیہقی

زاد الترمذی بعد قولہ اذا ارتحل بعد زیغ الشمس عجل العصر الی الظہر
وصلی الظہر والعصر جمیعاً الحدیث یعنی حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوہ
تبوک میں جب سورج ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے تو ظہر میں دیر کرتے یہاں تک
کہ اُسے عصر سے ملاتے تو دونوں کو ساتھ پڑھتے اور جب دوپہر کے بعد کوچ فرماتے
تو عصر میں تعجیل کرتے اور ظہر و عصر ساتھ پڑھتے پھر چلتے اور جب مغرب سے پہلے
کوچ کرتے مغرب میں تاخیر فرماتے یہانتک کہ عشا کے ساتھ پڑھتے اور مغرب کے
بعد کوچ فرماتے تو عشا میں تعجیل کرتے اُسے مغرب کے ساتھ پڑھتے) امام ترمذی
فرماتے ہیں یہ غریب ہے معروف روایت ابی الزبیر ہے حیث قال حدیث اللیث
عن یزید بن ابی حبیب عن ابی الطفیل عن معاذ حدیث غریب والمعروف
عند اہل العلم حدیث معاذ من حدیث ابی الزبیر عن ابی الطفیل
عن معاذ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جمع فی غزوۃ تبوک بین الظہر
والعصر و بین المغرب والعشاء رواہ قرۃ بن خالد و سفین الثوری و مالک
وغیر واحد عن ابی الزبیر المکی پھر ائمہ شان مثل ابوداود و ترمذی و ابو سعید
بن یونس فرماتے ہیں اسے سوا قتیبہ بن سعید کے کسی نے روایت نہ کیا یہانتک
کہ بعض ائمہ نے اُسپر غلط ہونیکا حکم فرمایا کما نقلہ الامام البدر محمود فی العمدۃ والشوکانی
الظاہری فی شرح المنتقی عن الحافظ ابی سعید بن یونس امام ابوداود نے منکر
کہا کما فی البدر المنیر وعنہ فی النیل بلکہ رئیس الناقدین امام بخاری نے اشارہ
فرمایا کہ یہ حدیث نہ لیث نے روایت کی نہ قتیبہ نے لیث سے سنی بلکہ خالد بن قاسم
مدائنی متروک بالاجماع مطعون بالکذب نے قتیبہ کو دھوکا دیکر اُن سے روایت

کرادی اُسکی عادت تھی کہ براہ مکر وحیلہ شیوخ پر اُنکی ناشنیدہ روایتین داخل کر دیتا
لاجرم حاکم نے علوم الحدیث مین اُسکے موضوع ہونیکی تصریح کی یہ سب باتین علماے
حنفیہ مثل امام زیلعی شارح کنز وامام بدر عینی شارح صحیح بخاری وعلامہ ابرہیم حلبی شارح
منیہ کے سوا شافعیہ ومالکیہ وظاہریہ قائلان جمع بین الصلاتین مثل امام قسطلانی شافعی
شارح بخاری وعلامہ زرقانی مالکی شارح موطا ومواہب وشوکانی ظاہری شارح
منتقی وغیرہم نے امام ابن یونس وامام ابوداود وابوعبداللہ حاکم وامام المحدثین بخاری
سے نقل کین بلکہ انھین نے اور ان کے غیر مثل صاحب بدر منیر وغیرہ نے امام ابوداود
سے حکم مطلق نقل کیا کہ جو مضمون اس روایت کا ہے اس باب مین اصلا کوئی حدیث قابل
استناد نہین کما سیأتی انشاء اللہ تعالیٰ تو باوصف تصریحات ائمہ شان خصوصًا
بخاری کے پھر ملاجی کا اس روایت کی تصحیح مین عرقریزی بیجا اصلا اور توثیق لیث
وقتیبہ وغیرہما رواۃ وقبول تفرد ثقہ کے اثبات مین تطویل لاطائل کرنا کیسی جہالت
فاحشہ ہے کسنے کہا تھا کہ قتیبہ یا لیث یا یزید بن ابی حبیب یا معاذ اللہ حضرت ابو الطفیل
رضی اللہ تعالیٰ عنہ ضعیف ہین ملاجی باین پیرانہ سالی ودعوے محدثی ابھی حدیث معلول
ہی کو نہین جانتے کہ اُسکے لیے کچھ ضعف راوی ضرور نہین بلکہ باوصف وثاقت وعدالت
رواۃ حدیث مین علت قادحہ ہوتی ہے کہ اُسکا رد واجب کرتی ہے جسے بخاری وابوداود
وغیرہما سے ناقدین ہم پہچانتے ہین بخاری وابوسعید وحاکم نے بھی تو قتیبہ پر جرح
نہ کی تھی بلکہ یہ کہا تھا کہ انھین دھوکا دیا گیا غلط مین پڑ گئے پھر اس سے عدالت
قتیبہ کو کیا نقصان پہنچا وثاقت قتیبہ سے حدیث کو کیا نفع ملا ہان یہ دفتر توثیق
اپنے پیشوا ابن حزم غیر مقلد لامذہب کو سنائیے جس خبیث اللسان نے آپکی اس

روایت کے رد مین سیدنا ابو الطفیل صحابی رضی اللہ تعالی عنہ کو عیاذًا باللہ مقدوح
ومجروح بتایا ہے دوسرے غیر مقلد شوکانی نے نقل کیا غیر مقلدون کی عادت ہے
کہ جب حدیث کی رد پر آتے ہین خوف خدا وشرم دنیا سب بالائے طاق رکھ جاتے
ہین اسی ابن حزم نے باجے حلال کرنیکے لیے صحیح بخاری شریف کی صحیح ومتصل حدیث کو
بزعم تعلیق رد کیا جسکا بیان امام نووی رحمۃ اللہ تعالے علیہ نے شرح صحیح مسلم شریف
مین فرمایا وہی ڈھنگ موصول کو معلق مسند کو مرسل بنا کر احادیث صحیحہ جیدہ کو رد
کرنے کے آپنے سیکھے ہین کما تقدم ومن یشبہ اباءہ فما ظلم **ثم اقول**
وتحسين الترمذي يرجع الى حديث معاذ لقوله حديث معاذ حديث
حسن غريب واذا اتى على هذه الرواية لم يحسنه انما قال وحديث الليث
عن يزيد غريب وافاد انه خلاف المعروف فقال والمعروف عند اهل العلم حديث
معاذ الخ واما ابن حبان فلا نعلم له فضلا على ابي سعيد بن يونس فانه ايضا ثقة
ثبت حافظ امام من ائمة الشان كلاهما من الاقران من تلامذة الامام النسائي
ابي عبد الرحمن وابن يونس لنزاهته من نفس تفلسفي احب الي الناس من ابن
حبان وقد قال الامام ابو عمرو بن الصلاح في طبقات الشافعية ربما
غلط الغلط الفاحش في تصرفاته كما نقله الذهبي في تذكرة الحفاظ فانى
يدلي ابا داود فضلا ان يلوذه بل اين يداني فضلا عن ابيه الحبر الجليل محمد بن
اسمعيل وقد عرف بالتساهل في باب التصحيح بل والتحسين هو والترمذي
كما نص عليه الائمة وحققناه في رسالتنا **مدارج** ۱۳ ۱۳ھ **طبقات**
الحديث على ان الجرح مقدم في مثل المقام فان من اثبت فانما نظر الى

ثقۃ الرواۃ ولم یطلع علی ما اطلع علیہ غیرہ من العلۃ ومن تعلیم قاض
علی من لا یعلم واللہ اعلم من کل اعلم **ثم اقول** اس روایت مین
اسیطرح مقال واقع ہوئی اور ہنوز کلام علما طویل ہی مگر فقیر غفر اللہ تعالی لہ کہتا ہی
نظر تحقیق کو رخصت تدقیق دیجیے تو اس روایت کا کونسا حرف جمع حقیقی مین نص
ہوا اسکا حاصل تو صرف اسقدر کہ حضور والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سفر تبوک مین
ظہر و عصر کو جمع فرماتے اگر دوپہر سے پہلے کوچ ہوتا تو راہ مین اُترکر ورنہ منزل
ہی پر پہلی صورت مین جمع بعد سیر ہوتی اور دوسری مین سیر بعد جمع پھر اسمین
جمع صوری کا خلاف کیا ہوا حدیث کا کونسا لفظ حقیقی کی تعیین کر رہا ہے اذا
ارتحل بعد زیغ الشمس مین خواہی نخواہی بعدیت متصلہ پر کیا دلیل ہے
بلکہ اسکے عدم پر دلیل قائم کہ جزا صلی ثم سار ہے بلکہ الفاظ اخر الظہر
وعجل العصر سے جمع صوری ظاہر ہے ظہر دیر کرکے پڑھی عصر جلد پڑھی اس سے
یہی معنی مفہوم و متبادر ہوتے ہین کہ ظہر اپنے آخر وقت مین عصر اپنے شروع وقت مین
نہ یہ کہ ظہر عصر مین پڑھی یا عصر ظہر مین ولہذا علمائے کرام مثل امام اجل طحاوی و ابو الفتح
ابن سید الناس وغیرہما بلکہ ان کے علاوہ آپ کے امام شوکانی نے بھی ان الفاظ
تاخیر و تعجیل کو جمع صوری کی صریح دلیل مانا شرح منتقی مین کہا مما یدل علی تعین حمل حدیث
الباب علی الجمع الصوری ما اخرجہ النسائی عن ابن عباس بلفظ صلیت
مع النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الظہر و العصر جمیعا والمغرب والعشاء
جمیعا اخر الظہر و عجل العصر و اخر المغرب و عجل العشاء فہذا ابن
عباس راوی حدیث الباب قد صرح بان ما رواہ من الجمع المذکور

هو الجمع الصوری اسمین ہے ومن المؤیدات للحمل علی الجمع الصوری ایضا ما
اخرجه ابن جریر عن ابن عمر قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم فکان یؤخر الظہر ویعجل العصر فیجمع بینہما ویؤخر المغرب ویعجل
العشاء فیجمع بینہما وهذا هو الجمع الصوری یعنے ظہر ومغرب کا جب وقت ہو چکنے کو ہوتا
تو عصر وعشا مین جلدی کی اطمینان سے منزل پر پہنچکر دونون پڑھ لیتے تھے یہان جمع
صوری انکی تعجیل ہی سے ممکن تو حدیث اسی طرف ناظر بالجملہ شک نہین کہ یہ روایت
بھی انھین احادیث مجملۃ الکیفیۃ سے ہے جسے ملاجی نے خواہی نخواہی جمع حقیقی مین نص
مفسر نا قابل تاویل مان لیا الحمد للہ اس تحریر کے بعد مرقاۃ شرح مشکوۃ کے مطالعہ نے
ظاہر کیا کہ مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری نے حدیث کی یہی تفسیر کی جو فقیر نے تقریر کی
فرماتے ہین (جمع بین الظہر والعصر) ای فی المنزل بان اخر الظہر الی اخر وقتہ
وعجل العصر فی اول وقتہ پھر فرمایا (جمع بین المغرب والعشاء) ای فی المنزل
کما سبق **حدیث دوم** اور تمنے کیا جانا کیا حدیث دوم وہ حدیث جسے جمع صلاتین
سے اصلا علاقہ نہین جسمین اثبات جمع کا نام نہین نشان نہین بو نہین گمان نہین خود
قائلین جمع نے بھی اسے مناظرہ مین پیش نہ کیا ہاں لیکن بعض علمائے شافعیہ نے شرح حدیث
مین استطرادا جسطرح شراح بعض فوائد زوائد حدیث سے استنباط کر جاتے ہین لکھدیا
کہ اسمین جمع سفر پر دلیل ہے ملاجی چار طرف ٹٹول مین تھے ہی تقلید جامد شافعیہ کی
لاٹھی پکڑے آنکھین بند کیے پہنچے فیہ دلیل پر ہاتھ پڑا الحکم للکل ساقطۃ
لاقطۃ جھٹ خوش خوش اٹھا لائے اور معرکہ مناظرہ مین جما دی وہ کیا یعنی حدیث
صحیحین عن ابی جحیفۃ رضی اللہ تعالی عنہ خرج علینا النبی صلی اللہ تعالی

علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ فصلی لنا الظہر والعصر ولفظ البخاری خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بالہاجرۃ فصلی بالبطحاء الظہر رکعتین والعصر رکعتین سچ تو یہ ملاجی کی داد نہ فریاد اب کون کہہ سکتا ہو کہ حضرت اسے جمع حقیقی کی دلیل نہ صرف دلیل بلکہ صاف صریح ناصالح تاویل بتا ناکن کھلی آنکھون کا کام ہے سبحن اللہ حدیث کا مفاد صرف اتنا کہ حضور والا صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے دوپہر کو یا ظہر کے اول وقت یا عصر سے پہلے خیمہ اقدس سے برآمد ہو کر وضو کیا اور ظہر وعصر دونون اُسی موضع بطحا مین ادا فرمائین اسمین تو مطلق جمع بھی نہ نکلی کہ جمع حقیقی مین نص ہو ملاجی تو آپ جانین ایک ہوشیار ہین خود سمجھے کہ حدیث مطلب سے محض معزل ہے لہذا نہ مندمل زخم بھرنے کو بشرم عوام کچھ عربی بولے اور یون اپنی نحو دانی کے پردے کھولے کہ ہاجرہ خروج و وضو وصلاۃ سبکی ظرف ہو اور فا ترتیب نے مہلت کے یے تو بمقتضائے فا معنے یہ ہوئے کہ یہ سب کام ہاجرہ ہی مین ہوئے ظاہر یہی ہے تو اس سے عدول بے مانع قطعی نارو اعلاوہ برین عصر ظہر پر معطوف ور صلے تو نا اُسے بے مہلت مربوط تو معطوف معمول کو جدا کر لینا کیونکر جائز اھ ملخصا مہذبا مترجما اسپر بہت وجوہ سے رد ہین مثلا **اول** فا کو ترتیب ذکری کافی مسلم الثبوت مین ہے الفاء للترتیب علی سبیل التعقیب ولو فی الذکر **ثانی** عدم مہلت ہر جگہ اُسکے لائق ہوتی ہے کما فی فی انخ الدحموات تزوج فولد لہ مین کون کہیگا کہ نکاح کرتے ہی اُسی آن مین بچہ پیدا ہوا تو جیسے وہان تقریبا ایک سال کا فاصلہ منافی مقتضائے فا نہین ظہر وعصر مین دو ساعت کا فاصلہ کیون منافی ہوگا **ثالث** ہاجرہ ظرف خروج

ہی ممکن کہ خروج آخر ہاجرہ مین ہو کہ وضو و نماز ظہر تک تمام ہو جائے اور نماز عصر بلا
مہلت اُسکے بعد ہو ہاجرہ کچھ دوپہر ہی کو نہین کہتے زوال سے عصر تک ہمارے
وقت ظہر کو بھی شامل ہے کما فی القاموس تو مخالفت ظاہر کا ادعا بھی محض باطل رابع
حدیث مروی بالمعنے ہی اور شاہ ولی اللہ صاحب نے تصریح کی کہ ایسی حدیث کے
نا ودواو وغیرہا سے استدلال صحیح نہین کما فی الحجۃ البالغۃ یہ تلخیص تہذیب
اجوبہ ہے وقد ترکنا مثلها فی العدد **وانا اقول** و بحول اللہ اصول
خامس ہاجرہ کو ظرف افعال ثلثہ کہنا محض ادعائے بیدلیل ہے فا تعقیب چاہتی ہی
اتحاد زمانہ نہین چاہتی نہین بلکہ تعدد واجب کرتی ہے کہ تعقیب بے تعدد معقول
نہین **سادس** ظرفیت ثلثہ فا سے ثابت یا خارج سے اول بداہۃً باطل کما علمت بتقریب
ثانی حدیث فالفو محض ہے کہ عصر فے الہاجرہ اُسی فقرہ سے ثابت پھر با وصف لغو
اُسکی طرف اسناد کہ بمقتضائے فا یہ معنے ہوئے اور عجیب تر **سابع** ذرا صفت
حجۃ الوداع مین حدیث طویل سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما صحیح
مسلم وغیرہ مین ملاحظہ ہو فرماتے ہین فلما کان یوم الترویۃ توجھوا الی منی فاھلوا
بالحج ورکب رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی بھا الظہر والعصر والمغرب
والعشاء والفجر جب آٹھوین ذی الحجہ کی ہوئی صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم حج کا
احرام باندھ کر منے کو چلے اور حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سوار ہوئے تو
منے مین ظہر و عصر و مغرب و عشا و فجر پانچون نمازین پڑھین ملاجی وہی فا ہے
وہی ترتیب وہی عطف وہی ترکیب اب یہان کہدینا کہ سوار ہوتے ہی معًا
منے مہلت پانچون نمازین ایک وقت مین پڑھ لین جو معنے صلی الظہر والعصر

الخ کے یہان ہین وہی وہان اور یہ قطعاً محاورۂ عامہ شائعہ سائغہ ہے کہ اصلاً مفید
وصل صلوات نہین ہوتا و من ادعی فعلیہ البیان **ثامن** کلام متنافض
ہو کہ اول کلام مین حکم وصل سے عصر کا فصل خلاف ظاہر مانا یہ دلیل صحت ہے آخر
مین کیونکر جائز کہا یہ دلیل فساد **تاسع** تاویل کے لیے قطعیتِ مانع ضروری جاننا
عجب جہل ہے کیا اگر کسی حدیث کے ظاہر سے ایک معنے متبادر ہون اور دوسری
حدیث صحیح اسکے خلاف مین صریح تو حدیث اول کو اسکے خلاف ہی پر حمل واجب
ہی کہ نے مانع قطعی ظاہر سے عدول کیونکر ہو نقل کرلانا سہل ہے محل و مقام و مقصد
کلام کا سمجھنا النصیب اعدا **عاشر** آپ جو اپنی نصرت خیالات کو احادیث صحیحہ مین
جابجا تاویلات رکیکہ باردہ کرتے ہین اُن کے جواز کا فتوے کہان سے پایا مجتہدات
مین قاطع کہان مثلاً مسئلہ وقت ظہر یک مثل کے بنانے کو جو حدیث صحیح صریح صحیح
بخاری حتی ساوی الظل التلول کے معنے بگاڑے جن کا ذکر انشاءاللہ
تعالے عنقریب آتا ہے اسکا عذر کیا معقول ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی
ہے کہ احادیث صحیحہ جنسے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر کا نہین رہتا
ثابت ہین پس جمعاً بین الادلہ یہ تاویلین حقہ گئیگین اب خدا جانے بے قطعیت
مانع یہ تاویلین حقہ کیونکر ہوئین مخالفتِ ظاہر کے باعث سلفہ کیون نہ ہوگئین **حادی**
عشر طرفہ نزاکت صدر کلام مین یہ بیڑا اٹھاکر چلے کہ وہ حدیثین جنمین تاویل مخالف
کو دخل نہین ذکر کرتے ہین اور یہان ایسے گرے کہ صرف ظاہر سے سند لائے
تاویل خود ہی مان گئے **ثانی عشر** آپکی فضولیات کی گنتی کہانتک اصل مقصود کی بدہجان
لیجیے صحیحین مین حدیث مذکور کے یہ لفظ تو دیکھے جنمین فا سے یہ فی نکالی مگر یہی حدیث

انھین صحیحین مین متعدد وطرق سے بلفظ ثم آئی جو آپکی تعقیب نے مہلت کو تعاقب سے دم لینے کی مہلت نہین دیتی صحیح بخاری شریف باب صفۃ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطریق شعبۃ عن الحکم قال سمعت ابا جحیفۃ قال خرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالہاجرۃ الی البطحاء فتوضأ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین نیز باب مذکور بطریق مالک بن مغول عن عون عن ابیہ وفیہ خرج بلال فنادی بالصلاۃ ثم دخل فاخرج فضل وضوء رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فوقع الناس علیہ یاخذون منہ ثم دخل فاخرج العنزۃ وخرج رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کانی انظر الی وبیص ساقیہ فرکز العنزۃ ثم صلی الظہر رکعتین والعصر رکعتین چلو کہان کوان دونے تو آپکی تعقیب ہی بگاڑی ہے تیسرا اور نہ لیے جاؤ جو خود ظہر وعصر مین فاصلہ کر دکھائے صحیح مسلم شریف بطریق سفین ثنا عون بن ابی جحیفۃ عن ابیہ وفیہ فخرج النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فتوضأ واذن بلال ثم رکزت العنزۃ فتقدم فصلی الظہر رکعتین ثم صلی العصر رکعتین ثم لم یزل یصلی رکعتین حتی رجع الی المدینۃ ملاجی آپ مزاج کا حال بتائیے۔

ع حفظت شیئا وغابت عنک اشیاء ۔ الحمد للہ اس فصل کی بھی اصل کلام نے وصل ختام بروجہ احسن پایا اب حسب فصل اول چند افاضات لیجیے افاضۂ اولے ہمارے اجلۂ ائمہ حنفیہ مالکیہ شافعیہ اور ملاجی کے امام ظاہریہ سب بالاتفاق اپنی کتب مین نقل کر رہے ہین کہ امام اجل ابوداؤد صاحب سنن نے فرمایا لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم جمع تقدیم مین کوئی حدیث ثابت نہین امام

زیلعی فرماتے ہین قال ابو داود ولیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
امام بدر محمود عینی حنفی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین قلت حکے
عن ابی داود انہ انکر ھذا الحدیث وحکے عنہ ایضا انہ قال لیس فی
تقدیم الوقت حدیث قائم اسیطرح علامہ سید میرک شاہ حنفی نے نقل
فرمایا مولانا علی قاری مکی مرقاۃ شرح مشکوۃ مین فرماتے ہین حکی عن ابی داود
انہ قال لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم نقلہ میرک فہذا شہادۃ
بضعف الحدیث وعدم قیام الحجۃ للشافعیۃ امام احمد قسطلانی ارشاد الساری
شرح صحیح البخاری مین فرماتے ہین قد قال ابو داود ولیس فی تقدیم
الوقت حدیث قائم بعینہ اسیطرح علامہ زرقانی مالکی نے شرح موطا
امام مالک ونیز شرح مواہب لدنیہ ومنح محمدیہ مین فرمایا شوکانی غیر مقلد کی
نیل الاوطار مین ہے قال ابو داود وھذا حدیث منکر ولیس فی
جمع التقدیم حدیث قائم بھلا ابو داود سا امام جلیل الشان یہ تصریح فرما گیا جسے
علماے مابعد ہے کہ قائلان جمع بھی بلا نکیر وانکار نقل فرماتے آئے آج تک کوئی اسکا
پتا دیسکا اب ملاجی چاہین کہ مین حدیث صحیحین سے ثابت کردون یہ کیونکر بنی مگر
قیامت لطیفہ ولربا کھسیانی ادا یہ ہے کہ جھنجھلائی نظرون سے جلکر فرمایا

کچھ غیرت آوے تو نشان دہی کرین کہ ابو داود نے کونسی کتاب مین یہ قول کہا ہے
یعنے نقول ثقات عدول محض مردود ونامقبول جب تک قائل خود اپنی کتاب
مین تصریح نہ کرے اُس سے کوئی نقل معتبر نہ ہوگی **اقول** ملاجی ان جھنجھلاہٹون
مین حق بجانب تمھارے ہے تم دلی کی ٹھنڈی سڑک پر ہوا کھلانے کے قابل تھے

یہ حنفی لوگ عبث تمھین چھیڑ کر بوکھلائے دیتے ہین بھلا اولاً اتنا تو ارشاد ہو کہ بہت
ائمہ جرح و تعدیل و تصحیح و تضعیف وغیرہم ایسے گزرے جنکی کوئی کتاب تصنیف
نہین اُنسے نقل معتبر ہونے کا کیا ذریعہ ہوگا **ثانیاً** آپ جو اپنی مبلغ علم تقریب کے
بھروسے رواۃ مین کسیکو ثقہ کسیکو ضعیف کسیکو چنین کسیکو چنان کہہ رہے ہین ظاہر
ہے کہ مصنف تقریب نے اُنمین کسیکا زمانہ تک نپایا صدہا سال بعد پیدا ہوئے
اُنھین دیکھنا اور اپنی نگاہ سے پرکھنا تو قطعاً نہین اسیطرح ہر غیر ناظر ہین یہی کلام
ہوگا اب رہی دیکھنے والون سے نقل سو مواضع عدیدہ کے ثبوت تو دیجیے کہ ناظرین
مبصرین نے اپنی کس کتاب مین اُن کی نسبت یہ تصریحین کی ہین **ثالثاً** آپکی
اسی کتاب مین اور بیسیون نقول سلف سے ایسی نکلینگی کہ آپ حکایات متاخرین کے
اعتقاد پر نقل کر لائے اور اُنسے احتجاج کیا کچھ غیرت رکھاتے ہو تو نشاندہی کرو کہ
وہ باتین منقول عنہم نے کس کتاب مین لکھی ہین مگر یہ کہیے کہ یجوز للوھابی ما لا
یجوز لغیرہ **افاضۂ ثانیہ** رہی اسباب مین حدیث ابن عباس رضی
اللہ تعالےٰ عنہما مروی احمد و شافعی و عبد الرزاق و بیہقی و ھذا حدیث احمد
اذ یقول حدثنا عبد الرزاق اخبرنا ابن جریج اخبرنی حسین بن
عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن عکرمۃ و کریب عن ابن عباس رضی اللہ
تعالی عنہما قال الا اخبرکم عن صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم فی السفر قلنا بلی قال کان اذا زاغت الشمس فی منزلہ جمع بین الظہر
والعصر قبل ان یرکب و اذا لم تزغ لہ فی منزلہ سار حتی اذا کانت العصر
نزل فجمع بین الظہر والعصر و اشار الیہ ابو داؤد تعلیقا فقال رواہ ھشا

بن عروۃ عن حسین بن عبد اللہ عن کریب عن ابن عباس عن النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم ولم یذکر لفظہ خوف فالآن جمع اسکا ضعف تسلیم کر گئے شاید
اسیلیے کچھ سوچ سمجھ کر ملاجی بھی اُسکا ذکر زبان پر نہ لائے لہذا اُسمین زیادہ کلام
کی ہمین حاجت نہین تاہم اتنا معلوم رہے کہ اُسکے راوی حسین مذکور ائمہ شان کے نزدیک
ضعیف ہین یحیی نے فرمایا ضعیف ابوحاتم رازی نے فرمایا ضعیف یکتب حدیثہ ولا یحتج بہ ابوزرعہ
وغیرہ نے کہا لیس بقوی جوزجانی نے کہا لا یشتغل بہ ابن حبان نے کہا یقلب
الاسانید ویرفع المراسیل محمد بن سعد نے کہا کان کثیر الحدیث ولم
ارھم یحتجون بحدیثہ یہانتک کہ نسائی نے فرمایا متروک الحدیث
امام بخاری نے فرمایا علی بن مدینی نے کہا ترکت حدیثہ لاجرم حافظ نے تقریب
مین کہا ضعیف اس حدیث کی تضعیف شرح بخاری قسطلانی شافعی وشرح
موطا زرقانی مالکی وشرح منتقی شوکانی ظاہری مین دیکھیے ارشاد مین فتح الباری سے
ہے لکن لہ شاہد من طریق حماد عن ایوب عن ابی قلابۃ عن ابن عباس
لا اعلمہ الا مرفوعا انہ کان اذا نزل منزلا فی السفر فاعجبہ اقام فیہ
حتی یجمع بین الظہر والعصر ثم یرتحل فاذا لم یتہیأ لہ المنزل مد فی السیر فسار حتی
ینزل فیجمع بین الظہر والعصر اخرجہ البیہقی ورجالہ ثقات الا انہ مشکوک
فی رفعہ والمحفوظ انہ موقوف وقد اخرجہ من وجہ آخر مجزوما بوقفہ
علی ابن عباس ولفظہ اذا کنتم سائرین فذکر نحوہ شرح موطا مین اسے
ذکر کرکے فرمایا وقد قال ابو داود لیس فی تقدیم الوقت حدیث قائم
اقول وہ ضعیف اور اُسکا یہ شاہد موقوف اگر بالفرض صحیح و مرفوع بھی ہو تو

کیا کام دیتی کہ اُن کا حاصل تو یہ کہ جو منزل حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو
پسند آتی اور دوپہر وہین ہو جاتا تو ظہر وعصر دونون سے فارغ ہو کر سوار ہوتے
اسمین عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان نکلا بعینہ اسی بیان سے شاہد کا سا
حتی ینزل فیجمع جمع حقیقی پر اصلا شاہد نہین اور کانت العصر کا جواب بعونہ تعالی
بیانات آئندہ سے لیجیے وباللہ التوفیق اگر کہیے روایت شافعی یون ہے اخبرنی
ابن ابی یحیی عن حسین بن عبد اللہ بن عبید اللہ بن عباس عن کریب عن
ابن عباس رضی اللہ عنہما فذکر الحدیث وفیہ جمع بین الظہر والعصر
فی الزوال **اقول** اسکی سند مین ابن ابی یحیی رافضی قدری معتزلی جہمی متروک واقع
ہوا امام اجل یحیی بن سعید قطان وامام اجل یحیی بن معین وامام اجل علی بن مدینی وامام
یزید بن ہارون وامام ابوداود وغیرہم اکابر نے فرمایا کذاب تھا امام احمد نے فرمایا ساری
بلائین اسمین تھین امام مالک نے فرمایا نہ وہ حدیث مین ثقہ ہے نہ دین مین امام بخاری
وغیرہ نے فرمایا ائمہ محدثین کے نزدیک متروک ہے میزان الاعتدال مین ہے ابراہیم
بن ابی یحیی احد العلماء الضعفاء قال یحیی بن سعید سألت مالکا
عنہ اکان ثقۃ فی الحدیث قال لا ولا فی دینہ وقال یحیی بن معین سمعت
القطان یقول ابراہیم بن ابی یحیی کذاب وروی ابو طالب عن احمد
بن حنبل قال ترکوا حدیثہ قدری معتزلی یروی احادیث لیس لہا
اصل وقال البخاری ترکہ ابن المبارک والناس وروی عبد اللہ
بن احمد عن ابیہ قال قدری جہمی کل بلاء فیہ ترک الناس حدیثہ وروی
عباس عن ابن معین کذاب رافضی وقال محمد بن عثمن بن ابی شیبۃ سمعت

عليا يقول ابراهيم بن ابی يحيی كذاب وقال النسائی والدارقطنی وغيرهما
متروک اه اسی مین ہے قال ابن حبان كان يكذب فی الحديث اسی مین ہے قال ابو محمد
الدارمی سمعت يزيد بن هارون يكذب بابراهيم بن ابی يحيی تہذيب التهذيب
مین ہے عن الزهری وصالح مولی التوأمة وعنه الشافعی وآخرون وقال عبد الله
بن احمد عن ابيه كان قدريا معتزليا جهميا كل بلاء فيه قال ابو طالب
عن احمد بن حنبل ترک الناس حديثه وكان يأخذ احاديث الناس فيضعها
فی كتبه وقال يحيی القطان كذاب وقال احمد بن سعيد بن ابی مريم قلت ليحيی بن معين
فابن ابی يحيی قال كذاب تذكرة الحفاظ مین ہے قال ابن معين وابو داود رافضی كذاب
لاجرم تقريب مین ہے متروک اه الكل باختصار یہان تک کہ ابو عمر بن عبد البر
نے کہا اُسکے ضعف پر اجماع ہے كما نقله فی الميزان فی ترجمة عبد الكريم
بن ابی المخارق والله تعالی اعلم **افاضۂ ثالثہ** یوہین حدیث دارقطنی
حدثنا احمد بن محمد بن سعيد ثنا المنذر بن محمد ثنا ابی ثنا ابی ثنا محمد بن الحسين
بن علی بن الحسين ثنی ابی عن ابيه عن جده عن علی رضی الله تعالی عنه قال كان النبی
صلی الله تعالی عليه وسلم اذا ارتحل حين تزول الشمس جمع بين الظهر والعصر واذا جد
به السير اخر الظهر وعجل العصر ثم جمع بينهما اسمین سوا عترت طاہرہ کے
کوئی راوی ثقہ معروف نہین عمدۃ القاری مین فرمایا لا يصح اسناده شيخ الدارقطنی
هو ابو العباس بن عقدة احد الحفاظ لكنه شيعی (قلت بل نص فی موضع
آخر من الميزان فيه وفی ابن خراش ان فيهما رفضا وبدعة اه) وقد تكلم فيه
الدارقطنی وحمزة السهمی وغيرهما وشيخه المنذر بن محمد بن المنذر ليس بالقوی

۲ ایضا قالہ الدارقطنی ایضا وابو وجدنا یحتاج الی معرفتہما **اقول** وہ صحیح ہی سہی تو انصافاً صاف صاف ہمارے مفید و موافق ہے اُسکا صریح مفاد یہ کہ سورج ڈھلنے ہی کوچ ہوتا تو ظہر بن جمع فرماتے پُر ظاہر کہ زوال ہوتے ہی کوچ اور جمع تقدیم کا جمع محال کیا پیش از زوال ظہر وعصر پڑھ لیتے لاجرم وہی جمع مراد جسکا صاف بیان خود آگے موجود کہ ظہر بدیر اور عصر جلد پڑھتے یہی جمع صوری ہے کما لا یخفی **افاضۂ رابعہ** حدیث انس رضی اللہ تعالے عنہ کہ انشاء اللہ العزیز جمع تاخیر مین آتی ہے انہمین معروف ومحفوظ ومروی جماہیر ائمۂ ثقات وعدول مذکور صحیح بخاری وصحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی ومصنف طحاوی وغیرہا عامۂ دواوین اسلام صرف اسقدر ہے کہ حضور پر نور صلوات اللہ تعالے وسلامہ علیہ اگر دوپہر ڈھلنے سے پہلے کوچ فرماتے ظہر مین عصر تک تاخیر کرکے ساتھ ساتھ پڑھتے اور اگر منزل ہی پر وقت ظہر آجاتا صلے الظہر ثم رکب ظہر پڑھکر سوار ہوجاتے جس سے بحکم مقابلہ وسکوت فی معرض البیان صاف ظاہر کہ تنہا ظہر پڑھتے عصر اُسکے ساتھ نہ ملاتے ولہذا نافیان جمع تقدیم نے اُس سے تمسک کیا کما فی عمدۃ القاری وارشاد الساری وغیرہما مگر بعض روایات غریبہ مین آیا کہ ظہر وعصر دونون پڑھکر سوار ہوتے حاکم نے اربعین مین بطریق ابی العباس محمد بن یعقوب عن محمد بن اسحٰق الصاغانی عن حسان بن عبد اللہ عن المفضل بن فضالۃ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس رضی اللہ تعالی عنہ روایت کی فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر والعصر ثم رکب جعفر فریابی نے تبفرد اسحٰق بن راہویہ سے روایت کی عن

شبابۃ بن سوار عن اللیث عن عقیل عن الزہری عن انس رضی اللہ تعالی
عنہ قال کان النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس
صلی الظہر والعصر جمیعا ثم ارتحل اوسط طبرانی میں ہے حدثنا محمد
بن ابرہیم بن نصر بن سندہ الاصبہانی ثنا ہارون بن عبد اللہ الجمال
ثنا یعقوب بن محمد الزہری ثنا محمد بن سعدان ثنا ابن عجلان عن عبد اللہ
بن الفضل عن انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کان اذا کان فی سفر فزاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر
والعصر جمیعا روایت اسحق پر امام ابوداود نے انکار کیا اسمعیلی نے اُسے معلول بتایا
کما فی العمدۃ وغیرہا اقول الامام اسحق رضی اللہ تعالی عنہ لا کلام فی جلالۃ
قدرہ وعظمۃ فخرہ لکن نص الامام ابی داود انہ کان تغیر قبل موتہ
باشہر قال وسمعت منہ فی تلک الایام فرمیت بہ کما فی التہذیب
وذکر الحافظ المزی حدیثہ الذی زاد فیہ علی اصحاب سفین فقال
قیل ان اسحق اختلط فی اخر عمرہ کما فی المیزان ولا شک انہ رحمہ اللہ تعالی
کان کثیر التحدیث عن ظہر قلبہ املی المسند کلہ من حفظہ کما فی
التہذیب قال احمد بن اسحق الضبعی سمعت ابرہیم بن ابی طالب یقول
فذکرہ فلا غرو ان یعتریہ خطؤ فی حدیث او حدیثین ومن المعصوم عن
مثل ذلک فی سعۃ ما روی وکثرتہ لاجرم امام ذہبی شافعی نے اس حدیث کو منکر کہا
اور امام اسحق کی لغزش حفظ واشتباہ سے گنا حیث قال وکذا احادیث رواہا
جعفر الفریابی ثنا اسحق بن راہویہ ثنا شبابۃ عن اللیث عن عقیل

عن ابن شهاب عن انس رضی الله تعالی عنه کان رسول الله صلی الله تعالی علیه
وسلم اذا کان فی سفر فزالت الشمس صلی الظهر والعصر ثم ارتحل فهذا علی نکارته
منکر فقد رواه مسلم عن الناقد عن شبابة (وذکر لفظه) تابعه الزعفرانی
عن شبابة واخرجه مسلم من حدیث عقیل عن ابن شهاب عن انس (وذکر
لفظه ای ولیس فی شیء منها والعصر قال) ولا ریب ان اسحق کان یحدث
الناس من حفظه فلعله اشتبه علیه اسکے بعد ہمین شبابہ بن سوار مین کلام کی
حاجت نہین کہ وہ اگرچہ رجال جماعہ وموثقین ابن معین وسعد وابی شیبہ سے
ہے مگر مبتدع مکلب تھا امام احمد نے اُسے ترک کیا امام ابوحاتم رازی نے درجہ
حجیت سے ساقط بنایا تہذیب التہذیب امام ابن حجر عسقلانی مین ہے شبابة
بن سوار الفزاری قال احمد بن حنبل ترکته لم اکتب عنه للارجاء قیل
له یا ابا عبد الله وابو معویة قال شبابة کان داعیة وقال زکریا الساجی
صدوق یدعو الی الارجاء کان احمد یحمل علیه اُسی مین ہے قال ابو حاتم
صدوق یکتب حدیثه ولا یحتج به اُسی مین ہے قال ابو بکر الاثرم عن احمد
بن حنبل کان یدعو الی الارجاء وحکی عنه قول اخبث من هذه الاقاویل
قال اذا قال فقد عمل بجارحته وهذا قول خبیث ما سمعت احدا یقول به
اُسی مین ہو قال ابو بکر محمد بن ابی الثلج حدثنی ابو علی بن سختی المدائنی
حدثنی رجل معروف من اهل المدائن قال رأیت فی المنام رجلا نظیفا الثوب
حسن الهیأة فقال لی من این انت قلت من اهل المدائن قال انا من اهل الجانب
الذی فیه شبابة قلت نعم قال فانی ادعو الله فامّن علی دعائی اللهم ان کان

شبابۃ بعض اھل نبیلۃ فاضربہ الساعۃ بفالج قال فانتبھت وجئت الی المدائن وقت الظھر واذا الناس فی ھرج فقلت ما للناس فقالوا افلج شبابۃ فی السحر ومات الساعۃ روایت حاکم وطبرانی کو خود ملاجی بھی ضعیف مان چکے فرماتے ہین مولف نے دلائل مین وہ حدیثین بیان کی ہین جنکی طرف ہمکو کچھ التفات نہین یعنی ایک روایت ابوداود جسکے راوی مین ضعف تھا ایک روایت معجم اوسط طبرانی ایک روایت اربعین حاکم نقل کرکے اُنپر طعن کردیا اور جو روایتین صحیحہ متداول تھین نقل کرکے اُن کا جواب نہین دیا یہ کیا دینداری ہے اور کیا مردانگی کہ بخاری وسلم چھوڑ کر اربعین حاکم اور اوسط طبرانی کو جا پکڑا اور اُن سے دور وایتین ضعیف نقل کرکے انکا جواب دیا لہذا ہمین اُن کے باب مین تفصیل کلام کی حاجت نہین ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری۔ خیر یہ تو ملاجی سے خدا جانے کس مجبوری نے کھلوا چھوڑا مگر ستم **لطیفہ** اس مافات کی تلافی یہ ہے کہ جب یہ روایتین ناقابل احتجاج نکل گئین خود روایت صحیحین مین لفظ والعصر بڑھا دیا فرماتے ہین روایت کی بخاری اور مسلم نے انس سے (الی قولہ) فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظھر والعصر ثم رکب **اقول** ملاجی حنفیہ کی مردی تو بحمد اللہ آپ نے دیکھ لی ورلعونہ تعالی اور دیکھیے گا یہان تک کہ آپکی سب ہوسون کی تسکین ہوجائے مگر دینداری و مردانگی اسکا نام ہوگا کہ مشہور و متداول کتب مین تحریف کیجیے مردانہ پن کا دعوے ہے تو صحیحین مین اس عبارت کا نشان دیجیے ایک زمانہ مین آپکو خبط کفری جاگا تھا کہ زمین کے طبقات زیرین مین حضور پر نور منزہ عن المثل والنظیر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے معاذ اللہ چھ مثل موجود ہین یہ بخاری مسلم

شاید انھین طبقات کی ہوگی **ثم اقول** وباللہ التوفیق یہ سب کلام بالائی تھا
فرض کر لیجے کہ یہ روایت صحیح بلکہ خود صحیحین مین موجود ہی پھر تمھین کیا نفع اور ہمین
کیا ضرر اُسکا تو اتنا حاصل کہ سورج منزل ہی مین ڈھل جاتا تو ظہر وعصر دونون سے
فارغ ہوکر سوار ہوتے اس سے عصر کا پیش از وقت پڑھ لینا کہان سے
نکلا **اولا** واو مطلق جمع کے لیے ہے نہ معیت وتعقیب کیواسطے جمیعا بھی اسی مطلق
جمع کی تاکید کرتا ہی جو مفاد واو ہے اُسکا منطوق صریح اجتماع فی الحکم ہو نہ[له] خواہی
نخواہی اجتماع فی الوقت آیۂ کریمہ وتوبوا الی اللہ جمیعا ایہ المؤمنون
لعلکم تفلحون ۝ مین یہ ارشاد فرمایا کہ سب مسلمان توبہ کرین حکم توبہ سب کو شامل
ہوا یہ فرض کیا کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک وقت ایک ساتھ ملکر معا توبہ کرین
ثانیا اجتماع فی الوقت کہ بذریعۂ فردیتِ اجتماع فی الحکم مفاد ہو یا خود اُسکے
لیے بھی وضع مانو اُسوقت سے وقت نماز مراد نہین ہوسکتا کہ وضع الفاظ تعیین
اوقات نماز سے مقدم ہے لفظ جمیعا اپنے معنی لغوی پر اہل جاہلیت بھی بولتے
تھے جنھین نماز سے خبر تھی نہ اُسکے وقت سے تو لاجرم اس تقدیر پر اُسکا مفاد
اتحاد زمانۂ وقوع ومقارنت فی الصدور ہوگا وہ دو نماز فرض مین ناممکن اور
اتصال بروجہ تعقیب اس معنے جمیعا کا فرد نہین بلکہ صریح مباین لاجرم پھر اُسی
معنے واضح وروشن واقل متیقن یعنے اجتماع فی الحکم کیطرف رجوع لازم کہ
تاصحت حقیقت مجاز کیطرف مصیر نا مجاز خصوصا مستدل کو **ثالثا** تعقیب ہی
سہی پھر جمع صوری کی نفی کہان سے ہوئی جب کہ جمیعا یون بھی صادق اور ادعائے
تقدیم باطل وزاہق ھکذا ینبغی التحقیق واللہ ولی التوفیق بحمد اللہ آفتاب کی

له یعنی ... فریقین پر ... کریمہ ... جمیعا ... فی اللفظ ... فی المعنی ... [illegible]

طرح روشن ہوا کہ جمع تقدیم پر اصلا کوئی دلیل نہین کسی حدیث صحیح مین اُسکی بو بھی نہین ملاجی کا قطعی ومفسر کہدینا خدا جانے کس نشہ کی ترنگ تھی سبحٰن اللہ کیا ایسی ہی ہوسونپر توقیت منصوص قرآن ونصوص وپیش از وقت نماز کے بطلان پر اجماع امت ترک کر دیے جائینگے اور خدا ورسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے باندھے ہوئے اوقات اولٹ پلٹ ہوسکینگے یہ اچھا عمل بالحدیث ہو کہ اپنی خیال بندیونپر رگ دعوے بلند اور قرآن عظیم وحدیث واجماع سب سے آنکھیں بند ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم وصلے اللہ تعالےٰ علی سید المرسلین سیدنا ومولٰنا محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

فصل سوم تضعیف دلائل جمع صوری

الحمد للہ جمع تقدیم کے جواب سے فراغ تام ملا اب جمع تاخیر کیطرف چلیے ملاجی بہزار کاوش وکاہش یہان بھی وہی حدیثین چھانٹ پاتے جن کے الفاظ متعددہ کے ذکر سے شاید عوام کو یہ وہم دلانا ہو کہ اتنی حدیثین ہین یہ دو حدیثین وہی احادیث ابن عمر وانس رضی اللہ تعالےٰ عنہم مذکورۂ صدر فصل اول وافاضۂ ثالثہ ہین جن کے بعض طرق والفاظ حدیث اول جمع صوری وحدیث اول ودوم احادیث مجملہ مین گزرے ان کے بعض الفاظ بعض طرق کو ملاجی جمع حقیقی مین نص صریح سمجھکر لاتے اور بزعم خود بہت چپک چپک کر دعوے فرمائے ادھر کے متکلمین نے اکثر افادات علمائے سابقین اور بعض اپنے سوانح جدیدہ سے اُن کے جوابون مین کلام طویل کیے فقیر غفرلہ المولی القدیر کا یہ مختصر جواب نقل اقاویل وجمع اقال وقیل کے لیے نہین لہذا بعونہ تعالےٰ وہ افاضات تازہ سنیے کہ فیض مولاسے اجل سے قلب عبد اذل

پر فائض ہوئے اہل نظر اگر مقابلہ کرین جلیل وعظیم فرق پر خود ہی مطلع ہونگے واللہ یختص برحمتہ من یشاء واللہ ذو الفضل العظیم **فاقول و الحمد للہ** اصول **حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما** کے چالیس سے زیادہ طرق اسوقت پیش نظر فقیر ہین اُن مین نصف سے زائد تو محض مجمل جنمین سے اٹھارہ کیطرف ہمنے احادیث مجملہ مین اشارہ کیا ہے نصف سے کم اُنمین اکثر صاف صاف جمع صوری کی تصریح کر رہے ہین جنمین سے چودہ ۱۴ روایاتِ بخاری وابو داؤد ونسائی وغیرہم سے اوپر مذکور ہوئے ہان بعض مین ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا بعد غروب شفق جمع کرنا مذکور اُنمین بھی بعض محض موقوف مثل روایت موطائے امام محمد **اخبرنا مالک عن نافع ان ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما حین جمع بین المغرب والعشاء سفرا حتی غاب الشفق** اور بعض مین رفع ہے تو بالفاظ اجمال یعنے حضور والا صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے نصرتیکا اسیقدر منقول کہ جمع فرمائی قدر مرفوع مین غیبت شفق پر تنصیص نہین مثل روایت بخاری **حدثنا سعید بن ابی مریم اخبرنا محمد بن جعفر قال اخبرنی زید ھو ابن اسلم عن ابیہ قال کنت مع عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بطریق مکۃ فبلغہ عن صفیۃ بنت ابی عبید شدۃ وجع فاسرع السیر حتی اذا کان بعد غروب الشفق ثم نزل فصلی المغرب والعتمۃ یجمع بینھما فقال انی رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر اخر المغرب وجمع بینھما** ورواہ مسلم **حدثنا محمد بن مثنی نا یحیی عن عبید اللہ**

عن نافع ان ابن عمر كان اذا جد به السير جمع بين المغرب والعشاء بعد ان
يغيب الشفق ويقول ان رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا جد به
السير جمع بين المغرب والعشاء ورواه الطحاوى فقال حدثنا
ابن ابى داود ثنا مسدد ثنا يحيى به سندا و متنا وروايت ابى داود
حدثنا سليمن بن داود العتكى نا حماد نا ايوب عن نافع ان ابن عمر
استصرخ على صفية وهو بمكة فسار حتى غربت الشمس و بدت النجوم فقال ان
النبى صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا عجل به امر فى سفر جمع بين هاتين
الصلوتين فسار حتى غاب الشمس فنزل فجمع بينهما ضمير سار ابن عمر رضى الله تعالى عنهما
كيطرف ہے بدليل روايت طحاوى حدثنا ابن مرزوق ثنا عارم بن الفضل
ثنا حماد بن زيد عن ايوب عن نافع ان ابن عمر رضى الله تعالى عنهما استصرخ
على صفية بنت ابى عبيد وهو بمكة فاقبل الى المدينة فسار حتى غربت الشمس و
بدت النجوم وكان رجل يصحبه يقول الصلوة الصلوة وقال له سالم الصلوة فقال ان
رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم كان اذا عجل به السير فى سفر جمع بين هاتين الصلوتين
وانى اريد ان اجمع بينهما فسار حتى غاب الشفق ثم نزل فجمع بينهما ولهذا امام اجل
ابوجعفر اس حديث كو روايت كركے فرماتے ہين انما اخبر بذلك عن فعل ابن عمر
رضى الله تعالى عنهما وذكر عن النبى صلى الله تعالى عليه وسلم الجمع ولم يذكر
كيف جمع البتہ غير صحيحين كى بعض روايات مين فعل كيف كيطرف اشاره كركے رفع ہى
وه يہ ہين روايت ابى داود حدثنا عبد الملك ابن شعيب نا ابن وهب
عن الليث قال قال ربيعة يعنى كتب اليه حدثنى عبد الله بن دينار

قال غابت الشمس وانا عند عبد اللہ بن عمر فسرنا فلما رأیناہ قد امسی قلنا الصلوۃ فسار حتی غاب الشفق وتصوبت النجوم ثم انہ نزل فصلی الصلوتین جمیعا ثم قال رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا جد بہ السیر صلی صلاتی ھذہ یقول یجمع بینھما بعد لیل روایت ترمذی حدثنا ھناد نا عبدۃ عن عبید اللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنھما انہ استغیث علی بعض اھلہ فجد بہ السیر واخر المغرب حتی غاب الشفق ثم نزل فجمع بینھما ثم اخبرھم ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کان یفعل ذلک اذا جد بہ السیر قال ابو عیسی ھذا حدیث حسن صحیح روایت نسائی اخبرنا اسحق بن ابرھیم ثنا سفین عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن عبد الرحمن شیخ من قریش قال صحبت ابن عمر الی الحمی فلما غربت الشمس ھبت ان اقول لہ الصلوۃ فسار حتی ذھب بیاض الافق وفحمۃ العشاء ثم نزل فصلی المغرب ثلث رکعات ثم صلی رکعتین علی اثرھما قال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم یفعل بظاہر زیادہ مستحق جواب یہی تین روایتیں تھیں مگر فقیر بعون الملک القدیر عزوجل وہ جوابات شافیہ وکافیہ وتقریرات صافیہ ووافیہ بیان کرے کہ یہ ساتوں طرق اور ان کے سوا اور بھی کچھ ہو تو سب کو بحول اللہ تعالی کفایت کریں **فاقول** وباللہ التوفیق وبہ العروج علی اوج التحقیق **جواب اول** اسی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کے طرق کثیرہ جلیلہ صحیحہ کہ سابقا ہم نے ذکر کیے صاف وواشگاف باواز بلند تصریحات قاہرہ فرما رہے ہیں کہ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما نے نماز مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور عشا غروب شفق کے بعد اور اسی کو حضور اقدس سید عالم

صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے روایت کیا اُن روایات صحاح وحسان وجلیلۃ الشان پر
پھر نگاہ تازہ کیجیے امام سالم صاحبزادہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہم اپنی روایات مرویہ
صحیح بخاری وسنن نسائی وصحیح اسمعیلی وغیرہا مین فرما رہے ہین کہ دو تین میل چلکر جب
تارے نکل آئے اُتر کر مغرب پڑھی پھر ٹھہر کر عشا۔ عبد اللہ بن واقد شاگرد حضرت
ابن عمر اپنی روایت مرویہ سنن ابی داود مین روشن تر فرماتے ہین کہ غروب شفق سے
پہلے اُتر کر مغرب پڑھی پھر منتظر رہے یہانتک کہ شفق ڈوبگیی اُسوقت عشا پڑھی
طرفہ یہ کہ وہی امام نافع تلمیذ خاص ورفیق سفر حضرت ابن عمر کہ ان غروب شفق والی
سات روایتون مین چار اُنھین سے ہین وہی وہان اپنی روایات کثیرہ مرویہ سنن
ابی داود وسنن نسائی وغیرہا مین یون واضح وجلی تر فرما رہے ہین کہ جب تک
مغرب پڑھی ہی شفق ہرگز نہ ڈوبی تھی بلکہ بعد کو بھی انتظار فرمانا پڑا جب ڈوبگیی
اُسوقت عشا کی تکبیر کہی اور اول تا آخر ان سب روایات مین تصریح صریح ہے
کہ حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بھی ایسا ہی کیا کرتے بلکہ حدیث امام
سالم مین یون ہے کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حکم دیا کہ جسے جلدی ہو
وہ اسطرح پڑھا کرے بعد انصاف ان صاف الفاظ مفسر النصوص مین کہین بھی گنجائش
تاویل وتبدیل ہی اور شک نہین کہ قصہ صفیہ زوجہ حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالے
عنہم جو وہان اور یہان دونون طرف کی روایات مین مذکور ایک ہی بار تھا بلکہ انھین
امام نافع سے مروی کہ ابن عمر سے عمر بھر مین صرف اسی بار جمع معلوم ہے اس کے
سوا کسی سفر مین انھین جمع کرتے نہین دیکھا سنن ابی داود مین بطریق امام ایوب
سختیانی مذکور انہ لم یر ابن عمر جمع بینہما قط الا تلک اللیلۃ یعنی لیلۃ

استصرخ على صفية اھ اما ما قال وروى من حديث مكحول عن نافع
انه رأى ابن عمر فعل ذلك مرة او مرتين اھ فأقول فيه شك والشك
لا يعارض الجزم حديث نسائی وطحاوی مین انھین امام نافع سے گزرا کہ مین نے
انکی عادت یہی پائی تھی کہ نماز کی محافظت فرماتے حدیث کتاب الحجۃ مین انھین نافع
سے تھا کہ ابن عمر اذان ہوتے ہی مغرب کے لیے اُترتے اس بار دیر لگائی روایت
نسائی وطحاوی وحجۃ مین تھا ہمین گمان ہوا کہ اُسوقت نماز انھین یاد نہ رہی یہ سب اُسی
قول نافع کے مؤید ہین مع ہذا شک نہین کہ اصل عدم تعدد ہے توجب تک صراحۃ
تعدد ثابت نہ ہو تا اُسکے ادعا کیطرف راہ نہ تھی خصوصا مستدل کو جسے احتمال کافی
نہین رفع تعارض کے لیے اسکا اختیار اُسوقت کام دیتا کہ خود قصہ صفیہ مین
دونون روایات صحیحہ قبل غروب وبعد غروب موجود نہ ہوتین فسقط ما التجأ الیہ بعض
المتاخرین من العلماء المخالفین فی المسألۃ ظنا منہ انہ یدرؤ بہ
التعارض وما کان لیندرئ بہ ناچار خود ملاجی کو بھی ماننا پڑا کہ یہ سب طرق وروایات
ایک ہی واقعہ کی حکایات ہین قصہ صفیہ مین حدیث سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی
عنہم بطریق کثیر بن قاروندا مروی سنن نسائی پر براہ عیاری بھی جب کوئی طعن
نہ گڑھ سکے تو اُسے مخالف حدیث شیخین ٹھہرا کر رد کر دیا کہ اسمین مغرب کا بین الوقتین
پڑھنا ہو اور اُن مین بعد غروب شفق لہذا یہ شاذ ومردود ہے جسکی نقل لطیفہ ششم
افادہ یکم مین گزری حالانکہ حدیث مسلم کے لفظ ابھی سُن چکے اسمین قصہ صفیہ کا
کہین ذکر نہین توجب تک روایت مطلقہ بھی اسی قصہ صفیہ پر محمول نہو حدیث قصہ
صفیہ کو مخالف روایت شیخین کہنا یعنے چہ بالجملہ اس حدیث کی اتنی روایات کثیرہ

مین یہ تصریح صریح ہی کہ مغرب غروب شفق سے پہلے پڑھی اور اسیکی اُن روایات مین تصریف
یہ کہ شفق ڈوبے پر پڑھی اور دونون جانب طرق صحاح وحسان ہین جن کے ردکیطرف
کوئی سبیل نہین تو اب یہ دیکھنا واجب ہوا کہ انمین کونسا الفض مفسر ناقابل تاویل ہے
جسے چار و ناچار معتمد رکھین اور کونسا محتمل کہ اُسے مفسر کیطرف پھیر کر رفع تعارض کرین
ہر عاقل جانتا ہی کہ ہمار یطرف کے نصوص اصلا احتمال معنے خلاف نہین رکھتے شفق ڈوبنے
سے پہلے پڑھی اتنی ہی لفظ کے یہ معنے کسیطرح نہو سکتے کہ جب شفق ڈوبگئی اُسوقت
پڑھی نہ کہ جب اُسکے ساتھ یہ تصریحات جلیہ ہون کہ پھر مغرب پڑھ کر انتظار کیا
یہان تک کہ شفق ڈوبگئی اسکے بعد عشا پڑھی ان لفظون کو کوئی نیم مجنون بھی مغرب
بعد شفق پڑھنے پر حمل نکر سکیگا ہان پورے پاگل ہین کلام نہین مگر اُدھر کے نصوص
کہ چلے یہانتک کہ شفق ڈوبگئی پھر مغرب پڑھی یا جمع کی یا بعد غروب شفق اُتر کر جمع
کی یہ اچھے خاصے محتمل و صالح تاویل ہین جن کا اُن نصوص صریحہ مفسرہ سے موافق مطابق
ہوجانا بہت آسان عربی فارسی اُردو سب کا محاورہ عامۃ شائعہ مشہورہ واضح
ہے کہ قرب وقت کو اُسوقت سے تعبیر کرتے ہین عصر کے اخیر وقت کہتے ہین
شام ہوگئی حالانکہ ہنوز سورج باقی ہے کسی سے اول وقت آنے کا وعدہ تھا وہ
اُسوقت آتے تو کہتے ہین اب سورج چھپے آئے قریب طلوع تک کوئی سوتا ہو
تو اُسے اُٹھاتے مین کہینگے سورج نکل آیا شروع چاشت کے وقت کسی کام کو کہا تھا
مامور نے قرب نصف النہار آغاز کیا تو کہیگا اب دوپہر ڈھلے لیکر بیٹھے ان کی
صدہا مثالین ہین کہ خود ملاجی اور اُن کے موافقین بھی اپنے کلامون مین رات دن اُنکا
استعمال کرتے ہونگے بعینہٖ اسیطرح یہ محاورے زبان مبارک عرب وخود

قرآن عظیم واحادیث مین شائع وذائع ہین قال اللہ تعالی واذا طلقتم النساء
فبلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف اوسرحوھن بمعروف جب تم عورتونکو
طلاق دو اور وہ اپنی میعاد کو پہنچ جاَئین تو اُنھین اچھی طرح اپنے نکاح مین روک
لو یعنی رجعت کرلو یا اچھی طرح چھوڑ دو کہ بے قصد مراجعت عدت بڑھانے کے
لیے رجعت نہ کرو وقال تعالے فاذا بلغن اجلھن فامسکوھن بمعروف او
فارقوھن بمعروف جب طلاق والیان اپنی عدت کو پہنچین تو اُنھین بھلائی کے
ساتھ روک لو یا بھلائی کے ساتھ جدا کردو ظاہر ہے کہ عورت جب عدت کو
پہنچگئی نکاح سے نکل گئی اب رجعت کا کیا محل اور اُسے روکنے چھوڑنے کا کیا اختیار
تو بالیقین قرب وقت کو وقت سے تعبیر فرمایا ہے یعنے جب عدت کے قریب
پہنچے اُسوقت تک تمھین رجعت وترک دونون کا اختیار ہے یہ مثالین تو آیات قرآنیہ
سے ہوئین جنھین امام طحاوی وغیرہ علما مسئلۂ وقت ظہر اور نیز اس مسئلہ مین افادہ
فرما چکے فقیر غفرلہ المولے القدیر احادیث سے بھی مثالین اور علمائے قائلین بالجمع سے
بھی اس معنی ومحاورہ کی تصریحین ذکر کرے **فاقول** وباللہ التوفیق حدیث اول
جبریل امین علیہ الصلاۃ والتسلیم نے صبح اسرا بعد فرضیت نماز اوقات نماز معین کرنے
اور اُن کا اول آخر بتانے کے لیے دو روز حضور اقدس سید عالم صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کی امامت کی پہلے دن ظہر سے فجر تک پانچون نمازین اول وقت پڑھین
اور دوسرے دن ہر نماز آخر وقت اُسکے بعد گزارش کی الوقت ما بین ھذین
الوقتین وقت ان دونون وقتون کے بیچ مین ہے اس حدیث مین ابوداود و
ترمذی وشافعی وطحاوی وابن حبان وحاکم کے یہان حضرت عبداللہ بن عباس

رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہیں
صلے بی العصر حین کان ظلہ مثلہ فلما کان الغد صلی بی الظہر حین کان ظلہ
مثلہ ترمذی کے لفظ یوں ہیں صلے المرۃ الثانیۃ الظہر حین کان ظل کل شیء
مثلہ لوقت العصر بالامس شافعی کے لفظ یہ ہیں ثم صلے المرۃ الاخریٰ الظہر حین
کان کل شیء قدر ظلہ قدر العصر بالامس حدیث ۲ نسائی و طحاوی و
حاکم و بزار نے ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت کی حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ھذا جبریل جاءکم یعلمکم دینکم وفیہ ثم
صلی العصر حین رای الظل مثلہ ثم جاءہ الغد ثم صلے بہ الظہر حین کان
الظل مثلہ بزار کے لفظ یوں ہیں جاءنی فصلی لی العصر حین کان فیئی مثلی
ثم جاءنی من الغد فصلے لی الظہر حین کان الفیء مثلی حدیث ۳
نیز نسائی و امام احمد و اسحق بن راہویہ و ابن حبان و حاکم جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی ان جبریل اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حین کان
الظل مثل شخصہ فصلے العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین کان ظل الرجل
مثل شخصہ فصلی الظہر حدیث ۴ امام اسحق بن راہویہ اپنی مسند میں حضرت
ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالے عنہ سے بطریق محمد ثنا بشر بن عمر
الزہرانی ثنی مسلمۃ بن بلال ثنا یحیی بن سعید ثنی ابوبکر بن عمرو بن حزم عن
ابی مسعود الانصاری اور بیہقی کتاب المعرفۃ میں بطریق ایوب بن عتبۃ
ثنا ابوبکر بن عمرو بن حزم عن عروۃ بن الزبیر عن ابن ابی مسعود عن ابیہ
راوی اور یہ لفظ حدیث اسحق ہیں قال جاء جبریل الی النبی صلی اللہ تعالے

علیه وسلم فقال قم فصل وذلک لدلوک الشمس حین زالت فقام رسول الله
صلی الله تعالی علیه وسلم فصلی الظهر اربعا ثم اتاه حین کان ظله مثله
فقال قم فصل فقام فصلی العصر اربعا ثم اتاه من الغد حین کان ظله
مثله فقال له قم فصل فقام فصلی الظهر اربعا **حدیث ۵** ابن
راہویہ مسند میں عبد الرزاق سے اور عبد الرزاق مصنف میں بطریق **اخبرنا**
معمر عن عبد الله بن ابی بکر بن محمد بن عمرو بن حزم عن ابیه عن جده عمرو
بن حزم رضی الله تعالی عنه سے راوی قال جاء جبریل فصلی بالنبی صلی الله
تعالی علیه وسلم وصلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم بالناس حین زالت الشمس
الظهر ثم صلی العصر حین کان ظله مثله قال ثم جاء جبریل من الغد فصلی
الظهر بالنبی صلی الله تعالی علیه وسلم وصلی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم
بالناس الظهر حین کان ظله مثله **حدیث ۶** دارقطنی سنن اور
طبرانی معجم کبیر اور ابن عبد البر تمہید میں بطریق ایوب بن عتبة عن ابی بکر بن حزم
عن عروة بن الزبیر حضرت ابو مسعود انصاری و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابی
رضی الله تعالی عنهما سے راوی ان جبریل جاء الی النبی صلی الله تعالی
علیه وسلم حین دلکت الشمس فقال یا محمد صل الظهر فصلی ثم جاء حین کان ظل
کل شیء مثله فقال یا محمد صل العصر فصلی ثم جاءه الغد حین کان ظل کل شیء
مثله فقال صل الظهر الحدیث والکل مختصر ان سب حدیثوں میں کل کی
عصر کی نسبت یہ ہے کہ جب سایہ ایک مثل ہوا نماز پڑھائی اور بعینہ یہی لفظ
آج کی ظہر میں ہیں کہ جب سایہ ایک مثل ہوا پڑھائی اور روایت ترمذی تو صاف صاف

ہے کہ آج کی ظہر اُسوقت پڑھی جسوقت کل عصر پڑھی تھی حالانکہ مقصود اوقات کی تمیز
اور ہر نماز کا اول و آخر وقت جدا جدا بتانا ہے لاجرم امام ابو جعفر وغیرہ نے ظہر امروزہ
مین ان لفظون کے یہی معنے لیے کہ جب سایہ ایک مثل کے قریب آیا پڑھائی معانی الآثار
مین فرمایا احتمل ان یکون ذلک علی قرب ان یصیر ظل کل شئ مثلہ وھذا جائز فی
اللغۃ قال اللہ عز وجل فذکر الآیۃ وشرح المراد وافاد واجاد حدیث ٧
سائل نے جو خدمت اقدس حضور سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم مین حاضر
ہوکر اوقات نماز پوچھے اور حضور والا نے ارشاد فرمایا ہے کہ دو دن حاضر رہکر
ہمارے پیچھے نماز پڑھ پہلے دن ہر نماز اپنے اول وقت اور دوسرے دن ہر نماز
آخر وقت پڑھا کر ارشاد ہوا ہے الوقت بین ھذین وقت ان دونون وقتون کے بیچ
درمیان ہے اس حدیث مین نسائی وطحاوی نے جابر رضی اللہ عنہ سے روایت
کی سال رجل رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن مواقیت الصلوۃ فقال صل
معی فصلی الظہر حین زاغت الشمس والعصر حین کان فئ کل شئ مثلہ قال ثم
صلی الظہر حین کان فئ الانسان مثلہ اس حدیث مین بھی عصر دیروز وظہر امروز
کا وہی حال اور علما کے وہی مقال حدیث ٨ سنن ابی داود مین بسند صحیح
ابو موسے اشعری رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث سائل یون ہے ان سائلا
سأل النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم فلم یرد علیہ شیأ حتی امر بلالا
فاقام الفجر حین انشق الفجر وفیہ فلما کان من الغد اقام الظہر فی وقت العصر الذی
کان قبلہ وصلی العصر وقد اصفرت الشمس او قال امسی اس حدیث سے
دو فائدہ زائدہ حاصل ہوئے اولا یہین صاف تصریح ہے کہ آج کی ظہر کل کی

عصر کے وقت پڑھی حالانکہ یہی حدیث ابی موسے اسی طریق بدر بن عثمٰن ثنا
ابو بکر بن ابی موسےٰ عن ابیہ سے مسلم ونسائی وابن ابان وطحاوی کے یہان
ان لفظون سے ہے ثم اخر الظهر حتی کان قریبا من وقت العصر بالامس
ولفظ النسائی الی قریب پھر ظہر کی تاخیر فرمائی یہانتک کہ وقت عصر دیروزہ سے
قریب ہوگئی) ثابت ہوا کہ وہان بھی قرب ہی مراد ہے اور قرب وقت کو نام
وقت سے تعبیر در کنار صراحۃً ان لفظون سے بھی تعبیر کر لیتے ہین کہ دوسری
نماز کے وقت مین نماز پڑھی یہ فائدہ یاد رکھنے کا ہے **ثانیا** اسمین یہ بھی تصریح
ہے کہ عصر اس حال مین پڑھی کہ سورج زرد ہو گیا تھا یا کہا شام ہوگئی یہ بھی قطعاً
قرب شام پر محمول **حدیث ۹** صحیح مسلم شریف مین حضرت عبد اللہ بن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما سے ہے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم
نے فرمایا وقت الظهر اذا زالت الشمس وکان ظل الرجل کطولہ ما لم یحضر العصر
ظہر کا وقت اُسوقت ہے جب سورج ڈھلے اور سایہ آدمی کا اُسکے قد کی برابر ہو جائے
جب تک عصر کا وقت نہ آئے **حدیث ۱۰** امام طحاوی حضرت ابو سعید خدری
رضی اللہ تعالے عنہ سے حدیث امامت جبریل مین راوی حضور والا صلوات
اللہ تعالے علیہ وسلامہ نے فرمایا صلے الظهر فی کل شیء مثلہ ظہر اُسوقت
پڑھی کہ سایہ ہر چیز کا اُسکی برابر ہو گیا) جنکے نزدیک ایک مثل کے بعد وقت
ظہر نہین رہتا ان حدیثون مین ایک مثل ہونیکو ایک مثل کے قریب پہنچنے پر حمل
کرتے ہین **حدیث ۱۱** امیر المومنین عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالے عنہ کا
ایک روز نماز عصر کو بہت تاخیر کرنا اور عروہ بن زبیر کا آکر حدیث امامت جبریل سنانا

کہ صحیحین وغیرہما مین مروی ہمین طبرانی کی روایت یون ہے دعا المؤذن الصلاۃ العصر فامسے عمر بن عبد العزیز قبل ان یصلیہا یعنے عمر نے شام کردی اور ہنوز نماز عصر نہ پڑھی امام قسطلانی شافعی ارشاد الساری شرح صحیح بخاری اور علامہ عبد الباقی زرقانی مالکی شرح موطا مین فرماتے ہین یحمل علی انہ قارب المساء لانہ دخل فیہ حدیث کی مراد یہ ہے کہ شام قریب آئی نہ یہ کہ شام ہو ہی گئی خود صحیح بخاری کتاب بدء الخلق مین ہے اخر العصر شیئا عصر مین کچھ تاخیر کی افادہ الحافظ فی فتح الباری حدیث ۱۲ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا کہ سحری کھاؤ پیو یہانتک کہ ابن مکتوم اذان دے اسپر صحیح بخاری شریف مین عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے ہے قال کان رجلا لا ینادی حتی یقال لہ اصبحت اصبحت وہ اذان نہ دیا کرتے تھے یہانتک کہ انسے کہا جاتا تمہین صبح ہو گئی صبح ہو گئی) اگر انکی اذان سے پہلے صبح ہو چکی تھی تو اس ارشاد کے کیا معنے کہ جب تک وہ اذان نہ دین کھاتے پیتے رہو لہذا قسطلانی شافعی ارشاد اور امام عینی عمدہ مین فرماتے ہین واللفظ للارشاد المعنی قاربت الصبح علی حد قولہ تعالی فاذا بلغن اجلہن یعنے لوگون کے اس قول کی کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی یہ معنے ہین کہ صبح قریب آئی قریب آئی جیسے آیت مین فرمایا کہ عورتین میعاد کو پہنچین یعنے قریب میعاد نیز اسی حدیث مین ارشاد اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم ہے فانہ لا یؤذن حتی یطلع الفجر ابن ام مکتوم اذان نہین دیتے یہانتک کہ فجر طلوع کرے) ارشاد شافعی کتاب الصیام مین ہے ای حتی یقارب طلوع الفجر یعنے یہانتک کہ طلوع فجر قریب آئے بالجملہ اس محاورہ کے

شیوع تام سے کسیکو انکار نہین ہو سکتا اگر بالفرض وہ روایات صحیحہ جلیلہ صریحہ صلاۃ
مغرب پیش از غروب شفق مین نہ بھی آتین تاہم جب کہ ہر نماز کے لیے جدا وقت کی تعیین
اور پیش از وقت یا وقت فوت کرکے نماز پڑھنے کی تحریم یقینی قطعی اجماعی تھی
ان روایات مین یہ مطلب بنظر محاورہ عمدہ محتمل اور استدلال مستدل بتطرق احتمال
باطل ومختل اور آیات واحادیث تعیین اوقات کا ان سے معارضہ غلط ومہمل ہوتا نہ کہ خود
اسی حدیث مین بالخصوص وصاف صریح مفسر بخصوص اوقات انھین بزور زبان بخاری و
مسلم سب بالائے طاق رکھ کر مردود واہیات بتلایئے یا اُلٹا ان محتملات کے
معارض بتا کر شاذ ومردود ٹھہرایئے یہ کیا مقتضائے انصاف ودیانت ہے یہ کیا
محدثی کی شان نزاکت ہے اب تو بحمد اللہ سب جھل کھل گیا حق وباطل میزان نظر مین تُل گیا
اور واضح ہوا کہ یہ ساتون روایتین بھی انھین محاورات سے ہین جنھین دو آیتین اور بارہ
حدیثین ہمنے نقل کین ان سات سے ملکر انیس مثالین ہوئین وباللہ التوفیق **جواب دوم**
جانے دو انمین قبل انمین بعد یونہین سمجھو پھر ہمین کیا مضر اور تمھین کیا مفید شفقین
دو ہین احمر وابیض اُن روایات قبل مین سپید مراد ہے ان روایات بعد مین
سرخ یون بھی تعارض مندفع اور سب طرق مجتمع ہوگئے حاصل یہ نکلا کہ شفق احمر
ڈوبنے کے بعد شفق ابیض مین نماز مغرب پڑھی اور انتظار فرمایا جب سپیدی
ڈوبی عشا پڑھی یہ بعینہ ہمارا مذہب مہذب اور ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ
عنہ کے طور پر جمع صوری ہے حقیقی تو جب ہوتی کہ مغرب بعد غروب سپیدی
پڑھی جاتی اسکا ثبوت تم ہرگز نہ دیسکے یہ جواب بنگاہ اولین ذہن فقیر مین
آیا تھا پھر دیکھا کہ امام ابن الہمام قدس سرہ نے بھی افادہ فرمایا رہی روایت ہفتم

ساہ حتی ذهب بیاض الافق وفحمة العشاء جسمین افق کی سپیدی جانے کے
بعد نزول ہے **اقول** وباللہ استعین **اولا** یہ بھی کب رہی اسمین بھی وہی
تقریر جاری جیسے غاب الشفق بمعنے کاد ان یغیب یوہین ذهب البیاض بمعنے
کاد ان یذہب **ثانیا** حدیث مین بیاض افق ہے نہ بیاض شفق کنارہ
شرقی بھی افق ہے بعد غروب شمس مشرق سے سیاہی اٹھتی اور اسکے اوپر سپیدی
ہوتی ہی جسطرح طلوع فجر مین اسکا عکس جسے قرآن عظیم مین حتی یتبین لکم الخیط
الابیض من الخیط الاسود من الفجر فرمایا جب فجر بلند ہوتی ہے وہ خیط اسود جاتا رہتا
ہے یون ہی جب مشرق سے سیاہی بلند ہوتی ہے سپیدی کہ شرقی جاتی رہتی ہے اور
ہنوز وقت مغرب مین وسعت ہوتی ہے اور اسپر عمدہ قرینہ یہ کہ بیاض کے بعد فحمۃ
عشا جانے کا ذکر کیا فحمۃ عشا سرشام کا دھندلکا ہے کہ موسم گرما مین تیزی نور شمس کے سبب
بعد غروب نظر کو ظاہر ہوتا ہے جب تارے کھلکر روشنی دیتے ہین زائل ہو جاتا ہے جیسے
چراغ کے سامنے سے تاریکی مین آکر کچھ دیر سخت ظلمت معلوم ہوتی پھر نگاہ ٹھہر جاتی
ہے زہر الربے مین ہے فحمة العشاء هی اقبال اللیل واول سوادہ شرح
جامع الاصول للمصنف مین ہے هی شدة سواد اللیل فی اولہ حتی اذا سکن
فورہ قلت بظہور النجوم وبسط نورها ولان العین اذا نظرت الی الظلمة
ابتداء لا تکاد ترے شیئا ظاہر ہے کہ اسکا جانا بیاض شفق کے جانے سے
بہت پہلے ہوتا ہے تو بیاض شفق جانا بیان کرکے پھر اسکے ذکر کی کیا حاجت ہوتی
ہان بیاض شرقی اس سے پہلے جاتی ہے تو اس معنے صحیح پر فحمۃ عشا کا ذکر عبث
ولغو نہ ہوگا **ثالثا** یہی حدیث اسی طریق مذکور سفین سے امام طحاوی نے یون

روایت فرمائی حدثنا فهد ثنا الحمانی ثنا ابن عیینہ عن ابن ابی نجیح عن اسمعیل بن ابی ذویب قال کنت مع ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فلما غربت الشمس ھبنا ان نقول الصلاۃ فسار حتی ذھبت فحمۃ العشاء ورأینا بیاض الافق فنزل فصلی ثلثا المغرب وثنتین العشاء وقال ھکذا رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یفعل یہ بقائے شفق ابیض مین نص صریح ہے کہ سرشام کا دھند لکا جاتا رہا اور ہمین افق کی سپیدی نظر آئی اُسوقت نماز پڑھی اور کہا اسیطرح حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے کیا العجب ملاجی آپ تو بہت محدثی مین دم بھرتے ہین صحیح حدیثین بیوجہ محض نور وکرتے آئے بخاری ومسلم کے رجال ناحق مردود الروایہ بنائے اب اپنے لیے یہ روایت حجت بنالی جو آپکے مقبولہ اصول محدثین پر ہرگز کسی طرح حجت نہین ہوسکتی اسکا مدار ابن ابی نجیح پر ہے وہ مدلس تھا اور یہان روایت مین عنعنہ کیا اور عنعنہ مدلس جمہور محدثین کے مذہب مختار و معتمد مین مردود ونا مستند ہے اسی آپکی مبلغ علم تقریب مین ہے عبد اللہ بن ابی نجیح یسار المکی ابو یسار الثقفی مولاھم ثقۃ رمی بالقدر وربما دلس وہ قسم مرسل سے ہے تقریب وتدریب مین ہے الصحیح التفصیل فمارواہ بلفظ محتمل لم یبین فیہ السماع فمرسل لایقبل ومابین فیہ کسمعت وحدثنا واخبرنا وشبھھا فمقبول یحتج بہ اور مرسل کی نسبت

آپ خود فرما چکے روایت مرسل حجت نہین ہوتی نزدیک جماعت فقہا وجمہور محدثین کے یہ آپنے اُس حدیث صحیح متصل کو مردود مرسل بناکر فرمایا تھا جسکا ذکر لطیفہ دہم مین گزرا جھوٹے ادعائے ارسال پر تو یہ جوش وخروش اور سچے ارسال مین یون گنگ

تو خاموش یہ کیا مقتضائے حیاو دیانت ہے **جواب سوم** حدیث مذکور کو
اصلا کسی طریق مین نہین کہ حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے بعد
غروب شفق ابیض نماز مغرب پڑھی نہ ہرگز ہرگز کسی روایت مین آیا کہ حضور اقدس
صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے بعذر سفر وقت حقیقۃً قضا کر کے دوسری نماز کے
وقت مین پڑھنے کو فرمایا ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما کا مذہب یہ ہے کہ وقت
مغرب شفق احمر تک ہے الدارقطنی عن ابن عمر رفعه والصحیح وقفه افادہ البیہقی
والنووی انه قال الشفق الحمرة اور ہمارے نزدیک شفق ابیض تک ہے ھو الصحیح
روایة والرجیح درایة وقضیة الدلیل فعلیه التاویل ہمارا مذہب اجلائے
صحابہ مثل افضل الخلق بعد الرسل صدیق اکبر وام المومنین صدیقہ وامام العلماء معاذ بن
جبل وسید القرا ابی بن کعب وسید الحفاظ ابوہریرہ وعبد اللہ بن زبیر وغیرہم
رضی اللہ تعالی عنہم واکابر تابعین مثل امام اجل محمد باقر وامیر المومنین عمر بن عبد العزیز
واجلائے تبع تابعین مثل امام الشام اوزاعی وامام الفقہاء والمحدثین والصلحین عبد اللہ
بن مبارک وزفر بن الہذیل وائمہ لغت مثل مبرد وثعلب فراء وبعض کبرے
شافعیہ مثل ابو سلیمان خطابی وامام مزنی تلمیذ خاص امام شافعی وغیرہم رحمۃ اللہ
تعالے علیہم سے منقول کما فی عمدۃ القاری وغنیۃ المتملی وغیرہما اب اگر
ابن عمر رضے اللہ تعالے عنہما سے صراحۃً ثابت بھی ہو کہ انھون نے بعد غروب
ابیض مغرب پڑھی تو صاف محتمل کہ انھون نے کسی سفر مین سید المرسلین صلے اللہ
تعالے علیہ وسلم کو بعد شفق احمر شفق ابیض مین مغرب اور اُسکے بعد عشا پڑھتے دیکھا
اور اپنے اجتہاد کی بنا پر یہی سمجھا ہو کہ حضور والا صلوات اللہ تعالے وسلامہ

علیہ نے وقت قضا کر کے جمع فرمائی اب چاہیے ابن عمر سے ثابت ہو جائے
کہ انہوں نے پہر رات گئے بلکہ آدھی رات ڈھلے مغرب پڑھی یہ انکو اپنے مذہب
مبنی ہو گا کہ جب وقت قضا ہو گیا تو گھڑی اور پہر سب یکسان مگر ہمپر حجت نہوسکیگی
کہ ہمارے مذہب پر وہ جمع صوری ہی تھی جسے جمع حقیقی سے اصلا علاقہ نہ تھا یہ
التقریر بحمد اللہ تعالے وافی وکافی اور مخالف کے تمام دلائل وشبہات کی دافع
ونافی ہے اگر ہمت ہے تو کوئی حدیث صحیح صریح ایسی لاؤ جس سے صاف صاف
ثابت ہو کہ حضور اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے حقیقۃً شفق ابیض گزار کر
وقت اجماعی عشا مین مغرب پڑھی یا اسطور پڑھنے کا حکم فرمایا مگر بحول اللہ تعالے
قیامت تک کوئی حدیث ایسی نہ دکھا سکو گے بلکہ احادیث صحیحہ صریحہ جنمین حضور
اقدس صلے اللہ تعالے علیہ وسلم کا جمع فرمانا اور اسکا حکم دینا آیا وہ صراحۃً ہمارے
موافق اور جمع صوری مین ناطق ہین جنکا بیان واضح ہو چکا پھر ہمپر کیا جبر ہے کہ ایسی
احتمالی باتون مذبذب خیالون پر عمل کرین اور انکے سبب نمازونکی تعیین وتخصیص
اوقات کہ نصوص قطعیہ قرآن وحدیث واجماع امت سے ثابت ہے چھوڑ دین۔
ھکذا ینبغی التحقیق واللہ تعالی ولی التوفیق **حدیث انس رضی اللہ
تعالی عنہ** مروی بطریق عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن انس جسکے
ایک لفظ مین ہے کہ ظہر کو وقت عصر تک تاخیر فرماتے الشیخان وابو داود
والنسائی حدثنا قتیبۃ زاد ابی داود وابن موھب المعنی قالا نا
المفضل ح والبخاری وحدثنا حسان الواسطی وھذا لفظہ
ثنا المفضل بن فضالہ عن عقیل عن ابن شہاب عن انس بن مالک قال کان

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا ارتحل قبل ان تزیغ الشمس اخر الظہر
الی وقت العصر ثم یجمع بینہما واذا زاغت صلی الظہر ثم رکب لفظ
قتیبۃ ثم نزل فجمع بینہما فان زاغت الشمس قبل ان یرتحل صلی الظہر ثم رکب
دوسرے لفظ مین ہے ظہر کو مؤخر فرماتے یہانتک کہ عصر کا اول وقت داخل
ہوتا پھر جمع کرتے مسلم حدثنی عمرو الناقد نا شبابۃ بن سوار المدائنی
نا لیث بن سعد عن عقیل فذکرہ وفیہ اخر الظہر حتی یدخل اول وقت
العصر ثم یجمع بینہما تیسرے لفظ مین یہ لفظ زائد ہے کہ مغرب کو تاخیر
کرتے یہانتک کہ شفق ڈوبنے کے وقت اُسے اور عشا کو ملاتے یا اُنھین جمع
فرماتے کہ شفق ڈوب جاتی مسلم حدثنی ابو الطاہر وعمرو بن السواد
قالا انا ابن وہب ثنی جابر بن اسمعیل عن عقیل وفیہ یؤخر المغرب حتی یجمع
بینہا وبین العشاء حین یغیب الشفق ورواہ النسائی قال اخبرنی
عمرو بن سواد بن الاسود بن عمرو وابو داود مختصرا قال حدثنا سلیمٰن
بن داود المہری کلاہما عن ابن وہب ورواہ الطحاوی حدثنا یونس
قال انا ابن وہب وفیہ حتی یغیب الشفق غیبت شفق کے جوابات شافیہ تو
بحمد اللہ اوپر گزرے ملاجی کو بڑا ناز یہان ان لفظون پر ہے کہ ظہر کو وقت عصر
تک مؤخر فرماکر جمع کرتے اُسپر حتےٰ کے معنے مین لاطائل نحویت بگھار کر رہے
ہین پس مطلب یہ ہوا کہ تاخیر ظہر کی اس حد تک کرتے کہ منتہیٰ تاخیر کا اول
وقت عصر کا ہونا یعنے ابھی تک ظہر نہ پڑھتے کہ عصر کا وقت آجاتا اِن معنے
سے کسیکو انکار نہین مگر محرفین المنصوص کو اول وقت عصر کا منتہیٰ تاخیر کو ہے

نہ نماز ظہر کا اگر ظہر کا ہو تو تم یجمع بینہما کے کچھ معنے نہین بنتے کہ بعد ہو چکنے ظہر کے
اول وقت عصر تک پھر جمع کرنا ساتھ عصر کے کسطرح ہو اھ ملخصا مہذبا ان
لنترانیون کا **جواب** تو بہت واضح ہے عصر یا وقت عصر یا اول وقت عصر
یا دخول وقت عصر تک ظہر کو موخر کرنے کی جسطرح یہ معنے ممکن کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک
کہ وقت عصر داخل ہوا یونہین یہ بھی متصور کہ ظہر مین اسقدر تاخیر فرمائی کہ اُس کے
ختم ہوتے ہی وقت عصر آگیا خود علمائے شافعیہ ان معنے کو تسلیم کرتے ہین صحیح
بخاری شریف مین فرمایا باب تاخیر الظہر الی العصر امام عسقلانی شافعی نے
فتح الباری پھر قسطلانی شافعی نے ارشاد الساری مین اُسکی شرح فرمائی باب
تاخیر الظہر الی اول وقت العصر بحیث انہ اذا فرغ منہا یدخل وقت
تالیہا لا انہ یجمع بینہما فی وقت واحد حافظ الشان کے لفظ یہ ہین المراد
انہ عند فراغہ منہا دخل وقت العصر کما سیأتی عن ابی الشعثاء الخ اور صریح
فارغ ہوتے ہی جو عصر اپنے شروع وقت مین پڑھی جائیگی بداہۃً دونون نمازین مجتمع
ہو جائینگی تو اس معنے کو تحریف یا جمع بینہما کے مخالف کہنا صریح جہالت ہے
اقول وباللہ التوفیق تحقیق مقام یہ ہے کہ یؤخر الظہر مین ظہر سے صلاۃ ظہر مراد
ہونا تو بدیہی نماز ہی قابل تاخیر و تعجیل ہے نہ وقت جسکی تاخیر و تعجیل مقدورات عباد
مین نہین اور صلاۃ ظہر حقیقۃً تکبیر تحریمہ سے سلام تک مجموع افعال کا نام ہے نہ ہر
فعل یا آغاز نماز کہ جزء نماز ہے اور ایسے حقائق مین جزء سے شے نہین جو اسم کسی مرکب
مجموع اجزائے متعاقبہ فی الوجود کے مقابل موضوع ہو بنظر حقیقت اُسکا صدق جزء
آخر کے ساتھ ہوگا نہ اُس سے پہلے مثلاً مکان اُس مجموع جدران وسقف وغیرہا کا نام ہے

تو جب نیو بھری گئی یا پہلی اینٹ چنائی کی رکھی گئی مکان نہ کہینگے پس قبل فراغ
حقیقت صلاۃ جسے شرع مطہر نماز گنے اور معتبر رکھے متحقق نہین تو بحکم حقیقت
انتہائے تاخیر نماز عین وقت فراغ پر ہے نہ وقت تکبیر کہ ہنوز زمانہ عدم صدق
اسم باقی ہے ایک حدیث کے الفاظ دیکھیے تاخیر نماز کی انتہا ابتدائے وقت عصر
پر بتائی گئی ہے اور اسکی انتہا فراغ پر تھی تو ثابت ہوا کہ ظہر سے فراغ وقت ظہر کے
جز اخیر مین ہوا یہی بعینہ ہمارا مقصود ہے اگر معنے وہ لیے جائین جو ملاجی بتاتے
ہین کہ اول وقت عصر مین نماز ظہر شروع کی تو تاخیر ظہر اول وقت عصر پر منتہی نہ ہوئی
بلکہ وسط وقت عصر تک رہی یہ خلاف ارشاد حدیث ہے تو بلحاظ حقیقت شرعیہ معنے
حدیث وہی ہین جنھین ملاجی تحریف نصوص بتا رہے ہین ہان مجازاً آغاز نماز پر بھی
اسم نماز اطلاق کرتے ہین تو ہمارے اور ملاجی کے معنے مین وہی فرق ہے جو حقیقت
و مجاز مین بحمد اللہ اس بیان جلی البرہان سے واضح ہو گیا کہ ملاجی کا منتہائے تاخیر و
منتہائے نماز ظہر مین تفرقہ پر حکم کرنا جہالت تھا ملاجی نے اتنا سچ کہا کہ منتہے تاخیر کا
اول وقت عصر کا ہوتا آگے جو یہ حاشیہ چڑھایا کہ یعنی ابھی تک ظہر نہ پڑھے کہ وقت
عصر آجاتا نرا ادعائے بیدلیل ہے طرفہ یہ کہ خود بھی حضرت نے انھین لفظون سے تعبیر
کی جنھین دونون معنے محتمل مگر عقل و وہابیت تو باہم اقصے طرفین النقیض پر ہین للہ الحمد
ثم اقول وبحول اللہ اصول ظہر کی وقت عصر تک تاخیر درکنار اگر صاف یہ لفظ
آتے کہ ظہر اول وقت عصر مین پڑھی مدعائے مخالف مین نص نہ تھی ظہر مین و عشائین
مین آخر وقت اول و اول وقت آخر آن واحد فصل مشترک بین الزمانین ہے اور صلاۃ بمعنی ابتدائے
صلاۃ و فراغ عن الصلاۃ دونون مستعمل تو بحکم مقدمہ اولے جس نماز کے فراغ پر اسکا وقت

ختم ہو جائے اُسے جسطرح یون کہہ سکتے ہین کہ اپنے وقت کے جزر اخیر مین تمام ہوئی
یو ہین یہ بھی کہ وقت آیندہ کے جزر اول مین اُس سے فراغ ہوا اور بحکم مقدمۂ ثانیہ
تعبیر ثانی کو ان لفظون سے بھی ادا کر سکتے ہین کہ نماز وقت نماز آیندہ مین پڑھی کہ نماز
پڑھنا فراغ عن الصلاۃ تھا اور فراغ عن الصلاۃ آخر وقت مین ہوا اور آخر وقت ماضی
اولِ وقت آتی ہے ولہذا سانون احادیث مذکورۂ امامت جبریل و سوال سائل
مین جب کہ بظاہر عصر ماضی وظہر حال دونون ایک وقت پڑھنا نکلتا تھا بلکہ حدیث
امامت عند الترمذی وحدیث سائل عند ابی داود مین صاف تصریح تھی کہ آج کی ظہر
کل کی عصر کے وقت پڑھی خود امام شافعی وجمہور علمائے کرام رحمہم اللہ تعالے نے
انھین صلاۃ عصر دیروزہ کو ابتدائے نماز اور صلاۃ ظہر امروزہ کو فراغ نماز پر حمل کیا یعنی
ایک مثل سایہ پر کل کی عصر شروع فرمائی تھی اور آج کی ظہر ختم اسیکو یون تعبیر فرمایا گیا
کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقتمین پڑھی امام اجل ابوزکریا نووی شافعی رحمہ اللہ
تعالی شرح صحیح مسلم شریف مین زیر حدیث اذا صلیتم الظہر فانہ وقت الی ان
یحضر العصر فرماتے ہین احتج الشافعی والاکثرون بظاہر الحدیث الذی نحن فیہ واجابوا
عن حدیث جبریل علیہ السلام بان معناہ فرغ من الظہر حین صار ظل
کلشئ مثلہ وشرع فی العصر فی الیوم الاول حین صار ظل کلشئ مثلہ فلا
اشتراک بینہما مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے فی روایۃ حین کان ظل کل شئ
مثلہ کوقت العصر بالامس ای فرغ من الظہر ح کما شرع فی العصر
فی الیوم الاول ح قال الشافعی وبہ یندفع اشتراکہما فی وقت واحد
ثم اقول ان مین علما سے کیون نقل کرون خود ملاجی اپنے ہی لکھے کو نہ روئین

اقرء کتابک کفی بنفسک الیوم علیک شہید ۱۲ مسئلہ وقت ظہر مین جو ایک
مثل کا اثبات پیش نظر تھا پاؤن تلے کی سوجھی آگا پیچھا نہ سوچے سمجھے صاف
صاف انھین معنے کا اقرار کر گئے یہ کیا خبر تھی کہ دو قدم چلکر یہ اقرار جان کا آزار ہو جائیگا
حدیث سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالے عنہ نقل کرکے فرماتے
ہین معنے اسکے یہ ہین کہ پہلے دن عصر جب پڑھی کہ سایہ ایک مثل آگیا اور دوسرے
دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ ہوئے یہ معنے نہین کہ ظہر پڑھنی شروع کی دوسرے دن
اسی وقت جسمین پہلے دن عصر پڑھی تھی اھ ملخصا کیون ملاجی جب صلاۃ بمعنی
فراغ عن الصلاۃ آپ خود لے رہے ہین تو اخر الظہر کے معنے اخر الفراغ عن الظہر
لینا کیون تحریف نصوص ہو گیا ہان اسکا علاج نہین کہ شریعت تمھارے گھر کی ہے
اپنے لیے تحریف تبدیل انکا تکذیب جو چاہو حلال کر لو مزہ یہ ہے کہ فقط اتنی پر
قناعت نہ کی لاج کا بھلا ہو حدیث امامت جبریل عن ابن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما بھی نقل کی اور ابو داود کے لفظ چھوڑ کر خاص ترمذی ہی کی روایت لی جسمین
صاف نقل کیا کہ ظہر امروزہ عصر دیروزہ کے وقت مین پڑھی اور بکمال خوش طالعی
اسے بھی لکھدیا کہ معنے اسکے بھی وہی ہین جو حدیث نسائی کے بیان کیے گئے یعنے
پہلے دن عصر شروع کی ایک مثل پر اور دوسرے دن فارغ ہوئے ظہر سے ایک
مثل پر ملاجی جب ایک نماز دوسری کے وقت مین پڑھنا ان صریح لفظون کے بھی
خود یہ معنے لے رہے ہو کہ نماز پڑھی تو اپنے وقت مین مگر اُس سے فراغ دوسری
کے ابتدائی وقت پر ہوا تو اب کس منہہ سے یہ حدیثین اثبات جمع مین پیش
کرتے اور انھین نص صریح ناقابل تاویل بتاتے ہو ان مین تو نص صریح دکھا بھی نسکے

جو صاف صاف اس حدیث ترمذی مین تھی جب اُسکے یہ معنے بنا رہے ہو اُنکی
بدرجۂ اولے بنینگے اور اول تا آخر تمہارے سب دعوے قل موتوا بغیظکم سُنینگے
انصاف ہو تو ایک یہی حرف تمہاری ساری محنت کو پہلی منزل پہنچانے کے
لیے بس ہے و للہ الحمد یہ کلام تو ملاجی کی جہالتون سے متعلق تھا اب مثل حدیث ابن
عمر رضی اللہ تعالے عنہما اس حدیث کے بھی جواب بعون الوہاب اُسی طرز صواب پر
لیجیے وباللہ التوفیق **جواب اول** دخول عصر سے قرب عصر مراد ہے
جسکی اکیس ۲۱ مثالین آیات واحادیث سے اوپر گزرین خصوصاً حدیث ہشتم مین
ہمنے روایت صحیح مسلم وسنن ابی داود وسنن نسائی سے روشن ثبوت دیا
کہ دوسرے وقت تک تاخیر درکنار ایک نماز اپنے آخر وقت مین دوسرے وقت
کے قریب پڑھنے کو یہانتک کہا جاتا ہے کہ دوسری نماز کے وقت مین پڑھی
الی ہذا الجواب اشار الامام الطحاوی رحمہ اللہ تعالی حیث قال قد یحتمل
ان یکون قولہ الی اول وقت العصر الی قرب اول وقت العصر **جواب ثانی**
اقول وقت ظہر دو مثل سمجھو خواہ ایک اُسکی حقیقت واقعیہ کا ادراک طاقت بشری
سے خارج ہے آسمان بھی صاف ہو زمین بھی ہموار تاہم پیمایش اقدام یا کوئی چیز
زمین مین کھڑی کرکے ناپنا تو ہرگز غایت تخمین مقدور تک بھی بالغ نہین نہایت
تصحیح عمل امثال دائرہ ہندیہ ہے وہ بھی حقیقت امر ہرگز نہین بتا سکتا **اولا**
دائرہ کی صحت سطح کا استوا سطح دائرۃ الافق سے اُسکی پوری موازات مقیاس کا
سطح دائرہ نصف النہار سے ذرہ بھر مائل نہ ہونا مدخل و مخرج کے نقاط نامتجزیہ
کی صحیح تعیین قوس محصورہ کی ٹھیک تنصیف پھر ظل کا خط نامتجزی پر واقعی انطباق

پھر اُسکی حقیقی مقدار پھر اُسپر مثل یا ثلین کی نہ کمی بیشی زیادت انہین سے کسی پر جزم
متیسر نہین **ثانیا** بالفرض محال عادی یہ سب حق حقیقت پر صحیح بھی ہو جائین تاہم خط نصف النہار
کا سطح عظیمۂ نصف النہار مین ہونا معلوم نہین بلکہ نہ ہونا ثابت و معلوم ہے کہ شمس بوجہ
تقاطع معدل و منطقہ اپنی سیر خاص سے لمحہ بھر بھی ایک مدار پر نہین رہتا تو
منتصف ما بین المدخل والمخرج ہمیشہ خط نصف النہار سے شرقی یا غربی ہے مگر جب کہ
دائرۃ الزوال پر مرکز نیر کا انطباق اور احد الانقلابین مین حلول آن واحد مین ہو اور وہ
نہایت نادر ہے **ثالثا** اس نادر کو بھی فرض کر لیجیے تاہم علم کیطرف اصلا سبیل
نہین کہ حلول انقلاب یا وصول دائرہ جاننے کے طرق جوزیجات مین موضوع
ہین سب ظنی اور تخمینی ہین کسی کوکب کی تقویم حقیقی معلوم کرنا حساب کا کام ہے نہ ارصاد کا
جداول جیوب و ظلال و میول و اوساط و تعادیل مراکز و مواضع اوجات و تفاوت ایام
حقیقیہ و وسطیہ و فصل ما بین المرکزین و عروض و اطوال بلاد و ذرج و اجزاء استوائیہ
و طوالع و مطالع بلدیہ وغیرہا امور کہ اس ادراک کے ذرائع ہین سب فی انفسہا محض
تخمین ہین اور اسپر زیجات بر رفع و اسقاط حصص کسرات تخمین بالائے تخمین
پاگی ہے اسے جسنے ہر نقیر و قطمیر مین عجز و جہل بشر کو ظاہر کیا اور ذرہ ذرہ عالم
اپنے کمال علم و قدرت کو جلوہ دیا سبحٰنک لا علم لنا الا ما علمتنا انک
انت العلیم الحکیم و لہٰذا ملتقی وقتین سے کچھ پہلے اور کچھ بعد تک عامۂ خلق کے نزدیک
وقت مشکوک ہے اسیکو وقت بین الوقتین کہتے ہین اسمین نظر ناظر کبھی حالت
شک مین رہتی ہے کبھی بقائے وقت اول کبھی دخول وقت آخر گمان کرتی ہی
اور واقع وہ ہے جو رب العزۃ جل وعلا کے علم مین ہے صاحب وحی خصوصًا

عالم علوم الاولین والآخرین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم جب بحکم نبأنی العلیم الخبیر
عین وقت حقیقی پر مطلع ہو کر نماز ظہر ایسے اخیر وقت میں ادا فرماتے اور سلام پھیرتے ہی
معًا وقت عصر کی ابتدائے حقیقی جو خاص علم الٰہی میں تھی شروع ہو جاتے اور دیگر
ناظرین کہ وحی سے بہرہ نہیں رکھتے براہ اشتباہ اُسے وقت آخر میں گمان کریں اصلا
محل تعجب نہیں نہ معاذ اللہ اسمیں بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی کسر شان
کہ علوم خاصہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حضور کا شریک نہونا کچھ منافی
صحابیت نہیں بلکہ واجب و لازم ہے فقیر غفر لہ المولی القدیر احادیث کثیرہ سے
خاص اس جزئیہ کی نظیریں پیش کر سکتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم نے ایسے وقت نمازیں پڑھیں یا سحری تناول فرمائی کہ ناظرین کو بقائے وقت
میں شک یا خروج وقت کا گمان گزرا بلکہ اجلۂ حذاق صحابہ کی تمییز و معرفت
میں دیگر ناظرین شریک نہ ہوئے علم محمدی تو علم محمدی ہے صلی اللہ تعالی علیہ وسلم
مثلا **حدیث ا** حدیث سائل کہ صحیح مسلم و سنن ابو داود و سنن نسائی و مسند
امام احمد و حجج امام ابن ابان و مصنف طحاوی میں سیدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ
تعالی عنہ سے مروی اسمیں ظہر روز اول کی نسبت مسلم و نسائی کی روایت یوں ہے
اقام بالظھر حین زالت الشمس والقائل یقول قد انتصف النہار وھو
کان اعلم منھم ظہر سورج ڈھلتے ہی قائم فرمائی اس حال میں کہ کہنے والا کہہ
ٹھیک دوپہر ہے اور حضور اُن سے زیادہ جانتے تھے ابو داود کے یہ لفظ ہیں حتی
قال القائل انتصف النہار وھو اعلم یہاں تک کہ کہنے والے نے کہا دوپہر
ہوا اور حضور کو حقیقت امر کی خوب خبر تھی احمد و جیسے طحاوی کے لفظ یوں ہیں

و القائل یقول انتصف النہار او لم و کان اعلم منہم کہنے والا کہتا دوپہر ہے
یا ابھی دوپہر بھی نہ ہوا اور حضور کے علم سے اُن کے علموں کو کیا نسبت تھی۔

حدیث ۲ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و کتاب
طحاوی مین بارہ حدیث سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ دربارہ
انکار جمع بین الصلاتین کہ عنقریب انشاء اللہ القریب المجیب مذکور ہوگی یہ ہے
صلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا ابو داود کے لفظ یون ہین صلی صلاۃ
الصبح من الغد قبل وقتہا طحاوی کی روایت یون ہے صلی الفجر یومئذ
لغیر میقاتہا یعنے حضور اقدس سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے ذی الحجہ
کی دسوین تاریخ مزدلفہ مین صبح کی نماز اُسکے وقت سے پہلے پڑھی بیوقت پڑھی
امام بدر عینی عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین فرماتے ہین **قولہ** قبل
میقاتہا بان قدم علی وقت ظہور طلوع الصبح للعامۃ و قد ظہر لہ صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم طلوعہ اما بالوحی او بغیرہ یعنے قبل وقت پڑھنے کے
یہ معنی ہین کہ اور لوگون پر صبح کا طلوع کرنا ظاہر نہ ہوا تھا حضور پر نور صلی اللہ تعالے
علیہ وسلم کو وحی وغیرہ سے معلوم ہوگیا **حدیث ۳** صحیح بخاری شریف مین
عبد الرحمن بن یزید نخعی سے خود حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی
نسبت ہے ثم صلے الفجر حین طلع الفجر قائل یقول طلع الفجر وقائل یقول لم
یطلع الفجر واولہ قال خرجنا مع عبد اللہ الی مکۃ ثم قدمنا جمعا الحدیث
یعنے ہم حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ کے ساتھ حج کو چلے مزدلفہ
پہنچے وہان حضرت عبد اللہ نے نماز فجر طلوع فجر ہوتے ہی پڑھی کوئی کہتا فجر

ہو گئی ہے کوئی کہتا ابھی نہین حدیث ۴ امام ابوجعفر طحاوی انھین عبد الرحمن نخعی
سے راوی قال صلے عبد اللہ باصحابہ صلاۃ المغرب فقام اصحابہ
یتراءون الشمس فقال ما تنظرون قالوا ننظر اغابت الشمس فقال عبد اللہ ہذا واللہ
الذی لا الہ الا ہو وقت ہذہ الصلاۃ الحدیث یعنے عبد اللہ رضے اللہ تعالی
عنہ نے اپنے اصحاب کو نماز مغرب پڑھائی اُن کے اصحاب اٹھکر سورج دیکھنے لگے
فرمایا کیا دیکھتے ہو عرض کی یہ دیکھتے ہین کہ سورج ڈوبا یا نہین فرمایا قسم اللہ کی جسکے
سوا کوئی سچا معبود نہین کہ یہ عین وقت اس نماز کا ہی ہم نماز سے فارغ ہو کر بھی اُن کے
اصحاب کو شبہہ تھا کہ سورج اب بھی غروب ہوا یا نہین فان صلے حقیقۃ فی
الفصل دون الارادۃ والفاء للتعقیب حدیث ۵ بخاری مسلم ترمذی
نسائی ابن ماجہ طحاوی بطریق انس رضی اللہ تعالے عنہ حضرت زید بن ثابت رضی اللہ
تعالی عنہ سے راوی قال تسحرنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ثم قمنا
الی الصلاۃ قلت کم کان قدرہا بینہما قال خمسین آیۃ یعنے حضور پرنور صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ساتھ سحری کھائی پھر نماز فجر کے لیے کھڑے ہو گئے مین نے پوچھا
بیچمین کتنا فاصلہ دیا کہا پچاس آیت پڑھنے کا حدیث ۶ بخاری ونسائی
بطریق قتادہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی ان نبی اللہ
صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت تسحرا فلما فرغا من سحورہما قام
نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم الی الصلاۃ فصلے قلت لانس کم کان بین فراغہما
من سحورہما ودخولہما فی الصلاۃ قال قدر ما یقرء الرجل خمسین آیۃ یعنے نبی
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم وزید بن ثابت رضی اللہ تعالی عنہ نے سحری تناول فرمائی

جب کھانے سے فارغ ہوئے حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز صبح کے لیے کھڑے ہوگئے نماز پڑھ لی مین نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا سحری سے فارغ اور نماز مین داخل ہونمین کتنا فصل ہوا کہا اسقدر کہ آدمی پچاس آیتین پڑھ لے امام تورپشتی حنفی پھر علامہ طیبی شافعی پھر علامہ علی قاری شرح مشکوۃ مین اس حدیث کے نیچے فرماتے ہین ھذا التقدیر لا یجوز لعموم المؤمنین الاخذ بہ وانما اخذ بہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاطلاع اللہ تعالیٰ ایاہ وکان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معصوما عن الخطأ فی الدین یہ اندازہ وہ ہو کہ عام امت کو اسے اختیار کرنا جائز نہین سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے اُسے اسلیے اختیار فرمایا کہ رب العزۃ جل وعلا نے حضور کو وقت حقیقی پر اطلاع فرمائی تھی اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دین مین خطا سے معصوم تھے **حدیث ۲** نسائی وطحاوی زر بن حبیش سے راوی قال قلنا لحذیفۃ ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال ھو النھار الا ان الشمس لم تطلع ہم نے حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا آپنے حضور اقدس صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ساتھ کسوقت سحری کھائی تھی کہا دن ہی تھا مگر یہ کہ سورج نہ چمکا تھا امام طحاوی کی روایت مین یون صاف تر ہے قلت بعد الصبح قال بعد الصبح غیر ان الشمس لم تطلع مین نے کہا بعد صبح کے کہا ہان بعد صبح کے مگر آفتاب نہ نکلا تھا، رائے فقیر مین ان روایات کا عمدہ محمل یہی ہے کہ سید المرسلین صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن مین کھائی بعد صبح اور

واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھاکر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے
وہ سوا اسکے کیا گمان کرسکتا ہے **حدیث ۸** ابوداود نے اپنی سنن مین
باب وضع کیا باب المسافر یصلی وھو یشك فی الوقت اور اسمین انھین
انس رضی اللہ تعالے عنہ سے جنکی حدیث مین ہم یہان کلام کر رہے ہین روایت
کی قال کنا اذا کنا مع رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فی السفر فقلنا
زالت الشمس او لم تزل صلی الظہر ثم ارتحل جب ہم حضور اقدس سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب سفر مین ہوتے ہم کہتے سورج ڈھلا یا ابھی ڈھلا ابھی
نہین حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اسوقت نماز ظہر پڑھکر کوچ فرمادیتے
حدیث ۹ ابوداود اسی باب مین اور نیز نسائی وطحاوی انھین انس رضی اللہ
تعالے عنہ سے راوی کان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اذا نزل منزلا
لم یرتحل حتی یصلی الظہر فقال لہ رجل وان کان بنصف النہار قال وان کان بنصف النہار
یعنے رسول اللہ صلے اللہ تعالے علیہ وسلم جب کسی منزل مین اترتے ظہر پڑھے
کوچ نفرماتے کسی نے کہا اگرچہ دوپہر کو فرمایا اگرچہ دوپہر کو نسائی کے لفظ یون ہین فقال رجل
وان کانت بنصف النہار قال وان کانت بنصف النہار یعنے کسی نے پوچھا
اگرچہ وہ نماز دوپہر مین ہوتی فرمایا اگرچہ دوپہر مین ہوتی **لطیفہ اول**
ملاجی کو تو یہ منظور ہے کہ جہان جیسے بنے اپنا مطلب بنائین یہان تو قول انس
رضی اللہ تعالی عنہ کو کہ وقت عصر کا آغاز ہوجانا ایسی تحقیق یقینی پر حمل کیا جسمین
اصلا گنجائش تاویل نہین اور مسئلہ وقت ظہر مین جب علمائے حنفیہ نے حدیث
صحیح جلیل صحیح بخاری شریف سے استدلال کیا کہ ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا

ایک سفر مین ہم حاضر رکاب سعادت سلطان رسالت علیہ افضل الصلاۃ والتحیۃ
تھے مؤذن نے ظہر کی اذان دینی چاہی فرمایا وقت ٹھنڈا کر دیر کے بعد اُنھون
نے پھر اذان کا قصد کیا پھر فرمایا وقت ٹھنڈا کر ایک دیر کے بعد اُنھون نے پھر
ارادہ کیا فرمایا وقت ٹھنڈا کر حتی ساوی الظل التلول یہان تک کہ ٹیلون کا
سایہ اُن کے برابر آگیا سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا ان شدۃ الحر
من فیح جھنم گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے ہے تو اُنھین نماز ظہر ٹھنڈے وقت
مین پڑھو ظاہر ہے کہ ٹھیک دوپہر خصوصا موسم گرما مین کہ وہی زمانہ ابراد ہے
ٹیلون کا سایہ اصلا نہین ہوتا بہت دیر کے بعد ظاہر ہوتا ہے امام اجل ابوزکریا نووی
شافعی شرح مسلم شریف مین فرماتے ہین التلول منبطحۃ غیر منتصبۃ ولا
یصیر لھا فیء فی العادۃ الا بعد زوال الشمس بکثیر ٹیلے زمین پر پھیلے ہوتے
ہین نہ بلند عادۃً انکا سایہ نہین پڑتا مگر سورج ڈھلنے سے بہت دیر کے بعد امام ابن
اثیر جزری شافعی نہایہ مین فرماتے ہین ھی منبطحۃ لا یظہر لھا ظل الا اذا
ذھب اکثر وقت الظھر ٹیلے پست ہوتے ہین اُن کے لیے سایہ ظاہر ہی نہین
ہوتا مگر جب ظہر کا اکثر وقت جاتا رہے) جب خود ائمہ شافعیہ کی شہادت سے ثابت
اور نیز مشاہدہ و عقل و قواعد علم ظل شاہد کہ ٹیلون کے سائے کی ابتدا زوال سے بہت
دیر کے بعد ہوتی ہے تو ظاہر ہے کہ سایہ ٹیلون کے برابر اسوقت پہنچیگا جب بلند
چیزون کا سایہ ایک مثل سے بہت گزر جائیگا اسوقت تک حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے گرمیون مین ظہر ٹھنڈی کرنے کا حکم فرمایا اور اسکے بعد مؤذن کو
اجازت اذان عطا ہوئی تو بلاشبہہ دوسری مثل مین وقت ظہر باقی رہنا ثابت ہوا

جیسا کہ ہمارے امام رضی اللہ تعالے عنہ کا مذہب ہے یہ دلیل ساطع بحمد اللہ تعالے لاجواب تھی یہان ملاجی حالت اضطراب مین فرماگئے کہ مساوی کہنا راوی یعنی سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ کا سایہ ٹیلونکو ظاہر ہے کہ تخمیناً اور تقریباً ہے نہ یا بنطور کہ گز رکھکر ناپ لیا تھا کیون حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالی عنہ نے تو گز رکھکر ناپا تھا یونہین تخمیناً مساوات بتادی مگر انس رضی اللہ تعالی عنہ کا گز رکھکر ناپ لینا آپکو معلوم ہوگیا ہوگا آخر دخول وقت عصر یونہین تو معلوم ہوگا کہ سایہ اس مقدار کو پہنچ جائے اُسکا علم بے ناپے کیونکر ہو بلکہ یہانتو غالباً دو ناپون کی ضرورت ہے ایک وقت نصف النہار کہ سایہ اصلی کی مقدار ناپین دوسری اسوقت کہ سایہ بعد ظل اصلی مقدار مطلوب کو پہنچا یا نہین جب اُنھون نے ایک ناپ نہ کی یونہین تخمیناً فرمادیا انھون نے دونا پین کاہیکو کی ہونگی یونہین تخمیناً فرمادیا ہوگا کہ عصر کا اول وقت داخل ہوگیا جیسے آپ وہان احتمال نکالا چاہتے ہین کہ واقع مین مساوی نہوا ہوگا اور ظہر ایک مثل کے اندر ہوئی یہان بھی وہی احتمال پیدا رہیگا کہ واقع مین وقت عصر نہ آیا تھا ظہر اپنے ہی وقت پر ہوئی یہ کیا حیاداری و مکابرہ ہے کہ جابجا جو باتین خود اختیار کرتے جاؤ دوسرا کرے تو آنکھین دکھاؤ تحریف نصوص بتاؤ اس تحکم کی کوئی حد ہے **لطیفہ (۲)**

اقول خدا انصاف دے تو یہان تخمینہ مین اتنی ہی غلطی ہوگی جتنی دیر مین ظہر کی دو رکعتین پڑھی جائین اور حدیث ابوذر رضی اللہ تعالے عنہ مین سخت فاحش غلطی ماننی پڑے گی جسے اُن کیطرف بیدلیل نسبت کردینا صراحۃً سوئے ادب خود امام شافعی المذہب کی تصریح سے واضح ہو کہ سایہ تلول کی ابتدا

اُسوقت ہوتی ہے جب بلند چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے اکثر گزر جاتا ہے تو ظاہر ہے کہ ٹیلون کا سایہ ابھی نصف مثل تک بھی نہ پہنچیگا کہ اور چیزون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا ایک مثل سے گزر جائیگا کہ اول تو جسطرح ظہور ظل مین تفاوت شدید ہے کہ اتنی دیر کے بعد انکا سایہ پیدا ہوتا ہے یونہین زیادت ظل مین فرق رہیگا بلند چیزونکا سایہ اپنی نسبت پر جتنی دیر مین جتنا بڑھے گا ٹیلونکا سایہ اپنی نسبت مین اُس سے کم بڑھے گا کما لا یخفے علی العارف بقواعد الفن تو لاجرم جسوقت ٹیلون کا سایہ پیدا ہوا اور بلندیون کا سایہ سایہ اصلی کے سوا نصف مثل سے زائد تھا اب کچھ دیر کے بعد بلندیون کا سایہ نصف مثل سے کم بڑھکر ایک مثل ظل اصلی سے گزر گیا اُسوقت ٹیلون کا سایہ اُس کم از نصف سے بھی کم ہوگا اور اس تحفظ نسبت تفاوت کو نہ بھی مانیے تو خیر کم از نصف ہی جانیے پھر بہر حال اس سے اتنی دیر اور مجرا کیجیے جسمین اذان کا حکم ہوا اور اُسکے بعد جماعت فرمائی گئی تو حساب سے آپکے طور پر اُسوقت ٹیلونکا سایہ کوئی چہارم ہی کی قدر رہتا ہے اُسسے ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ کا فرمادینا کہ سایہ برابر ہوگیا تھا کس قدر بعید و ناقابل قبول ہے کیا اچھا انصاف ہے کہ یا تو تخمین مین اُتنی غلطی نامسموع کہ جسمین دو رکعتین پڑھ لیجائین یا اپنے داؤن کو یہ بھاری غلطی مقبول کہ سیر مین پسیری کا دھوکا بحمد اللہ تعالی اس تقریر سے یہ بھی واضح ہوگیا کہ وہان تخمین سے جواب دینا محض جہل و باطل تھا **لطیفہ ۳۳) اقول** وہان ایک ستم خوش ادائی یہ کی ہے کہ وہ تخمینا برابر ہونا بھی مع سایہ اصلی کے ہے نہ سایہ اصلی الگ کرکے وھذا لا یخفی علی من لہ ادنی عقل تو در اصل سایہ ٹیلون کا بعد نکالنے سایہ اصلی کے تخمینا آدھی مثل ہوگا یا کچھ زیادہ اور مثل کے ختم مین اتنی دیر ہوگی کہ بخوبی

فارغ ہوگئے ہونگے ملاجی ذرا کچھ دنون جنگل کی ہوا کھاؤ ٹیلونکی ہری ہری ڈوب ٹھنڈے
وقت کی سنہری دھوپ دیکھو کہ آنکھونکے تیور ٹھکانے آئین علاّ تو فرماتے ہین کہ
ٹیلون کا سایہ پڑتا ہی نہین جب تک آدھے سے زیادہ وقت ظہر نہ نکل جائے
ملاجی اُن کے لیے ٹھیک دوپہر کا سایہ بنا رہے ہین اور وہ بھی تھوڑا نہ بہت آدھی
مثل جبھی تو کہتے ہین کہ وہابی ہوکر آدمی کی عقل ٹیلونکا سایۂ زوال ہوجاتی ہے

(لطیفہ ۴) **اقول** اور بڑھکر نزاکت فرمائی ہے کہ مساوات سایہ کے ٹیلونسے
مقدار مین مراد نہ ہو بلکہ ظہور مین یعنے پہلے سایہ جانب شرقی معدوم تھا اور مساوات
نہ تھی ٹیلون سے کیونکہ وہ موجود تھے اور وقت اذان کے سایہ جانب شرقی بھی
ظاہر ہوگیا پس برابر ہوگیا ٹیلون کے ظاہر ہونے مین اور موجود ہونے مین نہ مقدار
مین اس جواب کی قدر ملاجی اپنے ہی ایمان سے بتادین وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک
کہ ٹیلونکا سایہ اُنکے برابر آیا اسکے یہ معنے کہ ٹیلے بھی موجود تھے سایہ بھی موجود ہوگیا
اگرچہ وہ دس گز ہون یہ جَو برابر سبحن اللہ اسے کیون تحریف نصوص کہیے گا کہ یہ تو
مطلب کی گڑھنت ہے ایسا لقب تو خاص بیچارے حنفیہ کا خلعت ہے ملاجی اگر کوئی
کہے کہ مین ملاجی کے پاس رہا یہان تک کہ اُنکی داڑھی بالنس برابر ہوگئی تو اسکے معنے
یہی ہونگے نہ کہ ملاجی کا سبزہ آغاز ہوا کہ پہلے بالنس موجود تھا اور ملاجی کی داڑھی
معدوم جب رو آن کچھ کچھ چمکا چمکتے ہی بالنس برابر ہوگیا کہ اب بالنس بھی موجود بال
بھی موجود ع مرغک از بیضہ برون آید و دانہ طلبد

(لطیفہ ۵) **اقول**
یہ بلکف چراغی و تحریف صریح قابل ملاحظہ کہ خود ہی حنفیہ و شافعیہ کے مسئلہ مختلف
فیہا مین شافعیہ سے حجت لانے کو فتح الباری امام عسقلانی سے یہ عبارت نقل کی کہ

یحتمل ان یراد بھذہ المساواۃ ظہور الظل بجنب التل بعد ان لم یکن ظاہرا
جسمین ٹیلون کے بے سایہ اصلی ہونے کی صاف نفی تھی حضرت تو وہ دعوے کر چکے تھے
کہ انکا سایہ اصلی آدھی مثل کے قریب ہوتا ہے لاجرم معدوم ہونمین جانب شرق کی قید
بڑھائی کہ مشرق کیطرف معدوم تھا اور اُسے فتح الباری کیطرف نسبت کر دیا کہ

جیسا کہ کہا فتح الباری مین ویحتمل ان یراد الخ ملاجی دھرم کہنا یہ تحریف تو نہین
(لطیفہ ۶) **اقول** فتح الباری کے طور پر تو مشارکت فی الوجود غایت بن سکتی ہے
کہ دوپہر کو ٹیلونکا سایہ اصلا نہ تھا دیر فرمائی یہانتک کہ موجود ہوا اگرچہ ٹیلون سے
سایہ مساوی ہونیکی ہرگز یہ معنے نہین مگر آپ اپنی خبر لیجیے آپ کے نزدیک تو ٹھیک
دوپہر کو ٹیلون کا سایہ آدھا مثل تھا تو ظہور و وجود مین برابری صبح سے شام تک
دن بھر رہی اس غایت مقرر کرنے کے کیا معنے کہ وقت ٹھنڈا فرمایا یہانتک کہ سایہ
وجود مین ٹیلون کے برابر ہو گیا اور جانب شرقی کی قید حدیث مین کہان یہ آپکی
نری من گڑھت ہے تاویل گڑھی مساوات فی الظہور تفریع کی مساوات فی الوجود
اور مفرع علیہ وجود شرقی کیا جب تک وجود غربی شمالی تھا مساوات فی الوجود
نہ تھی اب کہ وجود شرقی ملا مساوات ہوئی کچھ بھی ٹھکانے کی کہتے ہو (لطیفہ ۷)
اقول ملاجی جب آپکے دھرم مین سایہ وقت نصف النہار بھی موجود تھا
تو زوال ہوتے ہی قطعاً معاً شرقی ہوا تو یہ مساوات خاص آغاز وقت ظہر پر پیدا
ہوئی اور حدیث مین یہ ارشاد ہے کہ مؤذن نے تین بار ارادہ اذان کیا ہر بار
حکم ابراد ذنا خیر ملا یہانتک کہ سایہ مساوی ہوا کیا یہ ارادہ ہائے اذان و حکمہائے
ابراد سب پیش از زوال ہو لیے تھے شاید سہر دن چڑھے ظہر کا وقت ہو جاتا ہو گا

ملاجی تحریف نصوص اسے کہتے ہین ع چھائی جاتی ہے یہ دیکھو نو سر اپا کش ژ

(لطیفہ ۸) **اقول** جب کچھ نہ بنی تو مارے در بجے یہ تیسری نزاکت

اس حدیث کے جوابین فرمائی کہ یہ تاخیر آنحضرت ﷺ سے سفر مین ہوئی شاید آنحضرت ﷺ نے

اس ارادہ سے کی ہو کہ ظہر کو عصر سے جمع کرینگے پس سفر پر حضر کو قیاس مع الفارق

ہے ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث ابراد ظہر کی ہے یعنے وقت ٹھنڈا کر کے

پڑھنا یا تفویت ظہر کی کہ وقت کھو کر پڑھنا حدیث مین علت حکم یہ ارشاد ہوئی

ہے کہ شدت گرمی جوشش جہنم سے ہے تو گرمی مین ظہر ٹھنڈا کر و یا یہ کہ ابھی اذان

نہ کہو ہم عصر سے ملا کر پڑھینگے ملاجی اس حدیث کی شرح مین خود علماے شافعیہ

کا کلام سنو کہ معنی ابراد مین آپکی یہ گڑھت بھی ٹوٹے اور سفر و حضر سے فرق کی بھی

قسمت پھوٹے ارشاد الساری امام قسطلانی شافعی شرح صحیح بخاری باب الابراد

بالظہر فی السفر مین اسی حدیث ابو ذر رضی اللہ تعالے عنہ کے نیچے ہے (قال کنا مع

النبی صلے اللہ تعالے علیہ وسلم فی سفر) قید ھنا بالسفر واطلقہ

فی السابقۃ مشیرا بذلک الی ان تلک الروایۃ المطلقۃ محمولۃ علی ھذہ

المقیدۃ لان المراد من الابراد التسھیل ودفع المشقۃ فلا تفاوت بین السفر

والحضر انتہی مین ہے (فقال لہ ابرد حتی راینا فیئ التلول) غایۃ الابراد حتی

یصیر الظل ذراعا بعد ظل الزوال او ربع قامۃ او ثلثھا او نصفھا وقیل غیر

ذلک ویختلف باختلاف الاوقات لکن یشترط ان لا یمتد الی اخر الوقت

ہان خوب یاد آیا علماے شافعیہ کی کیون سنیے آپ اپنے ہی لکھی کو نہ دیکھیے مسئلہ وقت

مستحب ظہر مین فرما گئے اگر ابراد اختیار کرے تو لازم ہے کہ ایسا ابراد نہ کرے کہ وقت

ف صلے اللہ تعالے علیہ وعلے آلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ

ف صلے اللہ تعالے علیہ وعلی آلہ وبارک وسلم ۱۲ منہ سلمہ ربہ

ظہر کا خارج ہو جائے یا قریب آجائے حد مین ابراد کی علما مین اختلاف ہو لکن یہ سب کے نزدیک شرط ہے کہ ابراد اس مرتبہ کا نہ کرے کہ ظہر کے آخر وقت کو پہنچ جاوے کہا فتح الباری مین اختلف العلماء فی غایۃ الابراد لکن یشترط ان لا یمتد الی آخر الوقت جب آخر وقت کے قریب تک نہ آنا لازم و شرط ابراد ہے تو حکم ابراد کو اخراج وقت پر حمل کرنا کیسا عذر بارد ہے، ملاجی ایمان سے کہنا یہ حدیث سے جواب ہے یا اپنی سخن پروری کے لیے صراحۃً نص شرع کی تحریف حدیث صحیح کا رد۔ شافعیہ حنفیہ کے مکالمات محض تفنن طبع کے لیے ہین ورنہ مذاہب متقرر ہو چکے علامہ زرقانی مالکی شرح مواہب آخر جلد ہفتم مین فرماتے ہین قد اجاب الحافظ ابن حجر عن ذلک وعن غیرہ من ادلۃ المانعین وھی عشرۃ بما یطول ذکرہ مع انہ لا کبیر فائدۃ فیہ اذ المذاہب تقررت انما ھو تشحیذ اذھان آپ اپنی خبر لیجیے آپ تو محقق مجتہد ہین سب ارباب مذاہب کی ضد ہین آپ کیون صحیح بخاری کی حدیث جلیل مین یون کھلی تحریفین کر رہے ہین دعوے باطلہ عمل بالحدیث کے چھلکے اتر رہے ہین ع شرم بادت از خدا و از رسول ﷺ (لطیفہ ۹) **اقول** ملاجی خود جانتے تھے کہ یہ تاویلین نہین محض مہمل پوچ تقریرون سے جیسے بنے حدیث کو رد کرنا ہو لہذا عذر بدتر از گناہ کے لیے ارشاد ہوتا ہے منشا تاویلات کا یہی ہے کہ احادیث صحیحہ جن سے معلوم ہوتا ہے کہ بعد ایک مثل کے وقت ظہر نہین رہتا ثابت ہین پس جمعا بین الادلہ یہ تاویلین حقہ کیگئین ان تاویلون کو حقہ کہنا تو دلمین خوب جانتے ہو گے کہ جھوٹ کہہ رہے ہو خاک حقہ تھین کہ ایک دم مین سلفہ ہو گیئین مگر اس ڈھٹائی کا کہان ٹھکانا کہ صحیح حدیث بخاری شریف کو بحیلہ جمع بین الادلہ یون دانستہ بگاڑ دے

حالانکہ نہ قصہ واحد نہ لفظ مساعد اور حدیث ابن عمر دربارۂ غیبت شفق مین باوصف
اتحاد قصہ جمع بین الادلہ حرام اور رد احادیث صحاح واجب الالتزام (لطیفہ ۱)
اقول جمع تقدیم کی نامندمل جراحت بھرنے کو حدیث ابو جحیفہ رضی اللہ تعالے
عنہ مین وہ لن ترانیان تھین کہ ظاہر پر حمل واجب ہی جب تک مانع قطعی نہ ہو اب
اپنے داؤن کو ظاہر نص صریح کے یون ہاتھ دھو کر پیچھے پڑے خیر بحمد اللہ آپ ہی کی
گواہی سے ثابت ہو لیا کہ جمع بین الادلہ کے لیے ایسی رکیک و پوچ و بےجا و بیلاف
تک روا ہین تو یہ صاف و نظیف و شائع و لطیف معانی و محامل کہ ہمنے جمعا
بین الادلہ احادیث ابن عمر و انس رضی اللہ تعالے عنہم مین اختیار کیے انمین
اپنی چون وچرا کی گلی آپنے خود بند کر لی وللہ الحمد ع عدو شود سبب خیر گر
خدا خواہد۔ ظرفہ یہ کہ آپ مستدل ہین اور ہم خصم جب آپکو ایسے لچریات نفع دینگے
ہمین یہ واضحات بدرجہ اولے نافع اور آپکے تمام ہواجس و وساوس کے قاطع
ہونگے **فائدہ عائدہ** سنن مین ایک حدیث اور ہے جس سے ناواقف کو
جمع تاخیر کا وہم ہو سکے فقیر نے کلام فریقین مین اُس سے استناداً جواباً اصلا
تعرض نہ دیکھا ملاجی بہت دور دور کے چکر لگا آئے جہان کچھ بھی لگتی پائی بلکہ نہ
لے لگا و بھی جمع کرلائے سنن کچھ دور نہ تھین اُس کے آس پاس گھوما کیے مگر
اُس سے دہنے بائین کتراتے اسی سے اُسکا نہایت نامفیدی مین ہونا ظاہر مگر
شاید اب کسی نئے متوہم یا خود حضرت ہی کو تازہ وہم جاگے لہذا اُس سے تعرض
کردینا مناسب ففی سنن ابی داود حدثنا احمد بن صالح نا یحیی بن
محمد الجاری وفی سنن النسائی اخبرنا المؤمل بن اھاب قال حدثنی

يحيى بن محمد ن الجاري وفي مصنف الطحاوی حدثنا علی بن عبد الرحمن ثنا
نعیم بن حماد قالا ثنا عبد العزیز بن محمد (زاد نعیم) الدراوردی عن مالک
عن ابی الزبیر عن جابر ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم غابت الشمس بمکة
فجمع بینهما بسرف (زاد نعیم) یعنی الصلاتین و لفظ المؤمل غابت الشمس
و رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم بمکة فجمع بین الصلاتین بسرف قال ابو داود
حدثنا محمد بن هشام جار احمد بن حنبل نا جعفر بن عون عن هشام
بن سعد قال بینهما عشرة امیال یعنی بین مکة وسرف یعنی حضور سید عالم
صلی الله تعالی علیه وسلم کو مکہ معظمہ مین آفتاب ڈوبا پس مغرب وعشا موضع سرف
مین جمع فرمائین ابو داود نے ہشام بن سعد سے (کہ ملاجی کے حسابون رافضی مجروح
مردود الروایہ متروک الحدیث ہے تقریب مین کہا صدوق له اوهام ورمی
بالتشیع) نقل کی کہ مکہ وسرف مین دس میل کا فاصلہ ہے **اقول** وبالله
التوفیق اصول حدیث ونیز اصول محدثہ ملاجی پر یہ حدیث ہرگز قابل حجیت نہین
اصول حدیث پر اسکی سند ضعیف اور اصول ملائیہ پر تو ضعف در ضعف در ضعف
کیا جانیے کتنے ضعفون کی طومار اور نری مردود ومتروک ہے **اولا** دو
طریق پیشین مین یحیی بن محمد جاری ہے تقریب مین کہا صدوق یخطئ
امام بخاری نے فرمایا یتکلمون فیه ائمہ محدثین اسپر طعن کرتے ہین) میزان مین یہی
حدیث اسکے ترجمہ مین داخل کی اور کتب ضعفا مین زیر ترجمہ ضعفا انکی منکر
حدیثین ذکر کرتے ہین اور اسکے ساتھ طریق دوم مین مؤمل بن اهاب ہے تقریب
مین کہا صدوق له اوهام طریق ثالث مین نعیم بن حماد ہے یہ اگرچہ فقیہ و

له ای تحسین عند الاولین وتضعیف عند الآخرین ۱۲ منه

فرائض دان تھا مگر حدیثی حالت مین ہیچے سے بھی بدتر ہے تقریب مین کہا صدوق
یخطئ کثیرا یہانتک کہ ابو الفتح ازدی نے کہا حدیثین اپنے جی سے گڑھتا اور امام
ابو حنیفہ کے مطاعن مین جھوٹی حکایتین وضع کرتا تھا یہ اگرچہ مجازفات ازدی سے
ہو مگر ذہبی نے طبقات الحفاظ و میزان الاعتدال دونون مین اُسکے حق مین قول
اخیر یہ قرار دیا کہ وہ باوصف امامت منکر الحدیث ہی قابل احتجاج نہین جامع صحیح مین
اُسکی روایت مقرونہ ہے نہ بطور حجیت امام جلال الدین سیوطی لآلی مین اُسکی حدیث
اذا اراد اللہ ان ینزل الی السماء الدنیا نزل عن عرشہ بذاتہ ذکر کرکے
فرماتے ہین اتعبنا نعیم بن حماد من کثرۃ ما یأتی بھذہ الطامات وکم
نذر وعنہ وعن الطرطوسی لراوی عنہ فلا ادری البلاء فی الحدیث منہ
او من شیخہ نعیم اھ ملخصا یعنے نعیم بن حماد اس کثرت سے یہ طامات روایتین
لاتا ہی کہ ہم تھک گئے کہانتک اُسکا اور اُسکے شاگرد طرطوسی کا بچاؤ کرین مجھے
نہین معلوم کہ اس حدیث مین بلا اُسکی طرف سے اُٹھی یا اُسکے اُستاد نعیم سے، **ثانیا**
پھر ان سب طرق مین عبد العزیز بن محمد دراوردی ہے تقریب مین کہا صدوق
کان یحدث من کتب غیرہ فیخطئ تو ہر طریق مین دو راوی صدوق یخطئ
ہوئے خصوصًا ثالث مین تو ایک کثیر الخطا اور ثانی مین تیسرا صدوق لہ اوھام
اور ملاجی کے اصول پر ایسے رواۃ کی حدیثین مردود و متروک و واہیات ہین۔
ثالثا مدار حدیث ابو الزبیر عن جابر پر ہے ابو الزبیر کی نسبت خود ملاجی
کہہ گئے کہ وہ فقط صدوق ہے اور اُسکے ساتھ مدلس قال فی التقریب صدوق
الا انہ یدلس اور یہان اُن سے راوی لیث بن سعد نہین اور روایت مین عنعنہ

له قید هذا لان الراوی عنه اذا کان اللیث بن سعد یؤمن من تدلیسه کما افاده فی فتح المغیث وغیره فلیحفظ فانها فائدة نفیسة وقد بین السبب فی ذلک فی المیزان فراجعه ١٢ منه سلمه ربه

عنعنہ کیا اور عنعنۂ مدلس اصول محدثین پر نامقبول رابعاً میلونکی گنتی حدیث مین
نہین نہ زید وعمرو کی ایسی حکایات پر وہ اعتماد ضرور جسکے سبب توقیت صلاۃ کا حکم
معروف ومشہور ثابت بالقرآن العظیم والاحادیث الصحاح چھوڑ دیا جائے خصوصاً ملاجی
کے نزدیک تو یہ دس میل بتانیوالا رافضی متروک ہے زمینون کا ناپنا میلونکا گننا
ان حملہ ورواۃ کا کام نہ تھا بلکہ سرے سے ان اعصار وامصار مین اس طریقہ کا
اصلا نام نہ تھا یونہین ہر شخص اپنے تخمینہ سے یا کسی اور کی سنی سنائی بتا دیتا ولہذا
شمار مین اسقدر شدت سے اختلاف پڑتا ہے کہ ان گنتیون سے امان اٹھائی
دیتا ہے ذو الحلیفہ کہ مکہ معظمہ کے راستے پر مدینہ طیبہ کے قریب ایک مشہور و
معروف مقام ہے اسکے اختلاف دیکھیے امام اجل رافعی احد شیخین مذہب شافعی
اور ان سے پہلے امام ابو المحاسن عبد الواحد بن اسمعیل بن احمد شافعی معاصر امام
غزالی اور انسے بھی پہلے امام ابو نصر عبد السید بن محمد شافعی نے فرمایا مدینہ سے
ایک میل ہے امام قسطلانی شافعی نے فرمایا یہ وہم ہے لشہادت مشاہدہ ہر دو
بعض نے کہا دو ایک میل امام عینی نے فرمایا چار میل امام حجۃ الاسلام شافعی نے
فرمایا چھ میل ہے اسیطرح امام مجد شافعی نے قاموس مین کہا امام اجل ابو زکریا
نووی شافعی نے فرمایا یہی صحیح ہے بعض علما نے کہا سات میل امام جمال الاسنوی
شافعی نے فرمایا حق یہ کہ تین میل ہے یا کچھ قدرے قلیل زیادہ ہو مشاہدہ اسپر
گواہ ہے ارشاد الساری شرح صحیح بخاری مین ہے بعدہا من المدینۃ میل
کما عند الرافعی لکن فی البسیط انہا علی ستۃ امیال وصححہ فی المجموع
وھو الذی قال فی القاموس وقیل سبعۃ وفی المہمات الصواب المعروف

بالمشاهدة انها علی ثلثۃ امیال او تزید قلیلا اُسیمین ہے وقول من قال
کابن الصباغ فی الشامل والرویانی فی البحر انہ علی میل من المدینۃ وہم یردہ
الحس عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری مین ہے من المدینۃ علی اربعۃ امیال
ومن مکۃ علی مائتی میل غیر میلین وقیل بینہما وبین المدینۃ میل او میلان
دیکھیے ایسے معروف مقام مین کہ شارع نے اُسے اہل مدینہ طیبہ کے لیے میقات
احرام مقرر فرمایا ایسے اجلہ ائمہ مین ایسے شدید اختلاف ہین جنھین تراز وے تخمینہ کی
جھونک کسیطرح نہین سہار سکتے ایک[۱] دو[۲] تین[۳] چار[۴] چھ[۶] سات[۷] میل تک اقوال مختلف
پھر تصحیحون مین بھی دو نادونکا تفاوت ایک فرماتے چھ میل صحیح ہے دوسری
فرماتے تین میل حق ہے موطا امام مالک مین بسند صحیح علی شرط الشیخین ہے عن یحیی
بن سعید انہ قال لسالم بن عبد اللہ ما اشد ما رأیت اباک اخر المغرب
فی السفر فقال سالم غربت الشمس ونحن بذات الجیش فصلی المغرب بالعقیق
یعنے یحیے بن سعید انصاری نے امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم
سے پوچھا آپنے اپنے والد ماجد کو سفر مین مغرب کی تاخیر زیادہ سے زیادہ کسقدر
کرتے دیکھا فرمایا ذات الجیش مین ہمین سورج ڈوبا اور مغرب عقیق مین پڑھی اب
رواۃ موطا تلامذہ امام مالک مین ان دونون مقامون کے فاصلہ مین اختلاف پڑا
یحیے کی روایت مین ہے دو میل یا کچھ زائد عبد اللہ بن وہب نے کہا چھ میل محمد بن
وضاح اندلسی تلمیذ التلمیذ امام مالک نے کہا سات میل عبد الرحمن بن قاسم نے
کہا دس میل علامہ زرقانی نے جزم کیا کہ بارہ میل شرح موطا مین فرمایا بینہما
اثنا عشر میلا وقال ابن وضاح سبعۃ امیال وقال ابن وہب ستۃ

وقال القعنبی ذات الجیش علی برید ین من المدینۃ وقال البونی فی روایۃ یحیی وبینھما میلان او اکثر قلیلا وفی روایۃ ابن القاسم عشرۃ امیال ان اختلافات کو خیال کیجیے کہاں دو میل کہاں بارہ میل **خامسا** یہ واقعہ عین ہے اور وقائع عین مساغ ہر گونہ احتمالات سرعت سیر کے لیے کوئی حد محدود نہیں کہ اس سے زائد نا متصور ہو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما کا سہ منزلہ کرنا اوپر گزرا ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا کی حدیث مین ہے اصبح النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم بملل ثم راح وتعشی بسرف سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو ملل مین صبح ہوئی پھر تشریف لیچلے اور شام کا کھانا سرف مین تناول فرمایا فصل اول مین گزر چکا کہ ملل مدینہ طیبہ سے سترہ میل ہے اور یہین کلام امام بدر محمود عینی سے منقول ہوا کہ مدینہ طیبہ مکہ معظمہ سے دو کم دو سو میل ہے اب سترہ وہ اور دس میل سرف کے نکال لیجیے تو ایکدن مین ایکسو اکہتر میل راہ طے ہوئی پھر غروب شمس سے لیتے قرب عشا تک کہ ہنوز بقدر تین رکعت پڑھ لینے کے مغرب کا وقت باقی ہو دس میل قطع ہو جانا کیا جائے عجب ہو خصوصا اواخر جوزا و اوائل سرطان مین کہ ان دنون حوالی مکہ معظمہ مین وقت مغرب کما بیش ڈیڑھ گھنٹا ہوتا ہے اعتبار نہ آئے تو آزما دیکھیے کہ عمدہ گھوڑے تیز ناقے ڈیڑھ چھوڑ ایک ہی گھنٹے مین دس میل بلکہ زائد قطع کرینگے حدیث موطا مین کہ ابھی مذکور ہوئی جزم علامہ زرقانی اور نیز روایت ابن القاسم تلمیذ امام مالک پر اُسکی نظیر یہین پیش نظر اور پر ثابت ہو چکا کہ سالم قائل جمع نہین وہ تصریحا فرما چکے کہ اُن کے والد ماجد رضی اللہ تعالی عنہ نے مزدلفہ کے سوا کبھی جمع نہ فرمائی تو لاجرم غروب آفتاب کے بعد دس بارہ

میل چلے اور مغرب وقتین پڑھی ولہذا ابو الولید باجی مالکی نے اس حدیث کی شرح مین کہا اراد ان یعرف اخر وقتہا المختار یحیی بن سعید انصاری کا اس سوال سے یہ ارادہ تھا کہ مغرب کا آخر وقت مختار معلوم کرین منتقی مین وحمل ذالک علی المعروف من سیر من جد خروج وقت پر پڑھنا ہوتا تو کوشش سیر پر حمل کی کیا حاجت تھی بالجملہ حدیث بر تقدیر صحت بھی اصلا جمع حقیقی کی مفید نہ جمع صوری سے جدا و بعید والحمد للہ العلی المجید الحمد للہ کلام اپنے ذروۂ اقصے کو پہنچا اور جمع تقدیم و تاخیر دونون مین ملاجی کا ہاتھ بالکل خالی رہگیا ایک حدیث سے بھی جمع حقیقی اصلا ثابت نہو سکی وللہ الحجۃ السامیہ امید کرتا ہون کہ اس فصل بلکہ تمام رسالہ مین ایسا کلام شافی و متین و کافی و مبین برکات قدسیہ روح زکیہ طیبہ علیہ امام الائمہ مالک لازمہ کاشف الغمہ سراج الامہ سیدنا امام اعظم واقدم رضی اللہ تعالی عنہ سے حصۂ خاص فقیر مہین ہو والحمد للہ رب العلمین

فصل چہارم نصوص نفی جمع وہدایت التزام اوقات مین

یہ نصوص دو قسم ہین اول عامہ جنمین تعیین اوقات کا بیان یا انکی محافظت کی ترغیب یا انکی مخالفت سے ترہیب ہے جنسے ثابت ہو کہ ہر نماز کے لیے شرع مطہر نے جدا وقت مقرر فرمایا ہے کہ نہ اس سے پہلے ہو سکے نہ اسے کھو کر دوسرے وقت پر اٹھا رکھی جائے بلکہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہونی چاہیے دوم خاصہ جنمین بالخصوص جمع بین الصلاتین کی نفی ہے

قسم اول نصوص عامہ (الآیات)

رب العزۃ تبارک وتعالے نے محافظت والتزام اوقات کا حکم سات سورتون مین نازل فرمایا [1] البقرہ [2] نساء [3] انعام [4] مریم [5] مؤمنون [6] معارج [7] ماعون آیت [1] قال ربنا

غرض من قائل ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبا موقوتا ہ بیشک نماز
مسلمانون پر فرض ہے وقت باندھا ہوا) کہ نہ وقت سے پہلے صحیح نہ وقت کے
بعدتاخیر روا بلکہ فرض ہے کہ ہر نماز اپنے وقت پر ادا ہو یہین یہان معنی آیت
مین کلام علمائے کرام لاؤن اس سے بہتر یہی ہو کہ خود ملاجی کی شہادت دلاون
مسئلہ وقت ظہر مین ایک مثل تک تمامی وقت بتانے کے لیے فرماتے ہین
کہا اللہ تعالیٰ نے ان الصلوٰۃ کانت علی المؤمنین کتٰبا موقوتا یعنی ہر نماز کا
وقت علیحدہ علیحدہ ہے تفسیر مظہری مین ہے قولہ تعالے کتٰبا موقوتا یقتضے
الکون لکل صلاۃ وقتا علیحدۃ تو مقتضا آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت
مین دوسری نماز ادا نہین ہوسکتی ع مدعی لاکھ پہ بھاری ہے گواہی تیری ہ
آیت ۲ قال مولانا جل وعلا حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطےٰ وقوموا
للہ قانتین ہ محافظت کرو سب نمازون اور خاص بیچ والی نماز کی اور کھڑے ہو
اللہ کے حضور ادب سے) محافظت کرو کہ کوئی نماز اپنے وقت سے ادھر ادھر نہ ہونے
پائے بیچ والی نماز نماز عصر ہے اسوقت لوگ بازار وغیرہ کے کامون مین زیادہ
مصروف ہوتے ہین اور وقت بھی تھوڑا ہے اسلیے اسکی خاص تاکید فرمائی
بیضاوی شریف علامہ ناصر الدین شافعی مین ہے حافظوا علی الصلوات بالاداء
لوقتھا والمداومۃ علیھا مدارک شریف مین ہے حافظوا علی الصلوات
داوموا علیھا لمواقیتھا ارشاد العقل السلیم مین ہے حافظوا علی الصلوات
ای داوموا علی ادائھا لاوقاتھا من غیر اخلال بشئ منھا **آیت ۳**
قال العلی الاعلی تبارک وتعالے والذین ھم علےٰ صلاتھم یحافظون ہ اولئک

لہ
ہذا الخلاف
فیہ بین العلماء
الا شیئ یروی
عن ابی موسیٰ
الاشعری رضی اللہ عنہ
عن بعض
التابعین
اجمع العلماء
علی خلافہ
ولا وجہ
لذکرہ ہہنا
رو [illegible]
عنہم وصح
عن ابی موسیٰ
خلافہ حکاہ وفق
جماعۃ فصار
اتفاقا صحیحا
اجمعا علی الکافر
١٢ منہ

هم الوارثون ۝ الذین یرثون الفردوس هم فیها خالدون ۝ اور وہ لوگ جو
اپنی نماز کی نگاہداشت کرتے ہین کہ اُسے وقت سے بیوقت نہین ہونے دیتے
وہی سچے وارث ہین کہ جنت کی وراثت پائینگے وہ اُسمین ہمیشہ رہنے والے ہین
معالم شریف امام بغوی شافعی مین ہے یحافظون اے یداومون علی حفظها و
یراعون اوقاتها کرر ذکر الصلاۃ لیتبین ان المحافظۃ علیها واجبۃ
آیت ۴ قال المولی الاجل عزوجل والذین هم علی صلاتهم یحافظون
اولٰئك فی جنت مکرمون ۝ اور وہ لوگ کہ اپنی نماز کی محافظت کرتے ہین
ہر نماز اُسکے وقت مین ادا کرتے ہین وہ جنتو مین عزت کیے جائینگے جلالین شریف
امام جلال الملۃ والدین شافعی مین ہے یحافظون بادائها فی اوقاتها تفسیر
نسفی شریف مین ہے المحافظۃ علیها ان لا تضیع عن مواقیتها آیت ۵
قال المولی تقدس وتعالی والذین یؤمنون بالاٰخرۃ یؤمنون به وهم
علی صلاتهم یحافظون ۝ اور جنھین آخرت پر یقین ہے وہ قرآن پر ایمان لاتے ہین
اور وہ اپنی نمازون کی حفاظت کرتے ہین کہ وقت سے باہر نہ ہو جائین تفسیر
کبیر[1] مین ہے المراد بالمحافظۃ التعهد لشروطها من وقت وطهارۃ وغیرهما
والقیام علی ارکانها واتمامها حتی یکون ذلك دابه فی کل وقت محافظت وقت
کے یہ معنی جو ہم نے علماے حنفیہ کے سوا ہر آیت مین علماے شافعیہ سے نقل کیے
کہ ہر نماز اپنے ہی وقت پر ہو خود احادیث مین ارشاد ہوتے جنکا ذکر عنقریب
آتا ہے انشاء اللہ تعالی آیت ۶ قال رب العلی عز وعلا فخلف من بعدهم
خلف اضاعوا الصلوۃ پھر آئے اُن کے بعد وہ برے پس ماندے جنھون نے نمازین

[1] ذکرہ تحت آیۃ الذین منهم ۱۲ منہ

ضائع کین) سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ اس آیت کی تفسیر مین فرماتے
ہین اخروھا عن مواقیتہا وصلوھا لغیر وقتہا یہ لوگ جنکی مذمت اس آیہ کریمہ
مین فرمائی گئی وہ ہین جو نمازونکو اُنکے وقت سے ہٹاتے اور غیر وقت پر پڑھتے
ہین ذکرہ الامام البدر فی عمدۃ القاری باب تضییع الصلوات عن وقتہا
والامام البغوی فی المعالم افضل التابعین سیدنا سعید بن المسیب رضی اللہ
تعالے عنہما فرماتے ہین ھو ان لا یصلے الظہر حتی انی العصر نماز کا ضائع کرنا یہ
ہے کہ ظہر نہ پڑھی یہانتک کہ عصر کا وقت آگیا اثرہ محی السنۃ تفسیر انوار التنزیل
مین ہے اضاعوا الصلوۃ ترکوھا او اخروھا عن وقتھا **آیت ۷**
قال سبحنہ ما اعظم شانہ فویل للمصلین ۝ الذین ھم عن صلاتھم ساھون ۝
خرابی ہے اُن نمازیون کے لیے جو اپنی نمازون سے غافل ہین) کہ وقت نکال کر
پڑھتے ہین تفسیر جلالین مین ہے ساھون غافلون یؤخرونہا عن وقتہا تفسیر
مفاتیح الغیب مین ہے ساھون یفید امرین اخراجھا عن الوقت وکون
الانسان غافلا فیہا اس آیہ کریمہ کی یہ تفسیر خود حدیث مین وارد ہوئی کما
سیاتی انشاء اللہ تعالی (**الاحادیث**) **اقول** وباللہ التوفیق
ملاجی نے تو جھوٹ ہی کہدیا تھا کہ احادیث جمع چودہ صحابیون سے مروی ہین
جنھین خود بھی نہ گنا سکے بلکہ صراحۃً تسلیم کرگئے کہ اُنمین اکثر کی روایات اُن کی لیے
مفید نہین صرف چار مفید سمجھین جنکا حال بتوفیقہ تعالی واضح ہو گیا کہ اصلا انھین مفید
نہ تھین اب فقیر غفر اللہ تعالے لہ کہتا ہے کہ اس بحث مین ہماری مفید حدیثین جو
اسوقت نظر مین حاضر ہین وہ فرماہین چالیس سے زائد ہین کہ تیئیس صحابہ کرام رضی اللہ تعالے

عنہم سے مروی ہوئین عمر فاروق علی مرتضے سعد بن ابی وقاص عبداللہ بن مسعود
عبداللہ بن عباس عبداللہ بن عمر عبداللہ بن عمرو جابر بن عبداللہ ابوذر غفاری ابو قتادہ
انصاری ابو دردا ابو سعید خدری ابو مسعود بدری بشیر بن عقبہ بن عمرو مدنی ابو موسے
اشعری بریدہ اسلمی عبادہ بن صامت کعب بن عجرہ فضالہ زہرانی حنظلہ بن الربیع
انس بن مالک ابوہریرہ ام المومنین صدیقہ بنت الصدیق صلی اللہ تعالی علے
بعلہا وابیہا وعلیہا وعلیہم اجمعین وبارک وسلم انمین سات حدیثین اور مولی المسلمین
ومحبوبہ سید المرسلین صلے اللہ تعالے علیہ وعلیہم وسلم کی روایتین تو جمع صور بحث مین
گزرین باقی اکیس صحابہ سے چھتیس حدیثین بتوفیقہ تعالی یہان بینے ملاحی کیطرح
اگر مجملات کو بھی شامل کر لیجیے اور واقعی ہمین اسکا استحقاق بروجہ حق وصحیح حاصل
تو معاذ بن جبل واسامہ بن زید رضی اللہ تعالی عنہم کو ملاکر عدد صحابہ پچیس اور احادیث
مجملہ شامل کر کے شمار احادیث پچاس سے زائد ہوگا خیر یہان جو حدیثین ہمین لکھنی ہین
وہ چند نوع ہین۔ **نوع اول** احادیث محافظت وقت اور اسکی ترغیب اور
اسکے ترک سے ترہیب **حدیث ۱** امام احمد بسند صحیح حضرت حنظلہ کاتب
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ
وسلم یقول من حافظ علی الصلوات الخمس رکوعھن وسجودھن ومواقیتھن
وعلم انھن حق من عند اللہ دخل الجنۃ او قال وجبت لہ الجنۃ او قال حرم علی النار
یعنی مین نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے سنا کہ جو شخص ان پانچون
نمازون کی ان کے رکوع وسجود و اوقات پر محافظت کرے اور یقین جانے کہ وہ
اللہ جل وعلا کی طرف سے ہین جنت مین جائے یا فرمایا جنت اسکے لیے واجب

ہوجائے یا فرمایا دوزخ پر حرام ہوجائے **حدیث ۲** ابوداود سنن اور طبرانی معجم میں بسند جید ابو الدرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس من جاء بھن مع ایمان دخل الجنۃ من حافظ علی الصلوات الخمس علی وضوئھن ورکوعھن وسجودھن ومواقیتھن الحدیث پانچ چیزیں ہیں کہ جو انھیں ایمان کے ساتھ لائیگا جنت میں جائیگا جو پنجگانہ نمازوں کی اُن کے وضو اُن کے رکوع اُنکے سجود اُن کے اوقات پر محافظت کرے اور روزہ و حج و زکوٰۃ و غسل جنابت بجالائے **حدیث ۳** امام مالک و ابوداود و نسآئی و ابن حبان اپنی صحاح میں عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں خمس صلوات افترضھن اللہ تعالی من احسن وضوءھن وصلاھن لوقتھن واتم رکوعھن وخشوعھن کان لہ علی اللہ عھد ان یغفر لہ ومن لم یفعل فلیس لہ علی اللہ عھد ان شاء غفر لہ وان شاء عذبہ پانچ نمازیں اللہ تعالی نے فرض کی ہیں جو انکا وضو اچھی طرح کرے اور انھیں اُن کے وقت پر پڑھے اور انکا رکوع و خشوع پورا کرے اُسکے لیے اللہ عزوجل پر عہد ہے کہ اُسے بخشدے اور جو ایسا نہ کرے تو اُسکے لیے اللہ تعالی پر کچھ عہد نہیں چاہے بخشے چاہے عذاب کرے ھذا لفظ ابی داود **حدیث ۴** ابوداود و طریق ابن الاعرابی میں حضرت قتادہ بن ربعی انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہیں اللہ عزوجل فرماتا ہے انی فرضت علی امتک خمس صلوات وعھدت عندی عھدا انہ من جاء یحافظ علیھن لوقتھن ادخلتہ الجنۃ ومن لم یحافظ علیھن فلا عھد لہ عندی میں نے تیری امت پر پانچ نمازیں فرض کیں

یہ صوم رمضان وحج البیت من استطاع الیہ سبیلا و اعطی الزکوٰۃ طیبۃ بہا نفسہ وادی الامانۃ قالوا یا ابا الدرداء وما اداء الامانۃ قال الغسل من الجنابۃ

[illegible]

اور اپنے پاس عہد مقرر کرلیا کہ جو اُنکے وقتوں پر اُنکی محافظت کرتا آئیگا اُسے جنت
مین داخل کرونگا اور جو محافظت نہ کریگا اُسکے لیے میرے پاس کچھ عہد نہین
حدیث ۵ دارمی حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی رسول
اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم اپنے رب جل وعلا سے روایت فرماتے ہین وہ ارشاد
کرتا ہے من صلی الصلوٰۃ لوقتہا فاقام حدہا کان لہ علی عہد ان ادخلہ الجنۃ ومن لم
یصل الصلوٰۃ لوقتہا ولم یقم حدہا لم یکن لہ عندی عہد ان شئت
ادخلتہ النار وان شئت ادخلتہ الجنۃ جو نماز اُسکے وقتمین ٹھیک ٹھیک
ادا کرے اُسکے لیے مجھپر عہد ہے کہ اُسے جنت مین داخل فرماؤن اور جو وقت مین
نہ پڑھے اور ٹھیک ادا نہ کرے اُسکے لیے میرے پاس کوئی عہد نہین چاہون
اُسے دوزخ مین لیجاؤن اور چاہون تو جنت مین حدیث ۶ طبرانی بسند
صالح عبد اللہ بن مسعود رضے اللہ تعالی عنہ سے راوی ایکدن حضور اقدس صلے
اللہ تعالے علیہ وسلم نے صحابہ کرام رضے اللہ تعالی عنہم سے فرمایا جانتے ہو تمہارا
رب کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمہارا رب
کیا فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا جانتے ہو تمہارا رب کیا
فرماتا ہے عرض کی خدا و رسول خوب دانا ہین فرمایا تمہارا رب جل وعلا فرماتا ہے
وعزتی وجلالی لا یصلیہا احد لوقتہا الا ادخلتہ الجنۃ ومن صلاہا
لغیر وقتہا ان شئت رحمتہ وان شئت عذبتہ مجھے اپنے عزت وجلال
کی قسم جو شخص نماز وقت پر پڑھیگا اُسے جنت مین داخل فرماؤنگا اور جو اُس کے
غیر وقتمین پڑھیگا چاہون اُسپر رحم کرون چاہون عذاب حدیث ۷ نیز طبرانی

اوسط میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم فرماتے ہیں من صلی الصلوات لوقتها واسبغ لها وضوءها واتم
لها قيامها وخشوعها وركوعها وسجودها خرجت وهي بيضاء مسفرة تقول
حفظك الله كما حفظتني ومن صلاها لغير وقتها ولم يسبغ لها وضوءها
ولم يتم خشوعها ولا ركوعها ولا سجودها خرجت سوداء مظلمة
تقول ضيعك الله كما ضيعتني حتى اذا كانت حيث شاء الله لفت كما يلف
الثوب الخلق ثم ضرب بها وجهه جو پانچوں نمازیں اپنے اپنے وقتوں پر پڑھے
اُنکا وضو و قیام و خشوع و رکوع و سجود پورا کرے وہ نماز سفید روشن ہو کر یہ کہتی
نکلے کہ اللہ تیری نگہبانی فرمائے جسطرح تو نے میری حفاظت کی اور جو غیر وقت
پر پڑھے اور وضو و خشوع و رکوع و سجود پورا نہ کرے وہ نماز سیاہ تاریک ہو کر
یہ کہتی نکلے کہ اللہ تجھے ضائع کرے جسطرح تو نے مجھے ضائع کیا یہانتک کہ جب
اُس مقام پر پہنچے جہانتک اللہ عزوجل چاہے پرانے چیتھڑے کیطرح لپیٹ کر
اُسکے مونھ پر ماری جائے (والعیاذ باللہ رب العلمین) **حدیث** ۸ ابوداود
حضرت فضالہ زہرانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال علمنی رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وكان فيما علمني وحافظ على الصلوات الخمس مجھے حضور
اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مسائل دین تعلیم فرمائے اُنمیں یہ بھی تعلیم فرمایا
کہ نماز پنجگانہ کی محافظت کر **حدیث** ۹ بخاری مسلم ترمذی نسائی دارمی
عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی قال سالت رسول اللہ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ای العمل احب الی اللہ قال الصلاۃ علی وقتها

مین نے سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا سب مین زیادہ کیا عمل
اللہ عزوجل کو پیارا ہے فرمایا نماز اُسکے وقت پر ادا کرنا **حدیث ۱۰** بیہقی شعب الایمان
مین بطریق عکرمہ امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال جاء رجل فقال یا رسول اللہ ای شئ احب الی اللہ فی الاسلام قال الصلاۃ
لوقتھا ومن ترک الصلاۃ فلا دین لہ والصلاۃ عماد الدین ایک شخص نے
خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم مین حاضر ہو کر عرض کی یا رسول
اللہ اسلام مین سب سے زیادہ کیا چیز اللہ تعالے کو پیاری ہے فرمایا نماز وقت پر پڑھنی
جس نے نماز چھوڑی اُسکے لیے دین نہ رہا نماز دین کا ستون ہے **حدیث ۱۱**
طبرانی معجم اوسط مین انس رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور سید عالم صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ثلث من حفظھن فھو ولی حقا ومن ضیعھن فھو
عدو حقا الصلاۃ والصیام والجنابۃ تین چیزین ہین کہ جو انکی حفاظت
کرے وہ سچا ولی ہے اور جو اُنھین ضائع کرے وہ پکا دشمن نماز اور روزے
اور غسل جنابت **حدیث ۱۲** امام مالک موطا مین نافع سے راوی ان عمر
بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ کتب الی عمالہ ان اھم امرکم عندی الصلاۃ فمن
حفظھا وحافظ علیھا حفظ دینہ ومن ضیعھا فھو لما سواھا اضیع الحدیث
امیر المومنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے اپنے عاملونکو فرمان بھیجے کہ تمھارے
تمام کامون مین مجھے زیادہ فکر نماز کی ہے جو اُسے حفظ اور اُسپر محافظت کرے اُسنے
اپنے دین کی حفاظت کر لی اور جسنے اُسے ضائع کیا وہ اور کامون کو زیادہ تر
ضائع کریگا **نوع آخر**، حدیث امامت جبریل علیہ الصلاۃ والسلام جسمین انھون نے

ہر نماز کے لیے جدا وقت معین کیا حدیث ۱۳ بخاری و مسلم صحاح اور امام مالک و امام ابن ابی ذئب موطا اور ابو محمد عبد اللہ دارمی مسند میں حضرت ابو مسعود انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی جبریل نے بعد تعیین اوقات عرض کی بھذا امرت اسی کا حضور کو حکم دیا گیا ہے ابن ابی ذئب کے لفظ یوں ہیں عن ابن شہاب انہ سمع عروۃ بن الزبیر یحدث عمر بن عبد العزیز عن ابی مسعود الانصاری ان المغیرۃ بن شعبۃ اخر الصلوۃ فدخل علیہ ابو مسعود فقال ان جبریل نزل علی محمد صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فصلی وصلی وصلی وصلی وصلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم صلی ثم قال ھکذا امرت یعنے جبریل امین نے دونوں روز امامت سے تعیین اوقات کر کے عرض کی ایسا ہی حضور کو حکم ہے مسند امام ابن راھویہ میں مطول و مفصل ہے فی اٰخرہا ثم قال جبریل ما بین ھذین وقت صلوۃ پھر جبریل نے عرض کی ان دونوں کے درمیان وقت نماز ہے۔

حدیث ۱۴ دار قطنی و طبرانی و ابو عمر بن عبد البر ابو مسعود و بشیر بن ابی مسعود دونوں صحابیوں رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی جبریل نے عرض کی ما بین ھذین وقت یعنی امس والیوم کل اور آج کے وقتوں کے درمیان ہر نماز کا وقت ہے

حدیث ۱۵ ابو داود ترمذی شافعی طحاوی ابن حبان حاکم حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی جبریل نے گزارش کی الوقت ما بین ھذین الوقتین وقت وہ ہے جو ان دونوں وقتوں کے درمیان ہے حدیث ۱۶ نسائی و طحاوی و حاکم و بزار ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے عرض کی الصلوۃ ما بین صلاتک امس

وصلاتک الیوم نماز دیروزہ وامروزہ کے بیچ مین نماز ہے بزار کے یہان ہے ثم
قال ما بین ھذین وقت ان دو کے اندر وقت ہے **حدیث ۱۷** نسائی
واحمد واسحق وابن حبان وحاکم جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی
جبریل نے گزارش کی ما بین ھاتین الصلاتین وقت ان دونمازون کے
اندر وقت ہے **حدیث ۱۸** طحاوی ابو سعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے
راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا جبریل نے گزارش کی الصلاۃ
فیما بین ھذین الوقتین نماز ان دو وقتون کے درمیان ہے **(نوع آخر)**
حدیث سائل جسے حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے امامتین فرما کر ہر نماز
کا اول وآخر وقت بتایا **حدیث ۱۹** مسلم ترمذی نسائی ابن ماجہ طحاوی حضرت
بریدہ رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
وقت صلاتکم بین ما رأیتم تمھاری نماز کا وقت اسکے درمیان ہے جو تمنے
دیکھا مسلم کے دوسرے طریق مین ہے ما بین ما رأیت وقت اے سائل
جو تونے دیکھا اسکے اندر وقت ہے ترمذی کے یہان یون ہے مواقیت
الصلاۃ کما بین ھذین نمازون کے وقت ایسے ہین جیسے ان دو کے
درمیان **حدیث ۲۰** مسلم ابی داود نسائی ابن ابی شیبہ طحاوی حضرت ابو موسی
اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پر نور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا الوقت بین ھذین وقت ان دو کے درمیان ہے **حدیث ۲۱**
طحاوی بطریق عطاء بن ابی رباح بعض صحابہ یعنے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالی عنہما سے اور امام عیسی بن ابان بلفظ عن عطاء بن ابی رباح قال بلغنی ان

رجلا اتی النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم راوی حضور پرنور صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا ما بین صلاتی فی ھذین الوقتین وقت کل جن دو وقتوں پر ہین نے نماز ین پڑھین
ان کے اندر اندر سب وقت ہے ولفظ الجمع ثم قال ما بینھما وقت ان دونو نمازوں کے
درمیان وقت ہے حدیث ۲۲ مالک ونسائی وبزار حضرت انس بن مالک
رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور انور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا ما بین
ھذین وقت ان دو کے درمیان وقت ہے وفیہ الاقتصار علی
ذکر الفجر وکانہ لمختصر قلت فقد رواہ الدارقطنی فی سننہ من حدیث
قتادۃ عن انس مطولا واللہ تعالی اعلم نوع آخر) حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم کی پیشین گوئی کہ کچھ لوگ وقت گزار کر نماز پڑھینگے تم انکا اتباع
نہ کرنا اسے مطلق فرمایا کچھ سفر وحضر کی تخصیص ارشاد نہوئی حدیث ۲۳ مسلم
ابو داود ترمذی نسائی احمد دارمی حضرت ابو ذر رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی
قال قال رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم وضرب فخذی کیف انت
اذا بقیت فی قوم یؤخرون الصلاۃ عن وقتھا قال قلت ما تامرنی قال
صل الصلاۃ لوقتھا الحدیث حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
میری ران پر ہاتھ مار کر فرمایا تیرا کیا حال ہوگا جب تو ایسے لوگون مین رہجائیگا
جو نماز کو اسکے وقت سے تاخیر کرینگے مین نے عرض کی حضور مجھے کیا حکم دیتے
ہین فرمایا تو وقت پر پڑھ لینا حدیث ۲۴ احمد ابو داود ابن ماجہ بسند صحیح عبادہ
بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے
فرمایا ستکون علیکم بعدی امراء تشغلھم اشیاء عن الصلاۃ لوقتھا

حتی یذھب وقتھا فصلوا الصلاۃ لوقتھا الحدیث میرے بعد تمپر کچھ حاکم ہونگے کہ انکے کام وقت پر انھین نماز سے روکینگے یہانتک کہ وقت نکلجائیگا تم وقت پر نماز پڑھنا **حدیث ۲۵** ابوداود حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیف بکم اذا اتت علیکم امراء یصلون الصلوۃ لغیر میقاتھا قلت فما تامرنی اذا ادرکنی ذلک یا رسول اللہ قال صل الصلوۃ لمیقاتھا واجعل صلاتک معھم سبحۃ مجھسے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا تم لوگون کا کیا حال ہوگا جب تمپر وہ حکام آئینگے کہ غیر وقت پر نماز پڑھینگے مین نے عرض کی یا رسول اللہ جب مین ایسا وقت پاؤن تو حضور مجھے کیا حکم دیتے ہین فرمایا نماز وقت پر پڑھ اور ان کے ساتھ نفل کی نیت سے شریک ہو جا

(نوع آخر) ارشاد صریح کہ جب ایک نماز کا وقت آیا دوسری کا وقت جاتا رہا قضا ہوگئی اور اسکی ممانعت و مذمت **حدیث ۲۶** مسلم و ابوداود و نسائی و عیسے بن ابان حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا وقت الظھر ما لم یحضر العصر و وقت المغرب ما لم یسقط ثور الشفق ظہر کا وقت جب تک ہے کہ عصر کا وقت نہ آئے اور مغرب کا وقت جب تک ہے کہ شفق نہ ڈوبے ھذا مختصر **حدیث ۲۷** ترمذی و طحاوی بسند صحیح بطریق محمد بن فضیل عن الاعمش عن ابی صالح ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے راوی حضور سرور عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے ہین ان للصلاۃ اولا و اخرا وان اول وقت صلاۃ الظہر

حین تزول الشمس و اٰخر وقتہا حین یدخل وقت العصر وفیہ ان اول وقت المغرب حین تغرب الشمس وان اٰخر وقتہا حین یغیب الشفق بیشک نماز کے لیے اول وآخر ہے اور بیشک آغاز وقت ظہر کا سورج ڈھلے سے اور ختم وقت ظہر کا وقت عصر آنے پر ہے اور بیشک ابتدا وقت مغرب کی سورج چھپے سے اور بیشک انتہا اسکے وقت کی شفق ڈوبنے **حدیث ۲۸** مسلم واحمد وابوداود وابن ماجہ وطحاوی وابن حبان حضرت ابوقتادہ انصاری رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالے علیہ وسلم فرماتے ہین لیس فی النوم تفریط انما التفریط فی الیقظۃ ان تؤخر صلاۃ حتی یدخل وقت صلاۃ اخری سونے مین کچھ تقصیر نہین تقصیر تو جاگتے مین ہے کہ تو ایک نماز کو اتنا پیچھے ہٹائے کہ دوسری نماز کا وقت آجائے) یہ حدیث خود حالت سفر مین حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمائی تھی حین فاتتہم صلاۃ الصبح لیلۃ التعریس وھو عند ابی داود وابن ماجۃ من دون قولہ ان تؤخر یہ حدیث نص صریح ہے کہ ایک نماز کی یہانتک تاخیر کرنی کہ دوسری کا وقت آجائے تقصیر وگناہ ہے **حدیث ۲۹** بزار ومحی السنۃ بغوی حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالی عنہ سے راوی قال سألت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عن قول اللہ عزوجل الذین ھم عن صلاتہم ساھون ۝ قال ھم الذین یؤخرون الصلاۃ عن وقتہا مین نے حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے پوچھا وہ کون لوگ ہین جنھین اللہ عزوجل قرآن مجید مین فرماتا ہے خرابی ہے اُن نمازیون کے لیے جو اپنی نماز سے بیخبر ہین ارشاد فرمایا

وہ لوگ جو نماز کو اُسکے وقت سے ہٹا کر پڑھیں) بغوی کی روایت یون ہے
اخبرنا احمد بن عبد اللہ الصالحی (فساق بسندہ) عن مصعب
بن سعد عن ابیہ رضی اللہ تعالی عنہما انہ قال سئل رسول اللہ صلی اللہ تعالی
علیہ وسلم عن الذین ھم فی صلاتھم ساھون قال اضاعۃ الوقت حضور اقدس
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے اس آیت کریمہ کے بارے مین سوال ہوا فرمایا اس سے مراد وقت کھونا
ہے حدیث ۳۰ امام ابن بان حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالے
عنہما سے راوی قال وقت الظہر الی العصر ووقت العصر الی المغرب ووقت
المغرب الی العشاء والعشاء الی الفجر ظہر کا وقت عصر تک ہے اور عصر کا وقت
مغرب تک اور مغرب کا عشا اور عشا کا فجر تک حدیث ۳۱ امام طحاوی شرح
معانی الآثار مین راوی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے سوال ہوا ما التفریط
فی الصلاۃ نماز مین تفریط کیا ہے فرمایا ان تؤخر حتی یجیء وقت الاخری یہ کہ
تو ایک نماز کی تاخیر کرے یہانتک کہ دوسری کا وقت آجائے حدیث ۳۲
نیز اُسی مین حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے راوی قال لاتفوت
صلاۃ حتی یجیء وقت الاخری نماز فوت نہین ہوتی جب تک دوسری کا وقت
نہ آجائے یعنے جب دوسری کا وقت آیا پہلی قضا ہوگئی تنبیہ ان آیات
واحادیث سے جواب مین قائلین جمع کی غایت سعی ادعاے تخصیص ہے جسے ملاجی نے
کئی ورق کی طولانی تقریر مین بہت ہی چمک کر بیان کیا جسکا مآل یہ کہ اگرچہ آیات
متکاثرہ واحادیث متواترہ ہر نماز کے لیے جدا وقت بتا رہی ہین محافظت وقت کی
نہایت تاکید شدید فرما رہی ہین وقت ضائع کرنے کو گناہ عظیم وموجب عذاب

الیم ٹھہرا رہی ہین مگر ہمین سفر وغیرہ حالات مین ظہر وعصر و مغرب وعشا پانماز کی
پابندیِ وقت کچھ ضرور نہین چاہین وقت سے پہلے پڑھ لین چاہین وقت کھو کر
پڑھین اصلا محذور نہین کہ دو چار روایتین ہمارے خیال کے مطابق قرآن عظیم
و احادیث متواترہ کے مخالف آگئین وہ ہمین بیقیدی بتا گئی ہین یہان ملاجی نے
بہت کچھ ابحاث اصول کو خرچ کیا ہے جسکا جواب ایسا ہی عریض و طویل دیا گیا ہے
و ۱۲ ما **اقول** بثبت العرش ثم النقش ارشادات صریحہ قرآن عظیم و احادیث
متواترہ کے مقابل ایسا ہی سامان جمع کر لیا ہوتا تو ان کے مقابل کا نام لینا تھا
سبحٰن اللہ چند محتمل روایات جنمین روایۃ درایۃ سو احتمالات نہ حضور اقدس صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم سے اُنکے ثبوت ہی پر یقین نہ بعد تسلیم ثبوت خواہی نخواہی معنی جمع حقیقی
کی تعیین احتمالی باتونپر خدا ورسول کے صریح احکام کیونکر اٹھا دیے جائین ایسے
حکمون کے مقابلہ کو انھین کے پایہ کا جلی واضح ثبوت درکار تھا نہ یہ کہ بزور زبان
ابتدا مین کہہ دیجیے وہ حدیثین جنمین تاویل کو مخالف کی دخل نہین انتہا مین لکھدیجیے احادیث
صحاح جو جمع پر قطعا و یقینا دلالت کرتی ہین اور بس آپکے فرمانے سے وہ نصوص
قاطعہ یقینیہ مفسرہ ہو گئین ملاجی بس اسی ایک نکتہ پر بحث کا فیصلہ ہے ان روایات
کا اثبات جمع حقیقی تقدیم و تاخیر مین نص قطعی یقینی مفسر نا قابل تاویل ہونا ثابت کر دیجیے
یا قرآن عظیم و احادیث متواترہ کے مقابل نری زبان زوریون سے کام نکالنے کا
اقرار کیجیے مین صرف نصوص قرآن و حدیث کا نام لیتا ہون ایحضرت نمازون کی توقیت
ان کے لیے اوقات کی تعیین تو ضروریات دین سے ہے اور ہمارا آپکا تمام امت مرحومہ
کا اجماع قائم کہ وقت سے پہلے نماز باطل اور عمدا قضا کر دینا وقت کھو دینا حرام تو اب

ظنیت و قطعیت عمومات کی بحث سے کچھ علاقہ نہ رہا۔ اس فعل جمع کا جو حاصل ہے
یعنی نماز پیش از وقت یا تفویت وقت اُسکی حرمت پر تو ہم اور آپ سب
متفق ہو لیے اب آپ مدعی ہین کہ اُس حرام قطعی کی یہ صورت خاص حلال ہے
جیسا وہ حرام قطعی ہے ویسا ہی قطعی ثبوت اُسکی حلت کا دیجیے ورنہ یقینی کے
حضور ظنی محتمل کا نام نہ لیجیے خدا کی شان اور نہ تو اور جمع تقدیم مین بھی یہی جرأت
کی ادعا کہ تاویل کو دخل نہین احادیث صحاح قطعًا دلالت کرتی ہین حالانکہ مفسر و
یقینی ہونا درکنار ابو داود سا امام جلیل الشان تصریح فرما گیا کہ اُسکے بارے مین
اصلا کوئی حدیث صحیح بھی نہ ہوئی مگر ہان یہ کہیے کہ اپنی زبان اپنا دعوے ہے
ثبوت مانگنے والے کا کچھ دینا دھرا یا ہے ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم
(**لطیفہ**) ملاجی نے ایک مثل پر انتہائے ظہر کے اثبات مین حدیث
سائل بروایت نسائی عن جابر رضی اللہ تعالی عنہ و حدیث امامت جبریل علیہ
الصلاۃ والسلام سے استدلال کیا جنمین تھا کہ پہلے دن کی ظہر حضور اعلی صلی اللہ
تعالی علیہ وسلم نے سورج ڈھلتے ہی پڑھی اور دوسرے دن کی اُسوقت کہ
سایہ ایک مثل کو پہنچ گیا اس تمسک پر اعتراض ہوتا تھا کہ ان حدیثون مین کل کی
عصر بھی تو اسیوقت پڑھنی آئی ہے تو ایک مثل پر وقت ظہر ختم ہو جانا نہ نکلا بلکہ
بعد مثل ظہر و عصر دونون نمازون مین وقت مشترک ہونا مستفاد ہوا ملاجی اُسکے
دفع مین فرماتے ہین روایت نسائی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرت ﷺ نے[ع] پہلے دن
عصر جب پڑھی کہ ایک مثل سایہ آگیا اور دوسرے دن ظہر سے ایک مثل پر فارغ
ہو لیے یہ معنے نہین کہ کچھ وقت بقدر چار رکعت دونو نمازون مین مشترک بھی

ع صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲ منہ

دلیل مرجح باعث اختیار کرنے معنی اول کی یہ ہے کہ روایت کی ہو مسلم نے عبد اللہ
بن عمرو سے ان النبی صلے اللہ تعالی علیہ وسلم قال وقت الظہر الی ان یحضر العصر
اور کہا اللہ تعالی نے ان الصلوٰۃ کانت علے المؤمنین کتبا موقوتا
یعنے ہر نماز کا وقت علیحدہ علیحدہ ہے اسیواسطے فرمایا آنحضرت[لہ] نے انما التفریط
علی من لم یصل حتی یجیٔ وقت الصلاۃ الاخری رواہ مسلم وغیرہ تو مقتضا
احادیث اور اس آیت کا یہی ہوا کہ ایک نماز کے وقت مین دوسری نماز ادا نہین ہو سکتی پھر اگر
حدیث جابر مین معنے وہ نہ کرین جو ہمنے کیے ہین کہ پڑھ چکے ایک مثل مین بلکہ یہ
کرین کہ پڑھنی شروع کی جب کہ ایک مثل ہوئی تو تعارض ہوگا درمیان ان
احادیث کے جنسے امتیاز اوقات ہر نماز کی معلوم ہوتی ہے اور اس حدیث جابر
مین جس سے اشتراک نکالتے ہین اور وقت تعارض موافقت کرنی چاہیے اور
صورت موافقت کی یہ ہے جو ہمنے بیان کی اور شاہد اسکی حدیث جبریل ہے
معنی اسکے بھی وہی ہین بعینہ اُسی دلیل سے جو گزری حدیث نسائی مین اھ
ملخصا الحمد للہ یہ تو آیہ کریمہ اور ہماری حدیثون سے حدیث ٢٦ و ٢٨ کی نسبت
ملا جی کی شہادت ہے کہ مقتضے احادیث و آیت کا یہی ہے کہ ایک نماز کے وقت مین
دوسری ادا نہین ہو سکتی مگر مجھے یہان ملا جی کا ظلم ظاہر کرنا ہے فاقول وباللہ التوفیق اولا
حدیث جبریل و حدیث سائل مین یہ معنے کہ ملا جی نے شافعیہ کی تقلید جامد سے
سیکھکر جائی ہرگز نہین جمتو حدیث جبریل بروایت جابر رضی اللہ تعالے عنہ
مین نسائی کے یہان یون ہے ان جبریل اتی النبی صلے اللہ تعالے علیہ
وسلم حین کان الظل مثل شخصہ فصلے العصر ثم اتاہ فی الیوم الثانی حین

لہ صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم

كان ظل الرجل مثل شخصه فصلى الظهر دوسری روایت مین ہے ثم مكث حتى اذا كان فئ الرجل مثله جاءه للعصر فقال قم يا محمد فصل العصر ثم جاءه من الغد حين كان فئ الرجل مثله فقال قم يا محمد فصل فصلى الظهر مسند اسحق مین بروایت ابی مسعود بدری رضی اللہ تعالی عنہ یون ہے اتاه حين كان ظله مثله فقال قم فصل فقام فصلى العصر اربعا ثم اتاه من الغد حين كان ظله مثله فقال له قم فصل فقام فصلى الظهر اربعا دار قطنی و طبرانی و ابو عمر کے یہان بروایت عقبہ بن عمرو و بشیر بن عقبہ رضی اللہ تعالی عنہما یون ہے جاءه حين كان ظل كل شئ مثله فقال يا محمد صل العصر فصلى ثم جاءه الغد حين كان ظل كل شئ مثله فقال صل الظهر فصلى یہ سب حدیثین تصریح صریح ہین کہ روح امین علیہ الصلاۃ والتسلیم ظہر کے لیے حاضر اسوقت ہوئے جب سایہ ایک مثل کو پہنچ چکا تھا اسوقت نماز پڑھنے کیلیے عرض کی اور حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے پڑھی اسکے یہ معنے کیونکر ممکن کہ ختم مثل تک نماز سے فارغ ہو لیے تھے۔ حدیث سائل بروایت عبد اللہ بن قیس رضی اللہ تعالی عنہ مین ابو داود کے یہان یون ہے امر بلالا فاقام الفجر حين انشق (الى قوله) فاقام الظهر في وقت العصر الذي كان قبله امين تصریح ہے کہ ایک مثل ہونے پر بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے ظہر کی تکبیر کہی تو مثل تک فراغ کیسا ثانیاً آیہ کریمہ تو آپکے نزدیک عام ہے اور احادیث جبریل و سائل خاص اور آپکے اصول مین عام و خاص متعارض نہین بلکہ عام اُس خاص سے مخصص ہو جائیگا ولہذا خود بھی یہان معارضہ صرف احادیث مین مانا

نہ آیت و حدیث مین پھر اُن حدیثون کے مقابل آیت کا پیش کرنا کیا معنے
کیا آپکے داؤنکو آیت عام نہین رہنی یا تخصیص حرام ہو جاتی ہے **ثالثاً** آیۃ
مین دفع معارضہ یون بھی ممکن کہ حدیث تفریط مین وقت الصلاۃ الاخری سے اُسکا
وقت خاص مراد لیجیے یعنی نماز قضا جب ہوتی ہے کہ دوسری نماز کا وقت خاص آجائے
جب تک وقت مشترک باقی ہے قضا نہ ہوئی اور حدیث عبد اللہ بن عمرو مین ظہر خواہ
عصر دونون سے جسمین چاہیے وقت خاص لے لیجیے اور دوسری مین وقت مطلق
یعنی ظہر کا وقت خاص وقت عصر آنے تک ہی جب عصر کا وقت آیا ظہر کا خاص وقت
نہ رہا اگرچہ مشترک باقی ہو یا ظہر کا وقت عصر کے وقت خاص آنے تک ہے کہ اُسکے
بعد ظہر کا وقت خاص خواہ مشترک اصلا نہین رہتا تو صورت موافقت اسی مین منحصر
نہ تھی جس سے آپ احتمال اشتراک کو دفع کرسکین ملاجی مدعی بننا آسان ہے مگر اقامت
دلیل کے گرانبار عہدون سے سلامت نکلجانا مشکل **اب** اس صریح **ظلم** و
ناانصافی کو دیکھیے کہ مسئلۂ وقت ظہر مین آیت و احادیث توقیت کے عموم و
ظواہر پر وہ ایمان کہ نہ آیت صالح تخصیص نہ حدیثین لائق تاویل نہ انکے مقابل صحاح
احادیث قابل قبول بلکہ واجب کہ وہ حدیثین تاویلون کی گڑھت سے موافق
کرلیجائین اگرچہ وہ اُس تاویل سے صاف ابا کرتی ہون اور انہین ہرگز تاویل کیجائے
اگرچہ بے دقت اُسے جگہ دیتی ہون اور جب مسئلۂ جمع کی باری آئی فوراً نگاہ پلٹ
جائے اب آیت و احادیث واجب التخصیص اور اُن کے مقابل نری احتمالی چند روایات
واجب الاعتماد و قطعی التخصیص اور انکے لیے آیات و احادیث کے مطابق صاف نظیف
محامل مردود و باطل غرض شریعت اپنے گھر کی ہے اجتہاد کی کوٹھری دوہرے در کی ہی

اقول ظاہر ہے کہ احتمال اشتراک [illegible] لا یخفی ۱۲ منہ

دیانت کا ٹھو دونون باگون کستا ہے پورب کی سڑک مین چھم کا رستہ ہو ع
اگرمین گیا ادھر سے اُدھر سے نکلگیا ہو (**لطیفہ**) حدیث بست و ہشتم مروی
صحیح مسلم شریف کے جواب مین ملاجی کی نزاکتین قابل تماشا **اولا** یہ حدیث اُسی شخص
کے حق مین ہے کہ بلا عذر تاخیر کرے نہ اُسکے حق مین جو مسافر ہو یہ وہی دعوے
باطلہ تخصیص نے مخصص ہے **ثانیا** سبب حدیث خود نماز سفر کا سوتے
مین قضا ہو جانا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالے علیہ وسلم اُسوقت سفرہی مین
تھے تو نماز سفر کو اس حکم سے خارج ماننا طرفہ جہالت ہے **ثالثا** عذر بدتر از
گناہ سنیے فرماتے ہین اگر کہو کہ یہ حدیث سفر مین فرمائی تھی پس مسافر کو حکم اس کا
شامل ہوگا تو کہا جائیگا کہ ظرف قول کی باعث اور قرینہ اُسکی تعمیم یا تخصیص پر نہین
ہوتی **اقول** ملاجی کسی پڑھے لکھے سے ظرف و سبب کا فرق سیکھو یہ نہین
کہا جاتا کہ حدیث سفر مین فرمائی تھی بلکہ مطلب یہ ہے کہ نماز سفر کا قضا ہونا سبب
ارشاد ہوا تو خود سبب نص حکم نص سے کیونکر جدا رہیگا کیا ظلم ہے کہ نص کا خاص
جس مورد مین ورود وہی خارج و نامقصود اور نص اُسکے مباین پر مقصود و محدود
رابعا قیامت دلربا نزاکت تو یہ کی کہ فرماتے ہین اگر ظرف کو دخل ہو تو کہا
جائیگا کہ یہ قول آنحضرت نے وقت نماز فجر کے اور فوت ہوجانے نماز فجر کے نیند
مین فرمایا تھا پس حکم سفر فجر ہی کا بیان کیا جسکا جمع کرنا کسی نماز سے ممکن نہ تھا نہ
ظہر و عصر مغرب عشا سفر کی کا **اقول** بھئی یہ تو خوب ہی کہی کہان ملاجی حدیث
مین کیا ہے کا ارشاد ہو رہا ہے فجر سفر کی کا نہ اور نمازون سفر کی کا یعنی صبح کی
نماز مین تقصیر اُسوقت ہوگی کہ تو اُسے نہ پڑھے یہان تک کہ ظہر کا وقت آجائے

بہت معقول سورج نکلے پہر دن چڑھے ٹھیک دوپہر ہو جب تک نماز فجر اُٹھا رکھیں کچھ تقصیر نہین جب ظہر کا وقت آئے اُسوقت تقصیر ہوگی انا للہ وانا الیہ راجعون ملاجی دلّی مین تو اچھے اچھے حکیم سُنے گئے ہین نکھنے چلے تھے تو پہلے دماغ کی نبض دکھالی ہوتی نمازین پانچ ہین اُنمین چار متوالی الاوقات اور فجر جدا اسکا حکم بیان کیجیے تو بطور تغلیب یہ کلمہ صحیح جیسا کہ حدیث ۱۳۱ و ۱۳۲ مین اقوال حضرت ابوہریرہ و ابن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہم سے گزرا نہ کہ خاص فجر کا حکم ان لفظون سے ارشاد ہو کہ جب تک ظہر نہ آئے فجر نہ پڑھنے مین تقصیر نہین **خامسا اقول** ملاجی اعتبار عموم لفظ کا ہے نہ خصوص سبب کا تو اخراج ظہر و عصر و مغرب و عشا کے کیا معنے یہ کیا ستم جہالت ہے کہ آپکا خصم اطلاق نص و شمول مورد سے تمسک کرے آپ جوابمین اقتصار علی المورد پیش کردین یا وہ بے نکلی کہ دخول مورد سے راسًا انکار یا یہ شوراشوری کہ اُسی پر انقطاع اُسیمین انحصار غرض سیدھا چلنا ہر طرح ناگوار سادسا اب اور آنکھین کھُلین تو علاوہ کی ٹوپاندھی کہ مسافر جمع کرنیوالیکو ضرور ہے کہ ارادہ جمع کا پہلی نماز کے وقت کے اندر اندر کر رکھے جسنے ارادہ نکیا اُسکی جمع درست نہوگی پس اگر مسافر کو بھی شامل کرو تو ایسا مسافر مورد و محل حدیث کا ہوگا **اقول** یہ ایسا ویسا تم کہہ رہے ہو یا حدیث ارشاد فرما رہی ہے حدیث مین تو ایسے ویسے کی کہین بو بھی نہین کیا اپنی ہوائے نفس کو حادیث کا ڈھال لانا ہی عمل بالحدیث ہے **سابعا اقول** خود مسافر کو شامل کہہ رہے ہو نہ مسافر سے خاص تو لاجرم حدیث وہ حکم فرما رہی ہے جو مسافر و مقیم سب کو شامل کیا بھلا چنگا مقیم بھی اگر وقت کے اندر اندر نیت کر رکھے کہ یہ نماز وقت گزر جانے کے بعد پڑھونگا تو تقصیر نہین کھلا کھلا انھیون کا مذہب کیون نہین لکھدیتے اور بعد خرابی بصرہ نہین

بلکہ تباہی کو فہ اگر حاصل ٹھہریگا تو وہی کہ حدیث احادیث جمع سے مخصوص یہ شامت ایام سے وہی آپکا عذر معمولی جا بجا ہے پھر اُسے علاوہ کس منہ سے کہہ رہے ہو ملاجی کبھی کسی کرّے سے پالا نہ پڑا ہو گا کہ عمل بالحدیث کا دعوے بھلا دینا سبحن اللہ تحریف احادیث اور اُسکا نام عمل بالحدیث اسمٌ طیبٌ وعملٌ خبیث ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم (قسم دوم نصوص خصوص) حدیث ۳۳ صحیح بخاری و صحیح مسلم و سنن ابی داود و سنن نسائی و مصنف طحاوی مین بطریق عدیدہ و الفاظ مجملہ و مفصلہ مختصرۃ و مطولہ مروی و ہذا لفظ البخاری حدثنا عمر بن حفص بن غیاث ثنا ابی ثنا الاعمش ثنی عمارۃ عن عبد الرحمن عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلاۃ لغیر میقاتہا الا صلاتین جمع بین المغرب والعشاء وصلی الفجر قبل میقاتہا ولمسلم حدثنا یحیی بن یحیی وابو بکر بن ابی شیبۃ وابو کریب جمیعا عن ابی معویۃ قال یحیی اخبرنا ابو معویۃ عن الاعمش عن عمارۃ عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ قال ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلاۃ الا لمیقاتہا الا صلاتین صلاۃ المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل میقاتہا وحدثناہ عثمن بن ابی شیبۃ واسحق بن ابرہیم جمیعا عن جریر عن الاعمش بہذا الاسناد وقال قبل وقتہا بغلس یعنے حضرتِ حاضر سفر و حضر و مصاحب و ملازم جلوت و خلوتِ سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سیدنا عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کہ سابقین اولین فی الاسلام و ملازمین خاص حضور سید الانام علیہ افضل الصلاۃ والسلام سے تھے بوجہ

کمال قرب بارگاہ اہلبیت رسالت سے سمجھے جاتے اور سفر و حضر مین خدمت والا منزلت بستر گستری و مسواک و مطہرہ داری و کفش برداری محبوب باری صلی اللہ تعالے علیہ وسلم سے معزز و ممتاز رہتے ارشاد فرماتے ہین مین نے کبھی نہ دیکھا کہ حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی کوئی نماز اُسکے غیر وقت مین پڑھی ہو مگر دو نمازین کہ ایک اُنمین سے نماز مغرب ہی جسے مزدلفہ مین عشا کیوقت پڑھا تھا اور وہان فجر بھی روز کے معمولی وقت سے پیشتر تاریکی مین پڑھی

حدیث ۳۴ سنن ابی داود مین ہے حدثنا قتیبۃ نا عبد اللہ بن نافع عن ابی مودود عن سلیمٰن بن ابی یحیی عن ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال ماجمع رسول اللہ صلے اللہ تعالی علیہ وسلم بین المغرب والعشاء قط فی السفر الا مرۃ یعنے حضرت عبد اللہ بن عمر رضے اللہ تعالے عنہما فرماتے ہین رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے کبھی کسی سفر مین مغرب و عشا ملا کر نہ پڑھی سوا ایکبار کے) ظاہر ہے کہ وہ بار وہی سفر حجۃ الوداع ہے کہ شب نہم ذی الحجہ مزدلفہ مین جمع فرمائی جسپر سب کا اتفاق ہی

اقول اس حدیث کی سند حسن جید ہے قتیبہ تو قتیبہ ہین ثقہ ثبت رجال ستہ سے اور عبد اللہ بن نافع ثقہ صحیح الکتاب رجال صحیح مسلم سے اور سلیمن بن ابی یحیے لا باس بہ ابن حبان نے انھین ثقات تابعین مین ذکر کیا رہے ابو مودود وہ عبد العزیز بن ابی سلیمن مدنی ہذلی مقبول ہین کما فی التقریب حافظ الشان نے تہذیب التہذیب مین فرمایا سلیمن بن ابی یحیی حجازی روی عن ابی ہریرۃ وابن عمر وعنہ ابن عجلان وداود بن قیس وابو مودود عبد العزیز بن ابی سلیمن قال ابو حاتم ما بحدیثہ باس وذکرہ ابن حبان فی الثقات ولہ عند ابی داود حدیثا واحدا فی الجمع بین المغرب والعشاء

ثم اقول

بقیہ بر صفحہ ۱۳۳

بعد نظافت سند مثل حدیث کا بروایت ایوب عن نافع عن ابن عمر بلفظ لم یُر ابن
عمر جمع بینھما قط الا تلک اللیلۃ مروی ہونا کچھ مضر نہین اگر یہان نافع فعل
ابن عمر اور وہان ابن عمر فعل سید البشر صلی اللہ تعالی علیہ وسلم روایت کرین کیا
منافات ہے خصوصاً یہ کہ عن ایوب معضل ہے اور معضل ملاجی کے نزدیک محض مردود
ومہمل ورده بھی بصیغہ مجہول کہ غالباً مشیر ضعف ہے تو ایسی تعلیق حدیث مسند
متصل کے کب معارض ہوسکتی ہے **حدیث ۳۵** موطأ امام محمد مین ہے قال
محمد بلغنا عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنہ انہ کتب فی الآفاق
ینھاھم ان یجمعوا بین الصلٰوۃ ویخبرھم ان الجمع بین الصلاتین فی وقت واحد
کبیرۃ من الکبائر **اخبرنا** بذلک الثقات عن العلاء بن الحارث عن مکحول
یعنے امیر المؤمنین امام العادلین ناطق بالحق والصواب عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالے
عنہ نے تمام آفاق مین فرمان واجب الاذعان نافذ فرمائے کہ کوئی شخص دو نمازین
جمع نہ کرنے پائے اور انمین ارشاد فرمادیا کہ ایک وقتمین دو نمازین ملانا گناہ کبیرہ
ہے الحمد للہ امام عادل فاروق الحق والباطل نے حق واضح فرمادیا اور ان کے
زمانوں پر کہین سے انکار نہ آنے نے گویا مسئلے کو درجہ اجماع تک مترقی کیا **اقول**
یہ حدیث بھی ہمارے اصول پر حسن جید حجت ہے علاء بن الحارث تابعی صدوق
فقیہ رجال صحیح مسلم وسنن اربعہ سے ہین واختلاطہ لا یضر عندنا ما لم یثبت
الاخذ بعدہ فقد ذکر المحقق علی الاطلاق فی فتح القدیر کتاب الصلٰوۃ
باب الشہید حدیث احمد ثنا عفان بن مسلم ثنا حماد بن سلمۃ ثنا
عطاء بن السائب ومعلوم ان عطاء بن السائب ممن اختلط فقال الرجوع

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۳۲
نمازیں ... سفر میں ... کو وقت ... پڑھا ... نماز ... پانی ... جلوت ... کیسی ملازمت دائمی کی دولت عطا ہوئی پھر ان کے ... کیا حاجت ہے قال القاضی کما نقلہ فی ... سلمہ ربہ

حماد بن سلمة ممن اخذ منه قبل التغیر ثم ذکر الدلیل علیه ثم قال وعلی الابهام
لا ینزل عن الحسن اور امام مکحول ثقہ فقیہ حافظ جلیل القدر بھی رجال مسلم و اربعہ سے ہین۔
والمرسل حجة عندنا وعند الجمهور اما ابهام شیوخ محمد فتوثیق المبهم
مقبول عندنا کما فی المسلم وغیره لاسیما من مثل الامام محمد و مع قطع النظر عنه
فللقائل ان یقول قد انجبر بالتعدد فی فتح المغیث فی ذکر المقلوب رویناها فی مشیخة
البخاری لاحمد بن عدی قال سمعت عدة مشایخ یحکون و ذکرها و من طریق ابن
عدی رواها الخطیب فی تاریخه وغیره ولا یضر جهالة شیوخ ابن عدی فیها فانهم
عدد ینجبر به جهالتهم **حدیث** ۲۳ امام محمد رضی اللہ تعالی عنہ آثار ماثورہ
کتاب الحجج عیسی بن ابان مین روایت فرماتے ہین **اخبرنا** اسمعیل بن ابرهیم
البصری عن خالد الحذاء عن حمید بن هلال عن ابی قتادة العدوی قال سمعت قراءة
کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالی عنه ثلث من الکبائر الجمع بین الصلاتین و الفرار
من الزحف و النهبة (یعنی حضرت ابو قتادہ عدوی کہ اجلہ اکابر ثقات تابعین سے
ہین بلکہ بعض نے انھین صحابہ مین گنا فرماتے ہین مین نے امیر المومنین فاروق اعظم
رضی اللہ تعالی عنہ کا نوشتہ پڑھا جاتا سنا کہ تین باتین کبیرہ گناہون سے ہین دو نمازین جمع
کرنا اور جہاد مین کفار کے مقابلے سے بھاگنا اور کسی کا مال لوٹ لینا) **اقول** یہ حدیث
اعلی درجہ کی صحیح ہے اسکے سب رجال اسمعیل بن ابرہیم ابن علیہ سے آخر تک ائمہ ثقات
عدول رجال صحیح مسلم سے ہین و للہ الحمد (**لطیفہ**) حدیث موطا کے جواب مین تو ملا جی
کو وہی انکا عذر معمولی عارض ہوا کہ منع کرنا عمر کا حالت اقامت مین بلا عذر تھا **اقول**
اگر ہر جگہ ایسی ہی تخصیصین تراش لینے کا دروازہ کھلے تو تمام احکام شرعیہ سے بیقیدون کو

سہل چھٹی ملے جہان چاہین کہدین یہ حکم خاص فلان لوگون کے لیے ہے حدیث
صحیحین کو تین طرح رد کرنا چاہا **اول** انکار جمع اُس سے بطور مفہوم نکلتا ہے اور
حنفیہ قائل مفہوم نہین اس جواب کی حکایت خود اُسکے رد مین کفایت ہے اُس سے
اگر بطور مفہوم نکلتی ہے تو مزدلفہ کی جمع کہ ما بعد الا ہمارے نزدیک مسکوت عنہ ہے
انکار جمع تو اُسکا صریح منطوق و مدلول مطابقی و منصوص عبارۃ النص ہے **اقول**
اولا اُسکی نسبت اگر بعض اجلۂ شافعیہ کے قلم سے براہ بشریت لفظ مفہوم نکلگیا ملا
مدعی اجتہاد و حرمت تقلید ابو حنیفہ و شافعی کو کیا لائق تھا کہ حدیث صحیح بخاری و صحیح
مسلم رد کرنے کے لیے ایسی بدیہی غلطی مین ایک متاخر مقلد کی تقلید جامد کرتے شاید
رد احادیث صحیحہ مین یہ شرک صریح جائز و صحیح ہوگا اب نہ اُسمین شائبۂ نصرانیت ہے
نہ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله کی آفت کبر مقتا
عند الله ان تقولوا ما لا تفعلون **ثانیا** بفرض غلط مفہوم ہی سہی اب یہ
نامسلم کہ حنفیہ اُسکے قائل نہین حنفیہ صرف عبارات شارع غیر متعلقہ بعقوبات مین
اُسکی نفی کرتے ہین کلام صحابہ و من بعدہم من العلماء مین مفہوم مخالف بخلاف مخالف
مرعی و معتبر کما نص علیه فی تحریر الاصول والنهر الفائق والدر المختار وغیرها
من الاسفار وقد ذکرنا نصوصها فی رسالتنا **القطوف الدانیه**
لمن احسن الجماعة الثانیه ۱۳۱۳ھ **دوم** ایک رامپوری ملا سے نقل کیا کہ ابن
مسعود سے مسند ابی یعلے مین یہ روایت بھی ہے کہ کان صلی الله تعالی علیه وسلم
یجمع بین الصلاتین فی السفر تو موجہ ہے کہ حدیث صحیحین کو حالت نزول منزل
اور روایت ابی یعلے کو حالت سیر پر حمل کرین یہ مذہب امام مالک کیطرف عود کر جائیگا

اولاً ملاجی خود اسی بحث مین کہہ چکے ہو کہ شاہصاحب نے مسند ابی یعلی کو طبقۂ ثالثہ مین
جسمین سب اقسام کی حدیثین صحیح حسن غریب معروف شاذ منکر مقلوب موجود ہین
ٹھہرایا ہی پھر خود ہی اس طبقے کی کتاب کو کہا اس کتاب کی حدیث بدون تصحیح کسی محدث
کے یا پیش کرنے سند کے کیونکر تسلیم کیجاوے یہ کتاب اُس طبقے کی ہی جسمین سب اقسام
کی حدیثین صحیح اور سقیم مختلط ہین یہ کیا دھرم ہے کہ اورون پر مونھ آؤ اور اپنے
لیے ایک رامپوری ملا کی تقلید سے حلال ٹھہراؤ اتخذوا احبارھم ورھبانھم
ثانیاً اقول ملاجی کسی فن علم سے التجا کرو تو وہ تمھین صریح و مجمل و متعین و محتمل کا فرق
سکھائے حدیث صحیحین انکار جمع حقیقی مین نص صریح ہے اور روایت ابو یعلی حقیقی جمع کا
احتمال تک نہین دیتی بلکہ احادیث جمع صوری مین عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ
کی حدیثین صاف صاف جمع صوری بتا رہی ہین تمھاری ذی ہوشی کہ نص و محتمل کو لڑا کر
اختلاف محال سے راہ توفیق ڈھونڈھتے ہو (**لطیفہ**) **اقول** ملاجی کا اضطراب
قابل تماشا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کو کہین راوی جمع ٹھہرا کر عدد رواۃ پندرہ
بتاتے ہین کہین نافی جمع سمجھکر چودہ صدر کلام مین جہان راویان جمع گنائے صاف صاف
کہا ابن مسعود فی احدی الروایتین اب ایک رامپوری ملا کی تقلید سے وہ احدی الروایتین
بھی گئی ابن مسعود خاصے مثبتان جمع مین ٹھہر گئے **سوم** جیسے ملاجی بہت ہی علق
نفیس سمجھے ہوئے ہین اُن دو کو عربی مین بولے تھے یہان چمک چمک کر اردو مین
چہک رہے ہین کہ اگر کہو جس جمع کو ابن مسعود نے نہین دیکھا وہ درست نہین تو
تمھپر یہ پہاڑ مصیبت کا ٹوٹے گا کہ جمع بین الظہر اور عصر کو عرفات مین کیون درست
کہتے ہو باوجودیکہ اس قول ابن مسعود سے تو نفی جمع فی العرفات کی بھی مفہوم ہوتی

پس جو تم جواب رکھتے ہو اُسکو ہماریطرف سے سمجھو یعنے اگر کہو نہ ذکر کرنا ابن مسعود کا جمع فی العرفات کو بنا بر شہرت عرفات کے تھا تو ہم کہینگے کہ جمع فی السفر بھی قرن صحابہ مین مشہور تھی کیونکہ چودہ صحابی سوا ابن مسعود کے اُس کے ناقل ہین تو اسیواسطے ابن مسعود نے اُسکا استثنا نکیا اور آپ محل نفی کا جمع بلا عذر ہوگی اور اگر کہو کہ جمع فی العرفات بالمقائسہ معلوم ہوتی ہے تو ہمکو کون مانع ہے مقائسہ سے وعلی ہذا القیاس جو جواب تمھارا ہے وہی جواب ہمارا ہے اس جواب کو ملاجی نے گل سر سبد بنا کر سب سے اول ذکر کیا اُن دو کی تو امام نووی و سلام اللہ رامپوری کیطرف نسبت کی مگر اسے بہت پسند کر کے بلا نقل و نسبت اپنے نامہ اعمال مین ثبت رکھا حالانکہ یہ بھی کلام امام نووی مین مذکور اور فتح الباری وغیرہ مین ماثور تھا شہرت جمع عرفات سے جو جواب امام محقق علی الاطلاق محمد بن الہمام وغیرہ علمائے اعلام حنفیہ کرام نے افادہ فرمایا اُسکا نفیس و جلیل مطلب ملاجی کی فہم تنگ مین اصلا نہ دھسا اجتہاد کے نشہ مین ادعائے باطل شہرت جمع سفر کا آوازہ کسا اب فقیر غفر لہ المولی القدیر سے تحقیق حق سنیے **فاقول** وحول ربی اصول **اولاً** ملاجی جواب علما کا یہ مطلب سمجھے کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے دیکھین تو تین نماز بن غیر وقت مین مگر دو ذکر کین مغرب و صبح فرد لغہ اور تیسری یعنی عصر عرفہ کو بوجہ شہرت ذکر نہ فرمایا) جسپر آپنے یہ کہنے کی گنجائش سمجھی کہ یونہین جمع سفر بھی بوجہ شہرت ترک کی اس ادعائے باطل کا لفافہ تو بحمد اللہ تعالے اوپر کھل چکا کہ شہرت در کنار نفس ثبوت کے لالے پڑے ہین حضرتنے چودہ صحابہ کرام کا نام لیا پھر آپ ہی دس سے دست بردار ہوگئے چار باقیماندہ مین دو کی روایتین نری بیعلاقہ اُتر گیئن رہے دو وہان بعونہ تعالے وہ قاہر باہر جواب پائے کہ جی ہی

جانتا ہوگا اگر بالفرض دوسے ثبوت ہو بھی جاتا تو کیا صرف وکی روایت قران صحابہ مین شہرت ہے مگر یہان تو کلام علما کا وہ مطلب ہی نہین بلکہ مراد یہ ہے کہ حضور پر نور سید عالم صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے صرف انھین دو نمازون عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کا غیر وقت مین پڑھنا ثابت انھین دوکو ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ نے دیکھا انھین دونونکو صلاتین کہکر یہان شمار فرمایا اگرچہ تفصیل مین جو شہرت عامّہ ایک کا نام نہ لیا صرف ذکر مغرب پر اقتصار فرمایا ایسا اکتفا کلام صحیح مین شائع قال اللہ عزوجل وجعل لکم سرابیل تقیکم الحر خود انھین نمازون کے بارے مین امام سالم بن عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہم کا ارشاد دیکھیے کہ پوچھا گیا کیا عبد اللہ رضے اللہ تعالی عنہ سفر مین کوئی نماز جمع کرتے تھے فرمایا لا ثم لا یجمع نہ مگر مزدلفہ مین کما قدمنا عن سنن النسائی ملاجی یہان بھی کہدیجیو کہ جمع سفر کو شہرہ چھوڑ دیا ہے اور سنیے امام ترمذی اپنی صحیح مین فرماتے ہین العمل علی ہذا عند اہل العلم ان لا یجمع بین الصلاتین الا فی السفر او بعرفۃ ترمذی نے صرف نماز عرفہ کا استثنا کیا نماز مزدلفہ کو چھوڑ دیا تو ہے یہ کہ یہ دونون جمعین متلازم ہین اور ایک کا ذکر دوسری کا یقینا ذکر خصوصا نماز عرفہ کہ اظہر و اشہر تو مزدلفہ کا ذکر دہونون کا ذکر ہے غرض ان صلاتین کی دوسری نماز ظہر عرفہ ہے نہ فجر نحر وہ مسئلہ جداگانہ کا افادہ ہے کہ دو نمازین تو غیر وقت مین پڑھین اور فجر وقت معمول سے پیشتر تاریکی مین اور بلاشبہہ اجماع امت ہے کہ فجر حقیقۃً وقت سے پہلے نتھی نہ ہرگز کہین کبھی اُسکا جواز اور خود اسی حدیث ابو مسعود کے لفظ مسلم کی یہان بروایت جریر عن الاعمش قال قبل وقتہا بغلس اُسپر شاہد اگر رات مین پڑھی جاتی ذکر غلس کے کیا معنے تھے صحیح بخاری مین تو تصریح صریح ہے کہ فجر بعد طلوع فجر پڑھی اذ قال حدثنا

عبد الله بن رجاء ثنا اسرائیل عن ابی اسحق عن عبد الرحمن بن یزید قال خرجنا مع عبد الله الی مکة ثم قدمنا جمعا (وفیه) ثم صلی الفجر حین طلع الفجر الحدیث وقال حدثنا عمرو بن خالد ثنا زهیر ثنا ابو اسحق سمعت عبد الرحمن بن یزید یقول حج عبد الله رضی الله تعالی عنه فاتینا المزدلفة (وفیه) فلما طلع الفجر قال ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم کان لا یصلی هذه الساعة الا هذه الصلاة فی هذا المکان من هذا الیوم الحدیث اور یہ بھی اجماع موافق ومخالف ہے کہ عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ حقیقۃً غیر وقتین پڑھین تو فجر نحر و مغرب مزدلفہ کا حکم یقیناً مختلف ہے ہان عصر عرفہ و مغرب مزدلفہ متحد الحکم اور غیر وقتین پڑھنے کے حقیقی معنے انھین کے ساتھ خاص اور جب تک حقیقت بنتی ہو مجاز کیطرف عدول جائز نہین نہ جمع بین الحقیقۃ والمجاز ممکن خصوصاً ملاجی کے نزدیک تو جب تک مانع قطعی موجود نہ ہو ظاہر پر حمل واجب اور شک نہین کہ بیوقت پڑھنے سے ظاہر و متبادر وہی معنی ہین جو ان عصر و مغرب مین حاصل نہ وہ کہ فجر مین واقع تو واجب ہوا کہ جملہ صلی الفجر ان صلاتین کا بیان نہو بلکہ یہ جملہ مستقلہ ہے اور صلاتین سے وہی عصر و مغرب مراد ہین تو انمین اصلا کسیکا ذکر ہرگز متروک نہین ہان تفصیل مین تیسرے کے لیے ایک ہی کا نام لیا تو بکمال اشتہار دوسرے کا ذکر مطوی کیا بحمد اللہ یہ معنی ہین جواب اعلا کے جس ملاجی کی فہم ہیں اور زناخ انچہ النسان میکند کی ہوس ملاجی اب اس برابری کے بڑے بول کی خبر مین کہیے کہ جو جواب تمھارا ہے وہی ہمارا سمجھے خدا کی شان ؎ اوگمان برده که من کردم چو او ؛ فرق را کے بیند آن استیزه جو

فائده یہ معنے نفیس فیض فتاح علیم جل مجدہ سے قلب فقیر پر القا ہوئے پھر ارکان اربعۃ ملک العلما بحر العلوم قدس سره مطالعہ مین آئی دیکھا تو بعینہ یہی معنی افادہ فرمائے ہین

والحمد لله على حسن التفهيم ارشاد فرماتے ہیں رحمۃ اللہ تعالی علیہ وایضا خبر الجمع انما
نقلوا فی غزوۃ تبوک وکان فی تلک الغزوۃ الاف من الرجال وکان کل
صلوۃ خلف رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ولم یخبر منہم الا واحد
او اثنان ولم یشتہر ولم یرد غیرہ بل بعض الحاضرین انکر ذلک حتی
قال ابن مسعود ما رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم صلی صلوۃ لغیر
میقاتہا الا صلوتین جمع بین المغرب والعشاء بجمع وصلی الفجر یومئذ قبل
میقاتہا رواہ الشیخان وابو داود والنسائی فنفی ابن مسعود الذی قال رسول اللہ
صلی اللہ تعالی علیہ وسلم تمسکوا بعہد ابن ام عبد تقدیم صلوۃ عن الوقت
وتاخیرہا واخبر بانہ لم یقع الا فی صلوتین بین احدہما وہو المغرب بجمع
اخرہا الی وقت العشاء ولم یبین الاخر وہو العصر یوم عرفۃ بتقدیمہ فی وقت
الظہر لشہرتہ ولیعلم بالمقایسۃ والخبر خبر اخر ہو تقدیم الفجر عن الوقت
المسنون المعتاد عندہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم واذا کان حال خبر الجمع
ما ذکرنا وجب ردہ او تاویلہ اور اسکے مطالعہ سے بحمد اللہ تعالی ایک اور جواب
حسن معلوم ہوا فقیر غفر اللہ لہ نے حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما سے پہلے جواب
میں غروب شفق کو قریب غروب پر حمل اور اوس محتمل کو ان نصوص صریحہ مفسرہ
کیطرف رد کیا اور قصہ مرویہ ابن عمر کو واحد بتایا تھا بعینہ یہی مسلک وکیل العلماء نے
اختیار فرمایا فرماتے ہیں المراد بغروب الشفق قرب غروبہ لان القصۃ
واحدۃ واذکرنا من قبیل مفسر لا یقبل التاویل فاؤل بقرب غروب
الشفق او یقال ہذا من وہم بعض الرواۃ اما ما ذکرناہ اولا فہو مطابق للاثر المذکور

فی الشرع من تعیین الاوقات بحمد اللہ تعالی تمیز تواتر واور واضح ہوا حدیث
معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ مین کلام فقیر یاد کیجیے کہ اس روایت مین اضطراب
مقال واقع ہوئی مگر فقیر کہتا ہے اسکا کو لنا حرف جمع حقیقی مین نص ہے الحمد بعینہ
یہی طریقہ مع شے زائد مولانا بحر قدس سرہ چلے بعد عبارت مذکورہ فرماتے ہین
اما جمع التقدیم فلم یرد الا فی روایات شاذة لا اعتداد بها عند سطوع
شمس القاطع ثم لیس فی روایة ابی داود عن معاذ ما یدل علی تقدیم العصر
عن وقتها انما فیه اذا زاغت الشمس قبل ان یرتحل جمع بین الظہر والعصر ویجوز
ان یکون الجمع بان یؤخر الظہر الی اٰخر وقتها ویعجل العصر اول وقتها اوان المراد
بالجمع الجمع فی نزول واحد وانکانتا ادیتا فی وقتهما فافهم هکذا ینبغی ان
یفهم المقام اور واقعی بحمد اللہ تعالی یہ تینون مطالب عالیہ وہ جواہر غالیہ ہین جنکی
قدر اہل انصاف ہی جانینگے علامہ بحر قدس سرہ سا فاضل جامع اجل واغر دقیق
النظر اگر ایک بیان مسلسل مجمل مختصر مین اُنھین افادہ فرماجائے اُنکی شان تدقیق
سے کیا مستبعد پھر بھی ایک رنگ افتخار اُن کے کلام سے مترشح کہ فرماتے ہین
هکذا ینبغی ان یفهم المقام مگر فقیر حقیر قاصر فاتر پر اِن جلائل قدسیہ زاہرہ
اور اُن کے ساتھ اور دقائق وحقائق باہرہ مذکورہ کثیرہ وافرہ کا افادہ محض عطیہ
علیہ حضرت وہاب جواد نے سبقت استحقاق وتقدم استعداد ہے ذلک من فضل اللہ
علینا وعلی الناس ولکن اکثر الناس لا یشکرون ٥ ربی لک الحمد کما ینبغی
لجلال وجهک وکمال الائک وفور نعمائک صل وسلم وبارک علی اکرم
انبیائک محمد واٰله وسائر اصفیائک اٰمین مولانا قدس سرہ ان نغائس

عزیزہ کو بیان کرکے فرماتے ہین انظرها ادق نظر ائمتنا حیث لا تفوت عنهم دقیقۃ دیکھو تو ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کی نظر کیسی دقیق ہے کہ کوئی دقیقہ اُن سے فروگزاشت نہین ہوتا) فقیر کہتا ہے ہان واللہ آپ کے ائمہ اور کیا جانا کیسے ائمہ مالکان ازمہ وکاشفان غمہ ایسی ہی دقیق النظر وعالی مدارک وشاہان بزم وشیران معارک ہین کہ منازل دقیق اجتہاد مین اورونکی مساعی جمیلہ اُن کے توسن برق رفتار کی گرد کو نہ پہنچے اور کیون نہو کہ آخر وہ وہی ہین کہ اگر ایمان و علم ثریا پر معلق ہوتا لے آتے آجکل کے کوران بے بصر اُن کے معارج علیہ سے بخبر اگر آئینہ عالمتاب مین اپنا مونھ دیکھ کر طعن وتشنیع سے پیش آئین کیا کیجیے ؎

مہ فشاند نور وسگ عو عو کند ٭ ہر کسے بر خلقت خود مے تند ٭ ان حضرات کی طول وعریض بذربانیون کا نمونہ ہمین دیکھ لیجیے مسئلہ جمع مین ملاجی کے دعوے تھے کہ وہ دلائل قطعیہ سے ثابت ہی اور اُسکا خلاف کسی حدیث سے ثابت نہین نہ جمع صوری پر اصلا کوئی دلیل حنفیہ کے پاس ہے اب بحول وقوت رب قدیر سب اہل انصاف نے دیکھ لیا کہ کس ہستی پر یہ لن ترانی کس برتے پر تتا پانی ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم **ثانیا اقول** وباللہ التوفیق اگر نظر متبع کو رخصت جولان دیجیے تو بعونہ تعالی واضح ہو کہ یہ جواب علما محض تنزلی تھا ورنہ اسی حدیث مین حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ جمع عرفات بھی ذکر فرما چکے ہین حدیث سنن نسائی کتاب المناسک، باب الجمع بین الظہر والعصر بعرفہ مین یون ہے

اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبۃ عن سلیمن عن عمارۃ بن عمیر عن عبد الرحمن بن یزید عن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ

قال کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یصلی الصلوٰۃ لوقتہا الا بجمع وعرفات یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہین نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر نماز اُسکے وقت ہی مین پڑھتے تھے مگر مزدلفہ وعرفات مین) ملاجی اب کیسے مصیبت کا پہاڑ کسپر ٹوٹا ملاجی ابھی آپکی نازک چھاتی پر دلّی کی پہاڑی ہی آئی ہی سخت جانی کے آسرے پر سانس باقی ہو تو سر بچائیے کہ عنقریب مکہ کا پہاڑ ابو قبیس آتا ہے ملاجی دعوی اجتہاد پر اُدھار کھائے پھرتے ہو اور علم حدیث کی ہوا نہ لگی احادیث مرویہ بالمعنے صحیحین وغیرہا صحاح وسنن ومسانید ومعاجیم وجوامع واجزا وغیرہا مین دیکھیے صدہا مثالین اسکی پائیے گا کہ ایک ہی حدیث کو رواۃ بالمعنی کس کس متنوع طور سے روایت کرتے ہین کوئی پوری کوئی ایک ٹکڑا کوئی دوسرا کوئی کسی سیاق کوئی کسیطرح جمع طرق سے پوری بات کا پتا چلتا ہے ولہذا امام الشان ابو حاتم رازی معاصر امام بخاری فرماتے ہین ہم جب تک حدیث کو ساٹھ وجہ سے نہ لکھتے اُسکی حقیقت نہ پہچانتے یہان بھی مخرج حدیث اعمش عن عمارۃ عن عبد الرحمن عن عبد اللہ ہو اعمش کے بعد حدیث منتشر ہوئی اُن سے حفص بن غیاث وابو معویہ وابو عوانہ وعبد الواحد بن زیاد وجریر وسفین وداود وشعبہ وغیرہم اجلہ نے روایت کی یہ روایتین الفاظ واطوار وبسط واختصار وذکر واقتصار مین طرق شتے پر آئین کسی مین مغرب وفجر کا ذکر ہے ظہر عرفہ مذکور نہین کروایۃ الصحیحین کسی مین ظہر عرفہ ومغرب کا بیان ہے فجر مزدلفہ ماثور نہین کروایۃ النسائی کسی مین صرف مغرب کا تذکرہ ہے ظہر وفجر وصیغہ ما رأیت وغیرہ کچھ مسطور نہین کحدیث النسائی ایضا فی المناسک باب جمع الصلاتین بالمزدلفۃ

اخبرنا القاسم بن زکریا ثنا مصعب بن المقدام عن داود عن الاعمش عن عمارۃ عن عبد الرحمن بن یزید عن ابن مسعود ان النبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم جمع بین المغرب والعشاء بجمع اکثر مین نماز فجر پیش از وقت مذکور ہو وھو بطریق کل من ذکرنا من رواۃ الاعمش ما خلا جریرا کسی مین لفظ بغلس مفید واقع ومصرح مرام کی تصریح ہے کما مر المسلم منحدیث الضبی ان تنوعات سے نہ وہ حدیثین متعدد ہو جائینگی نہ ایک طریق دوسرے کا نافی ومنافی ہوگا بلکہ اُن کے اجتماع سے جو حاصل ہو وہ حدیث تام قرار پائیگا اب خواہ یہ اختلاف رواۃ اعمش کی روایت بالمعنے سے ناشی ہوا خواہ خود اعمش نے مختلف اوقات مین مختلف طور پر روایت بالمعنے کی اور ہر راوی نے اپنی مسموع پہنچائی چاہو یہ تنوع اعمش نے خود کی چاہے عمارہ یا عبد الرحمن سے ہوئی اور وہ سب اعمش نے سنی یا اعمش کو پہنچی خواہ اصل منتہائے سند سیدنا عبد اللہ رضی اللہ تعالٰی عنہ نے اوقات عدیدہ مین حسب حاجت مختلف طورون پر ارشاد فرمائی مثلاً شب مزدلفہ راہ مزدلفہ مین یا وہان پہنچکر آج کی مغرب وفجر کا مسئلہ ارشاد کرنے کے لیے صرف انھین دو کا ذکر فرمایا عصر تو سب کے سامنے ابھی جمع کر چکے تھے اُسکے بیان کی حاجت کیا تھی دوسرے وقت جمع بین الصلاتین کا مسئلہ پیش ہو وہان ذکر فجر کی حاجت نتھی عصر عرفہ ومغرب مزدلفہ کے ذکر پر قناعت کی کہ سوا ان دو نمازون کے حضور اقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے کبھی جمع نفرمائی اور کسیوقت مغرب وعشائے مزدلفہ کا ذکر ہو کہ انمین سنت کیا ہے اُسوقت یہ پچھلی حدیث مختصر تر افادہ کی **ثم اقول** لطف یہ کہ یہی **حدیث** ابن مسعود رضی اللہ تعالٰی عنہ

دوسرے مخرج مروی صحیح بخاری و سنن نسائی سے سیدنا امام محمد نے آثار
مرویہ کتاب الحج مین بسند جلیل و صحیح جسکے سب رواۃ اجلۂ ثقات وائمۂ اثبات و
رجال صحیحین بلکہ صحاح ستہ سے ہین یون روایت فرمائی اخبرنا
سلام بن سلیمن الحنفی عن ابی اسحٰق السبیعی عن عبد الرحمن بن الاسود عن علقمۃ
بن قیس والاسود بن یزید قال کان عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ یقول
لا جمع بین الصلاتین الا بعرفۃ الظہر والعصر یعنی عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہ فرماتے تھے جمع بین الصلاتین جائز نہین مگر عرفہ مین ظہر و عصر، کیون ملاجی
اب یہان کہدینا کہ ابن مسعود نے فقط جمع عرفات دیکھی جمع مزدلفہ خارج رہی
حالانکہ ہرگز نہ اس سے اعتراض نہ اُسپر اعتراض بلکہ ہر محل و موقع کلام مین وہان کی قدر
حاجت پر اقتصار ہے یہان مسافر کے جمع بین الظہر والعصر کا ذکر ہوگا اُسپر فرمایا کہ ایسی
جمع صرف روز عرفہ عرفات مین ہے اسکے سوا ناجائز ولہذا الصلاتین معرف بلام
فرمایا جسمین اصل عہد ہے ملاجی کتب حدیث آنکھ کھولکر دیکھو روایات بالمعنی کے
یہی انداز آتے ہین خصوصًا امام بخاری تو بذات خود اپنی جامع صحیح مین اسکی عادی ہین
حدیث کو ابواب مختلفہ مین بقدر حاجت پارہ پارہ کرکے لاتے ہین اس سے ایک
پارہ دوسرے کو رد نہین کرتا بلکہ وہ مجموع حدیث کامل ٹھہرتی ہے پس بحمد اللہ
تعالے واضح و آشکار ہوا کہ یہ حدیث بھی تمام و کمال یون ہے کہ مین نے کبھی نہ دیکھا
کہ حضور سید عالم صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے دو نمازین جمع فرمائی ہون کبھی کوئی
نماز اپنے وقت سے پہلے یا وقت کے بعد پڑھی ہو مگر صرف دو عصر عرفہ وقت ظہر
اور مغرب مزدلفہ وقت عشا اور اُسدن فجر کو بھی وقت مسنون و معمول سے پہلے

طلوع فجر کے بعد ہی تاریکی مین پڑھ لیا تھا اُسدن کے سوا کبھی ایسا بھی نہ کیا الحمد للہ
کہ آفتاب حق وصواب نے پردہ وحجاب رالبقہ النہار پر پہنچا اب اس حدیث نسائی
جامع ذکر عرفہ ومزدلفہ پر ملاجی نے بکمال مکابرہ جو چوٹین کی ہین انکی خدمتگزاری کیجیے
اور راہ ضیا پناہ رسالہ کو باذنہ تعالی شب تمام کا مژدہ دیجیے واللہ المعین وبہ نستعین
(لطیفہ) یارب جہل جاہلین سے تیری پناہ ملاجی تورد احادیث وجرح ثقات
وقدح صحاح کے دھنی ہین عمل بالحدیث کے ادعائی ۔راج مین انھین مکابرون کی
دیوارین چنی ہین حدیث صحیح نسائی شریف کو دیکھا کہ انھین پر مصیبت کا پہاڑ
توڑ گئی حضرت کے گل سر سبد کو گل تہ گلخن بنا چھوڑ گئی لہذا انیسام حیا سے تیغ
ادا نکالی اور احادیث صحاح مین تکمیل مضمون فریقا تکذبون وفریقا تقتلون
کی یون بنا ڈالی حدیث نسائی کی نامقبول اور مجروح اور متروک ہے دو راوی
اسکے مجروح ہین ایک سلیمن بن ارقم کہ اُسکی توثیق کسی نے نہین کی بلکہ ضعیف
کہا اُسکو کہا تقریب مین سلیمن بن ارقم ضعیف اور ایک خالد بن مخلد کہ یہ شخص رافضی
تھا اور صاحب احادیث افراد کا کہا تقریب مین خالد بن مخلد صدوق متشیع وله
افراد **اقول اولا** وہی ملاجی کی قدیمی سفاہت تشیع ورفض کے فرق سے جہالت
ثانیا صحیحین سے وہی پرانی عداوت خالد بن مخلد نہ صرف نسائی بلکہ بخاری
ومسلم وغیرہما جملہ صحاح ستہ کے رجال سے ہے امام بخاری کا خاص استاذ اور
مسلم وغیرہ کا استاذ الاستاذ **ثالثا** ملاجی تمنے تو علم حدیث کی الف بے
بھی نہ پڑھی اور ادعائے اجتہاد کی یون بیوقت چڑھی ذرا کسی پڑھے لکھے سے
ضعیف و متشیع وصاحب افراد اور متروک الحدیث مین فرق سیکھو متشیع وصاحب

افراد ہوتا تو اصلا موجب ضعف نہیں صحیحین دیکھیے اُن کے رواۃ مین کتنے متشیع ہو
ہین اور لا افراد والون کی کیا گنتی جب کہ ہم حواشی فصل اول مین کثرت لہ اوہام
یہم بما وہم یخطئ یخطئ کثیرا کثیر الخطأ کثیر الغلط کے بہیر اوالے
ذکر کر آئے را ضعیف اُنمین اور متروک مین بھی زمین و آسمان کا بل ہے ضعیف کی
حدیث معتبر و مکتوب و در متابعات و شواہد مین مقبول و مطلوب ہے بخلاف متروک
اس معنے اور اسکے متعلقات کی تحقیقات جلیلہ فقیر غفرلہ القدیر کے رسالہ الہاد
الکاف فی حکم الضعاف مین مطالعہ کیجیے اور سردست اپنی مبلغ
علم تقریب ہی دیکھیے کہ ضعیف درجۂ ثامنہ اور متروک اُس سے دو پایہ نیچے درجۂ
عاشرہ مین ہے خود بعض ضعفا رجال شیخین مین اگرچہ متابعۃ یا یون بھی واقع جس سے
اُنکا نا متروک ہونا واضح رابعاً یہ سب کلام ملاجی کی غیبی بول جیسی احکام ماکر تھا
حضرت کی اندرونی حالت دیکھیے تو پھر حسب عادت جو رواۃ حدیث نے نسب
و نسبت پائی اُنمین جہان تحریف و تصرف کا موقع ملا وہی تبدیل کا رنگ لائے
سند مین تھا عن شعبۃ عن سلیمن. اب ملاجی اپنی مبلغ علم تقریب کھول کر
بیٹھے رواۃ نسائی مین شعبہ نام کا کوئی نہ ملا جسپر تقریب مین کچھ بھی جرح کی ہو
لہذا وہان بس نہ چلا سلیمن کو دیکھین تو پہلی بسم اللہ ہی سلیمن بن ارقم ضعیف نظر
پڑا حکم جڑ دیا کہ سند مین وہی مراد اور حدیث مردود ملاجی تمھین اپنے دھرم کی
قسم سچ بتانا یہ جبرونی حکم آپنے کس دلیل سے جایا گیا اسیکا نام محدثی ہے سچے ہو
تو برہان لاؤ ورنہ اپنے کذب و عیب رجم بالغیب پر ایمان قل ھاتوا برھانکم
ان کنتم صادقین حق طلبان حق نیوش کو اوپر معلوم ہو چکا ہے کہ مخرج حدیث

اعمش عن عمارة عن عبد الرحمن عن عبد اللہ ہو بخاری مسلم ابو داود نسائی وغیرہم
سب کے یہان حدیث عمارہ بطریق امام اعمش ہی مذکور صحیحین کی تین سندین بطریق
حفص بن غیاث وابی معاویة وجریر کلہم عن الاعمش عن عمارة صدر
کلام مین آور ایک سند نسائی بطریق داود عن الاعمش عن عمارة اسکے بعد
سن چکے پنجم نسائی کتاب الصلاۃ مین ہے اخبرنا قتیبة ثنا سفین
نا الاعمش عن عمارة الخ ششم نسائی مناسک باب الوقت الذی یصلی
فیہ الصبح بالمزدلفة اخبرنا محمد بن العلاء ثنا ابو معویة عن الاعمش عن
عمارة الخ ہفتم سنن ابی داود حدثنا مسدد ان عبد الواحد بن زیاد
واباعوانة وابامعویة حدثوہم عن الاعمش عن عمارة الخ ہشتم امام طحاوی
حدثنا حسین بن نصر ثنا قبیصة بن عقبة والفریابی قالا ثنا سفین
عن الاعمش عن عمارة بن عمیر الخ یہ امام اعمش امام اجل ثقہ ثبت حجت حافظ ضابط
کبیر القدر جلیل الفخر اجلہ ائمہ تابعین و رجال صحاح ستہ سے ہین جنکی وثاقت عدالت
جلالت آفتاب نیمروز سے روشن تر انکا اسم مبارک سلیمن ہے وہی یہان مراد
کاش تضعیف ابن ارقم دیکھ پانیکی خوشی ملاجی کی آنکھین بند نہ کردیتی تو آگے سوجھتا
کہ دنیا مین ایک یہی سلیمن نہین دو ورق لوٹتے تو اسی تقریب مین تھا سلیمن
بن مہران الاعمش ثقة حافظ عارف بالقراءة ورع جن حضرات کا جوش
تمیز اس حد تک پہنچا ہو اُن سے کیا کہا جائے کہ ان سلیمن سے راوی بھی آپنے دیکھے
کون ہین امیر المؤمنین فی الحدیث امام شعبہ بن الحجاج جنہین التزام تھا کہ ضعیف لوگون سے
حدیث روایت نہ کرینگے جسکی تفصیل فقیر کے رسالہ منیر العین (۱۳۰۱ھ) فی حکم

تفتیل لاہما مین جن کو سرہ اور ابن رقم سے روایت مگرنا وتفوق ہے ان بانونکی کیا
شکایت خامسا حضرت کو اپنی پرانی مشق صاف کرنیکو اُسیطرح کا ایک اور نام ہاتھ
لگا یعنی خالد امام نسآی نے فرمایا تھا اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد عن شعبة
بیدھڑک حکم لگا دیا کہ اس سے مراد خالد بن مخلد رافضی ہی ملاجی پانچ پیسو کی شیرینی تو ہم بھی
چڑھائینگے اگر ثبوت دو کہ یہان خالد سے یہ شخص مراد ہے ملاجی تم کیا جانو کہ ائمہ محدثین کس
حالتین اپنے شیخ کے مجرد نام نے ذکر ضمیر پر اکتفا کرتے ہین ملاجی صحابہ کرام مین عبد اللہ کتنے
بکثرت ہین خصوصا عبادلہ خمسہ رضی اللہ تعالی عنہم پھر کیا وجہ ہے کہ جب بصری عن عبد اللہ
کہے تو عبد اللہ بن عمرو بن عاص مفہوم ہونگے اور کوفی کہے تو عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی
عنہم پھر رواۃ مابعد مین تو عبد اللہ صدہا ہین مگر جب سوید کہین حدثنا عبد اللہ تو خواہ مخواہ
ابن المبارک ہین محمدین کا شمار کون کرسکتا ہی مگر جب بندار کہین عن محمد عن شعبة تو غندر کے
سوا کسیطرف ذہن نجائیگا وعلی ہذا القیاس صدہا مثالین ہین جنھین ادنے ادنے
خدام حدیث جانتے سمجھتے پہچانتے ہین ملاجی یہ خالد امام اجل ثقہ ثبت حافظ جلیل
الشان خالد بن حارث بصری ہین کہ امام شعبہ بن الحجاج بصری کے اخص تلامذہ اور امام
اسمعیل بن مسعود بصری کے اجل اساتذہ اور رجال صحاح ستہ سی ہین اسمعیل بن مسعود
کو اُنسے اور اُنھین شعبہ سے اکثار روایت بدرجہ غایت ہی اسی سنن نسآی مین اسمعیل
کی بیسیون روایات اُنسے موجود اُنمین بہت خاص اسی طریق سے ہین کہ اسمعیل خالد بن
حارث سے اور خالد شعبہ بن الحجاج سے انمین بہت جگہ خود اسمعیل نے نسب خالد مصرح بیان
کیا ہے بہت جگہ اُنھون نے حسب عادت مطلق چھوڑا امام نسآی نے واضح فرمادیا ہے بہت
جگہ سابق ولاحق بیانون کے اعتماد پر یون ہی مطلق باقی رکھا ہی مین آپکا حجاب نا واقفی

توڑنے کو ہر قسم کی مصرح روایات سے بہ نشان کتاب وباب کچھ حاضر کرون۔
(طریق شعبہ) (۱) کتاب الافتتاح باب التطبیق اخبرنا اسمعیل بن مسعود
حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ عن سلیمن الخ (۲) کتاب الطہارۃ باب النضح
اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (۳)
کتاب المواقیت الرخصۃ فی الصلاۃ بعد العصر اخبرنا اسمعیل بن مسعود عن خالد
بن الحارث عن شعبۃ الخ (۴) کتاب الامامۃ الجماعۃ اذا کانوا اثنین اخبرنا اسمعیل بن
مسعود ثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (۵) کتاب السہو باب التحری اخبرنا اسمعیل بن
مسعود حدثنا خالد بن الحارث عن شعبۃ الخ (تصریح اسمعیل سوی ما مر) (۶) کتاب
الامامۃ الرخصۃ للامام فی التطویل اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا خالد بن الحارث الخ (۷)
کتاب قیام اللیل باب وقت رکعتی الفجر اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث
الخ (۸) کتاب الزکوۃ عطیۃ المرأۃ بغیر اذن زوجہا اخبرنا اسمعیل بن مسعود
ثنا خالد بن الحارث الخ (۹) المزارعۃ احادیث النہی عن کری الارض بالثلث والربع۔
اخبرنا اسمعیل بن مسعود قال ثنا خالد بن الحارث الخ (۱۰) القسامۃ والقود باب عقل
الاصابع اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا خالد بن الحارث الخ (تصریح النسائی)
(۱۱) کتاب بدو الحیض مضاجعۃ الحائض اخبرنا اسمعیل بن مسعود حدثنا
خالد وھو ابن الحارث الخ (۱۲) قبیل کتاب الجمعۃ باب اذا قیل للرجل ہل صلیت۔
اخبرنا اسمعیل بن مسعود ومحمد بن عبد الاعلی قالا حدثنا خالد ھو ابن الحارث
الخ (۱۳) کتاب الصیام التقدیم قبل شہر رمضان اخبرنا اسمعیل بن مسعود ثنا
خالد وھو ابن الحارث (۱۴) المزارعۃ من الاحادیث المذکورۃ اخبرنا اسمعیل بن مسعود

ثنا خالد وهو ابن الحارث الخ (۱۵) کتاب الاشربہ الترخیص فی انتباذ البسر اخبرنا اسمعیل
بن مسعود ثنا خالد یعنی ابن الحارث الخ کیون ملا جی یہ کیا دین و دیانت ہی کہ صحیح
حدیثین رد کرنیکو ایسے جھوٹے فقرے بناو اور نئے نکان جزم کرتے ہوئے پلک
تک نہ جھپکاو وہ تو خدا نے خیر کر لی کہ امام نسائی نے اسمعیل بن مسعود کہدیا تھا نہین
نرا اسمعیل ہوتا تو ملا جی کو کہتے کیا لگتا کہ یہ حدیث تمہ اہل سنت کے نزدیک سخت مردود
کہ اسکی سند مین اسمعیل دہلوی موجود ملا جی صرف ایک مسئلے مین اول تا آخر اتنی خرافات
علم حدیث کی کھلی کھلی باتون سے یہ جاہلانہ مخالفات اگر دیدہ و دانستہ ہین تو شکایت
کیا ہے کہ اخفائے حق تلمیع باطل و تلبیس عامی و اغوائے جاہل طوائف ضالہ کا ہمیشہ داب ہی ہے
اور اگر خود حضرت کی حدیث دانی اتنی ہی تو خدا را خدا و رسول سے حیا کیجیے اپنے دین پر رحم
دیا کیجیے یہ سمجھ اور اجتہاد کی لپک یہ لیاقت اور مجتہدین پر ہمسری عمر وفا کرے تو اٹھ
دس برس کسی ذی علم مقلد کی کفش برداری کیجیے حدیث کے متون و شروح و اصول و رجال کی
کتابین سمجھکر پڑھ لیجیے اور یہ نہ شرمائیے کہ بوڑھے طوطون کے پڑھنے پر لوگ ہنستے ہین
ہنسنے دو ہنستے ہی گھر بستے ہین اگر علم ملگیا تو عین سعادت یا طلب مین مر گئے جب بھی شہادت
بشرط صحت ایمان و حسن نیت واللہ الهادی لقلب اخبت الحمد للہ مہر حق منجلی ہوا
اور آفتاب صواب متجلی جن جن احادیث سے جمع بین الصلاتین کا ثبوت نہ سہل ثبوت بلکہ قطعی ثبوت
زعم کیا گیا تھا واضح ہو کہ انمین ایک حرف مثبت مقال نہین مع ہذا حنفی اثبات صوری و نفی حقیقی
دونون مین ہر سبیل تنازل دیا تھا روشن ہوا کہ قرآن و حدیث اسیکو موافق دلائل ساطعہ اسی پر ناطق
جنمین دو انکار کی اصلا مجال نہین اور بعونہ تعالی بطفیل مسئلہ وہ تازہ مجملہ کہنہ مشغلہ ادعائے عمل
بالحدیث کا اشتغال اسکا بھرم بھی ہر بات تا کھلا کہ یہ اسی غرض ہوس کا کام اور اتباع حدیث کا نام بدنام

پڑ آئے پرائے حدگی سیانے جب اپنی سخن پروری پر آئین صحیح حدیثون کو مردود بتائین ثقہ ائمہ
کو مطعون بنائین بخاری و مسلم پس پشت ڈالین انکو رواۃ و اسانید مین شاخسانے نکالین ہزار
چھل کرین سو ہزار پیچ کھیلین صحیح حدیثین ہیچ امام مالک و امام شافعی کی تقلید حرام نہ فقط حرام
کہ شرک کا پیغام مگر جب حنفیہ کے مقابل دم پر بنے مجتہد چھوڑ مقلدونکی تقلید سے گاڑھی
چھنے الٹ ایک ایک شافعی ہلکی کو جھک جھک کر سلام اسکے پاؤن پکڑ اسکا دامن تھام یہ بڑا پیشوا
وہ بھاری امام آئمین جسکا کلام کہین ہاتھ لگ گیا اگرچہ کیسا ہی ضعیف کتنا ہی خطا آمیز خجل
گئے غنچے کھل گئے اندر کے جی کے کواڑ کھل گئے سب کوفت سوخت کے غبار دھل گئے
وحی ملکی ایمان لے آئے اُسی سے حنفیہ پر حجت لائے الٹ خبردار کوئی پیچھے نہ پڑ واحبار
ورہبان کی آیت نہ پڑھو چھٹکارے کی گھڑی بچاؤ کا وقت ہے شرک بلا سے ہوا تو ہو مگت ہے
مسلمانو حضرات کے یہ انداز دیکھے بھالے اپنا ایمان بچائے سنبھالے فریب مین نہ آنا یہ زہر
در جام ہین دھوکا نہ کھانا سبزہ بردام ہین تمہارونکی چال ہر حال بُری ہی تقلید سے بَری
ائمہ سے بری ہونے راہ روی کا دھیان نہ لانا چادر سے زیادہ پاؤن نہ پھیلانا اتباع ائمہ
راہ ہدیٰ ہے راہ ہدے کا ولی خدا ہے للہ الحمد ولی الہدایۃ منہ البدایۃ والیہ
النہایۃ **خلاصۃ الکلام وحسن الختام** الحمد للہ سخن اپنے ذروہ اقصے کو پہنچا اب
ملخص کلام و حاصل مرام چند باتین یاد رکھیے **اولا** جمع صوری بدلائل صحیحہ روشن ثبوت سے بے پردہ
وحجاب اور اسکا انکار انکار آفتاب **ثانیا** کسی حدیث صحیح مین جمع تقدیم کا نام کو بھی اصلا پتا نہین اسکی
نسبت ادعائے قطعی ثبوت محض نسج العنکبوت **ثالثا** جمع تاخیر مین بھی کوئی حدیث
صحیح صریح جیسا ادعا کیا جاتا ہے ہرگز موجود نہین یا ضعاف و مناکیر ہین یا محض معلاقہ
یا صحاف محتمل اور محتملات سے ہوس اثبات مہمل و مختل **رابعا** جب جمع صوری پر ثبوت مفسر متعین

ناقابل تاویل قائم تو محتملات خصوصاً حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالے عنہما کا اُسی کی طرف رجوع لازم کہ قاعدہ ارجاع محتمل بہ متعین ہے نہ عکس کہ سر اسر نکس خامساً نماز بعد شہادتین اہم فرائض و اعظم ارکان اسلام ہے اور اُسمین رعایت وقت کی فرضیت اظہر ضروریات دین سے جسے مسلمانونکا ایک ایک بچہ جانتا ہی یونہین اوقات خمسہ غایت شہرت و استفاضہ پر بالغ حد تواتر ہین اگر حضور پر نور سید المرسلین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے حالت سفر مین جسکی ضرورت ہمیشہ ہر زمانہ مین ہر شخص کو رہی اور رہتی ہے چار نمازون کے لیے اوقات مشہورہ معلومہ معروفہ کے سوا قولاً یا فعلاً کوئی اور حکم عطا فرمایا ہوتا تو واجب تھا کہ جس شہرت جلیلہ کے ساتھ اوقات خمسہ منقول ہوئے اوسیطرح یہ نیا وقت بھی نقل کیا جاتا آخر حضور اقدس صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے یہ فعل کسی خلوت مین نکیا غزوہ تبوک مین ہزارہا صحابہ کرام رضی اللہ تعالے عنہم ہمراہ رکاب سعادت مآب تھے اگر حضور جمع فرماتے بلاشبہہ وہ سب کے سب دیکھتے اور کثرت رواۃ سے اسے بھی مشہور کر چھوڑتے یہ کیا کہ ایسی عظیم بات ایسے جلیل فرض کو ایسی فرضیت ہی لازم مین ایسی صریح تبدیل ایسے مجمع کثیر کے سامنے واقع ہو اور اُسے یہی دو ایک راوی روایت فرمائین تو بلاشبہہ یہی جمع صوری فرمائی جسمین نہ وقت بدلا نہ کسی حکم مین تغیر نے راہ پائی کہ اُسکے اشتہار پر دواعی متوفر ہوتے نظر انصاف صاف ہو تو صرف ایک یہی کلام تمام دلائل خلاف کے جواب کو بس ہے کہ جب بایں وصف توفر دواعی نقل آحاد ہی تو لاجرم جمع صوری پر محمول کہ توفر مہجور اور بالفرض کوئی روایت مفسرہ ناقابل تاویل ملے تو متروک العمل کہ ایسی جگہ آحاد رہنا عقل سے دور سادساً نمازون کے لیے تعیین و تخصیص اوقات د آیات قرآن عظیم و احادیث حضور سید العلمین صلے اللہ تعالے علیہ وسلم سے قطعی الثبوت ہی اگر انہیں کا خلاف مانیے تو وہ بھی ویسا ہی قطعی چاہیے جیسے عصر

عرفہ و مغرب مزدلفہ کا اجماعی مسئلہ ورنہ یقینی کے مقابل ظنی مضمحل **سابعا** بالغرض اگر
مثلِ منع دلائلِ جمع بھی قابل سمع تسلیم کیجیے تاہم ترجیح منع کو ہے کہ جب حاظر و مبیح مجتمع
ہون تو حاظر مقدم ہے **ثامنا** جانب جمع صرف نقل فعل ہے قول اگر ہے تو جمع صوری
مین اور جانب منع دلائل قولیہ و فعلیہ دونون موجود اور قول فعل پر مرجح تو مجموع قول
و فعل محض نقل فعل پر بدرجہ اولی **تاسعا** افقہیت راوی اور مرجح منع ہے کہ ابن عمر و انس
مین کسیکو فقاہت جلیلہ عبد اللہ بن مسعود تک رسائی نہین رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین
یہ وہی ابن مسعود ہین جنکی نسبت حدیث مین ہی حضور پر نور صلے اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا
تمسکوا بعهد ابن ام عبد اونکے عہد کو لازم پکڑو رواہ الترمذی عنہ رضی اللہ
تعالی عنہ مرقاۃ مین ہے اسیلیے ہمارے امام اعظم رضے اللہ تعالے عنہ اونکی روایت و قول کو
خلفاے اربعہ کے بعد سب صحابہ کے قول پر ترجیح دیتے ہین) یہ وہی ابن مسعود ہین
جنھین حذیفہ رضی اللہ تعالی عنہ صاحب سر رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم فرماتے
ان اشبه الناس دلا وسمتا وهديا برسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم لابن ام عبد
بیشک چال ڈھال روش مین سب سے زیادہ حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے مشابہ
عبد اللہ بن مسعود ہین رضی اللہ تعالی عنہ رواہ البخاری و الترمذی و النسائے
یہ وہی ابن مسعود ہین جنھین امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ فرماتے کنیف ملئ علما
ایک گٹھری ہین علم سے بھری ہوئی) نہایت یہ کہ حضور اقدس سید المرسلین صلے اللہ
تعالی علیہ وسلم نے فرمایا رضيت لامتي ما رضي لها ابن ام عبد مین نے اپنی امت کے لیے
پسند فرمالیا جو کچھ عبد اللہ بن مسعود اوسکے لیے پسند کرے رواہ الحاکم بسند صحیح الجرم
ہمارے ائمہ کرام رضی اللہ تعالی عنہم کے نزدیک خلفاے اربعہ رضوان اللہ تعالی علیہم کے بعد جناب

تمام صحابہ کرام علیہم الرضوان سے علم وفقاہت مین زائد ہین مرقاۃ شرح مشکوۃ مین ہے

ہو عند ائمتنا افقہ الصحابۃ بعد الخلفاء الاربعۃ علی ما اشتہر اگر بالفرض یہ ہین

منع وادلہ جمع کانٹے کی تول برابر بھی ہی تاہم منع ہی کو ترجیح رہیگی کہ اسمین احتیاط زائد ہی

اگر عند اللہ جمع درست بھی ہوئی تو ایک جائز بات ہی جسکے ترک مین بالاجماع گناہ نہین

بلکہ بالاتفاق اوسکا ترک ہی افضل ہی اور اگر عند اللہ نادرست ہے تو جمع تاخیر مین نماز دانستہ

قضا کرنی ہوگی اور جمع تقدیم مین سرے سے ادا ہی نہوگی فرض گردن پر رہیگا تو ایسی بات

جسکا ایک پہلو خلاف اولی اور دوسرا بجانب حرام وگناہ کبیرہ ہو عاقل کا کام یہی ہے

کہ اوس سے احتراز کرے یہان جو ملاجی ایمان کی آنکھ پر ٹھیکری رکھ کر لکھ گئے ہین کہ تشکیک

مذکور اس صورت مین جاری ہوتی ہے جسمین طرفین کا مذہب مدلل بدلائل ہو اور صورت اختلاف

کی ہو حالانکہ مسئلہ جمع مین مانعین کا دعوے بیدلیل ہے اور ناجائز کہنا اونکا خلاف ہے اختلاف

نہین پس اگر صحت مین عمل مدلل بدلائل کے قول بیدلیل شک ڈالدیا کرے تو سیکڑون

اعمال باطل ہوجائین اور حق وباطل مین کچھ تمیز نہ رہے ان جھوٹی بالاخوانیون سینہ زوری

کی لن ترانیون کا کچا چٹھا بعونہ تعالے سب کھل چکا مگر حیا کا بھلا ہو جسکے آسرے جیتے ہین

یونہین تو آفتاب پر خاک اوڑا کر اندھونکو سوجھا دیا کرتے ہین کہ حنفیہ کا مذہب بیدلیل و

خلاف حدیث ہے خدا کی شان قرآن عظیم واحادیث رسول کریم علیہ وعلی آلہ افضل الصلاۃ

والتسلیم کی اون قاہر دلیلونکو جنہین سنکر جگر تک ہمت پہنچی ہوگی بیدلیل ٹھہراو اور

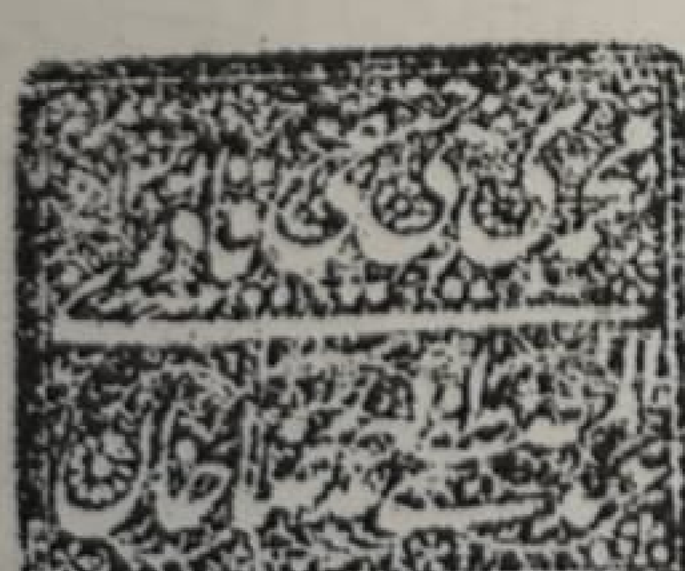
اپنے ضعیف و بے ثبوت قول کو قطعی یقینی مدلل بتاؤ اور عمل بالحدیث و دین و دیانت کا نام لیتے

نہ شرماؤ انا للہ وانا الیہ راجعون ع آدمیان گم شدند ملک گرفت اجتہاد

فقیر غفرلہ المولی القدیر نے یہ چند اوراق کہ بنظر احقاق حق لکھے مولی تعالی عز وجل اپنے

سلہ بحث نصوص منقول و قواعد اصول سے قطع نظر کرکے یہ مقتضائے عقول ہی ہے ۱۲

کرم سے قبول کرے شر حسّاد وشامت ذنوب سے محفوظ رکھے وجہ ثبات والتفات
مقلدین کرام بنائے یہ امید تو انشاء اللہ تعالیٰ القریب المجیب نقد وقت ہے مگر دشمنان
حنفیت کو ہدایت ملنی عناد خفیہ کی راہ نہ چلنے کیطرف سے یاس سخت ہے کہ کھلے مکابروں میں جن
صاحبونکی یہ ہمتیں بڑھی ہیں یہ مشقّتیں چڑھی ہیں آوبغیں آتشیں ظاہیں اور ان سے بڑھ کر اور ہزار
ہٹ دھرمیاں کرنے کیا لگتا ہے تحریف تعصب بکا بری تحکم کا علاج کیا ہے سوا اسکے کہ شر شریران
سے اپنے رب عزوجل کی پناہ لوں اور بتوسل روح اکرم امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اُس سے عرض کروں
رب انی اعوذ بک من ھمزٰت الشیٰطین و اعوذ بک رب ان یحضرون وصلی اللہ
تعالیٰ علی الھادی الی الامن والایمان المامون محمد واٰلہ وصحبہ الکرام و الذین ھم بہم
یہتدون والحمد للہ کہ یہ مبارک رسالہ تنفیس عجالہ پانزدہم ماہ رجب مرجب سنہ ۱۳۱۳ ہجریہ علیٰ صاحبہا
افضل الصلاۃ والتحیۃ کو تمام اور بلحاظ تاریخ حاجز البحرین الواقی عن جمع
الصلاتین نام ہوا ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم
وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد واٰلہ وصحبہ اجمعین اٰمین
سبحانک اللھم وبحمدک اشھد ان لا الہ الا انت استغفرک
واتوب الیک واللہ سبحٰنہ وتعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم



کتبہ
عبدہ المذنب احمد رضا البریلوی
عفی عنہ بمحمد ن المصطفیٰ النبی الامی
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین کتاب مستطاب حاجز البحرین

یہ فہرست چار قسم پر منقسم ہے

فہرست اول مقاصد کتاب

فہرست دوم ملاجی مجتہد دہلی کی حدیث دانی رد احادیث مین انکی گلفشانی

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
ملاجی کے مکابرون کا اجمالی بیان	۷ ۱۰ ۲۶ ۱۵۱	۱۲ ۶ ۵ ۱۹
ملاجی نے صحیح حدیثون سے صاف انکار کردیا	۱۱ ۲۰ ۲۰	۱۳ ۳ ۵
ملاجی نے رجال بخاری و مسلم کو رد کردیا۔	۲۰ ۲۲ ۱۴۶	۱۰ ۸ ۱۵
صحیحین کے اور راوی بکثرت رد کردیے جنمین اکیسوس مصنف نے زائد حواشی پر گنائے۔	۲۱ ۲۲ ۲۴ ۲۵ ۲۹	۱۳ ۱۵ ۹ ۱ ۱۷
ملاجی نے صحیحین کے رد کو سات قاعدے وضع کیے کہ جس صدوق کو تقریب مین جرحی التشیع یغرب یخطی یہم لہ اوہام تشیع لکھدیا محض مردود ہے	۲۰ ۲۲ ۲۴ ۲۵ ۲۹ ۱۴۶	۱۶ ۱۵ ۹ ۱ ۱۶ ۱۳
ساتوان قاعدہ راوی غیر منسوب کو ضعیف پر حمل کرکے	۲۳ ۱۴۷	۵ ۱۰
حتی الامکان رد کردو	۱۴۹	۲
علم حدیث مین ملاجی کی سیانے تمیزیان۔		
متابع و مدلس مین تمیز نہین	۲۱	۱۷
معلق و موصول مین تمیز نہین	۲۲	۳
غریب و منکر مین تمیز نہین	۲۲	۱۴
ضابط و ساقط مین تمیز نہین	۲۵	۱
صحیح و معلول مین تمیز نہین	۴۸	۹
ترتیب اختلاف طرق و تعدد حدیث مین تمیز نہین	۱۴۲	۶

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
ملاجی کی حدیث دانی کہ صحیحین مین بھی نظر نہین	۵۴	۱۸
درایت حسن تک بھی رسائی نہین	۱۴۲	۱۵
فن جرح و تعدیل مین سیانے تمیزیان		
تشیع و رفض مین تمیز نہین	۲۰ ۱۴۶	۱۹ ۱۴
فلان یغرب و غریب الحدیث مین تمیز نہین۔	۲۲	۱۳ ۱۴
وہمی اور صدوق یہم مین تمیز نہین	۲۴	۱۸
وہمی اور صدوق لہ اوہام مین تمیز نہین	۲۹	۱۶
متروک الحدیث و ضعیف متشیع و صاحب افراد مین تمیز نہین	۱۴۶	۱۷
فن رجال مین سیانے تمیزیان		
ولید بن مسلم و ولید بن قاسم مین تمیز نہین۔	۲۳	۵
اعمش و سلیمان بن ارقم مین تمیز نہین۔	۱۴۷	۱۵
خالد بن حارث و خالد بن مخلد مین تمیز نہین۔	۱۴۹	۲
مصنف کا اسپر لطیفہ	۱۵۱	۴
ملاجی سے دربارہ تعیین رجال دو امتحانی سوال	۲۵	۳
اصول فقہ وغیرہ مین سیانے تمیزیان		
لفظ ثقہ کو موجب طعن ٹھہرایا	۲۲	۱۵
بے نوع قطعی تاویل اجازت زبانی	۵۴	۴

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
خود سبب حدیث حکم حدیث کا ناسخ	۱۲۹	۵
ظرف و سبب مین تمیز نہین	"	۷
مشترک بگیا و مسئلہ عموم لفظ وخصوص سبب سے ناواقفی	۱۳۰	۷
رحمت و معصیت مین تمیز نہین	۳۴	۱۴
استدلال و احتمال مین تمیز نہین	۴۴	۱۸
ادا کے معنی مین بے تمیزی	۸۶	۱۴
مفہوم و منطوق مین تمیز نہین	۱۳۵	۲
صریح و محتمل مین تمیز نہین	۱۳۶	۷
ملاجی کی خیانتین		
نقل حدیث مین لفظ گم کرلیا۔	۲۲	۱
ایضاً اشد خیانت	"	۱۱
ایضاً کہ جرح منقول اور تعدیل ہضم	۲۵	۱۱
اپنی غلطی چھپانیکو حدیث کا کلام تقسیم	۲۸	۱
اپنا تناقض چھپانیکو کلام کا اگلا حصہ ہضم	۲۸	۴
لفظ گم کرلیا۔	۲۹	۱۵
لفظ بڑھا دیا	۹۹	۱۷
ملاجی نے حدیثون مین معنوی تحریفین کین		
صریح مکابرہ اور کھلی تحریف	۹۹	۶
حدیث مین تحریف کی مگر مطلب نہ بنا	۱۰۰	۶
کھلی تحریف نصوص	۱۰۰	۱۵
حدیث کے معنی طرح طرح بدلے مگر کام نہ چلا	۱۰۱	۲
آیات و احادیث مین تخصیص بلا مخصص	۱۲۳ ۱۲۹ ۱۳۴	۱۵ ۳ ۱۷

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
حدیث مین قید بڑھادی	١٣	١١

حدیثون کے رد مین ملاجی کی اور نزاکتین

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
حدیث بخاری سے جان بچانے مین محض زبان زوری سے کام لیا	٢٦	٤
حدیث صحیح کے رد کے لیے متصل کو مرسل بنا لیا	٣٢	٦
اسپر مصنف کا لطیفہ	٣٠	١٤
رد حدیث صحیح مسلم مین نزاکتین	١٢٩	٢
حدیث صحیحین کے رد مین نزاکتین	١٣٥	١

ملاجی کے تناقض

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
معنی حدیث مین صریح تناقض	٣٨	١١
ایضا مطلب حدیث مین اضطراب	٣٨	١٦
ایک ہی کلام کے اول و آخر مین تناقض	٥٤	٢
دلیل دعوی مین شدید تناقض	٥٤	١٦
خود اپنی لکھی معنی حدیث کو تحریف بتایا	٨٧	١٩
اس سے بڑھکر اور شدید تناقض	٨٨	١٠
حدیث کے وہ معنی گڑھے ہین جنھین خود باطل بنا چکے	١٠١	١٨
نسبت ہبہ مین عجب خبط	١٣٦	١١

ملاجی کے تحکم کہ عجز کو لکھا ما لا یحتج لغیرہ

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
تعلیق ادرج کو مردود نہین کہتے اپنی حجت	٢٨	٤
اور ولید صاحب غرائب مردود		
اپنی غرض واسطے حب دبا وہم و خطا مقبول	٢٨	١٠
اور دوسرون کو دلیل حرام اپنے لیے تبدیل حلال	٥٤	٨
جو ستناد درفع کو حرام اپنے لیے زنا در پیر شیر	٥٧	٣
	٫٫	٩

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
عنعنہ مدلس و حدیث مرسل اپنی غرض کو مقبول	٨١	٨
سخت تعصب پرستی	٩٥	١٥
اور سخت اشد تحکم جس بات پر روکو یہان فرض اپنے لیے	١٠٢	١٣
اوسکا رد واجب	١٠٣	٣
اپنی بہی اصول اپنے دونکو مخذول	١٢٧	١٧
حدیہ کہ ملاجی کو شریعت اپنے گھر کی	١٢٨	١١
جو کتابین اورونکو مردود اپنے لیے محمود	١٣٦	١

ملاجی کی شوخ چشمیان

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
راوی کو بلا طعن زبردستی مردود بنا دیا	٢٢	١٨
برائی رد شدہ بات پیش کرین اور رجوع دیکھو اسنے جھکے آنکھ بند	٣٣	١٥
اف ری ڈھٹائی کہ صریح محتملات کو نصوص ناقابلہ تاویل بتائین	٤٥	١٦
بخاری وغیرہ اکابر جس حدیث کو رد کر چکے زور زبان صحیح بتائین	٤٧	٧
حیلہ و مغالطہ سے قطعی محتملات کی معارضے مردود	٧٩	٥
سینہ زوری	٥٥	٨
ملاجی کی جھوٹی بالاخوانیان	١٠، ٤٥، ٤٥، ١٢٥	١٥، ١، ١٦، ٥

ملاجی کے اجتہاد کی ایمانی حالت

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
خود اپنی توجیہ قرآن مجید کا خلاف	١١٠	٤
قرآن مجید نبی کے قطعی حکمونکے خلاف		
چند محتملات کو یقینی بتانا	١٢٤	٦
ضرور یاد رکھنے قابل بتی اصول ذی بکنا	١٢٤	١٧

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
قرآن و حدیث و اجماع امت		
ضروریات دین کے خلاف مین مجروح	١٦٦	٩
و محتمل روایات پر عمل	١٢٥	٥
ملاجی نے حدیث وضع کر لی	٦٣	١١

ملاجی کی جاہلین نافہمیان

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
وقت نماز مکہ معظمہ کی نہ پہچانین		
سخت غفلت تمیز ہی	٢٧	٤
معنی حدیث مین صریح نابینائی	٥٢	٣
متعدد نافہمیان	٥٣	٧
متعدد نافہمیان	٦٥	١
جہالت	٨٥	٣
جہالت اور بے دلیل ادعا	٨٥	١٤
تفسیر مین پسپیہ ہی کا دھوکا	٩٧	١٥
ملاجی کی ناتمامی	١٢٨	٢
اپنی اگلی بات کو علاوہ بتا دیا	١٣٢	١٩
کلام علما کا مطلب نہ سمجھے	١٣٧	١٢

ملاجی کی جامد تقلیدین

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
یا تو وہ جوش کہ ابو حنیفہ و شافعی	٣٣	٩
کی تقلید حرام یا یہ پیر مقلد کو جھٹک	٣٨	١١
جھگر سلام علما واضح مین تقلید	٥١، ٩٩	١٦، ١٧
تبدیل معنی مین تقلید تناقض مین	١٢٦، ٣٥	١٦، ٥
تقلید حدیث صحیحین کو اپنے ہی تقلید	١٥١	١٦
رافضیون کی تقلید کیا چاہتے ہیں	١٣٢	١٦

ملاجی کے کچھ جنون

جہالات ملاجی	صفحہ	سطر
قول ائمہ بھی قبول کہ افکی انصاف مین جو نقل تھا مردود	٥٦	١٥

فہرست سوم فوائد حدیثیہ

رجال

فہرست چہارم نگر فہ اند

صحت نامہ کتاب

صفحہ	سطر	غلط	صحیح	صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۹	۱۲	کا ہے	ہے	۵۶	۱۲	حدیث	حدیث
۱۰	۱	مارہری	مارہرشی	۶۶	۹	صوری	تاخیر
۲۲	۳	جابر	ابن جابر	۷۱	۱۶	ششم	ہفتم
۲۳	۶	منسوب	منسوب	۷۸	۸	ابن	ابن ام
۲۴	۱۲	بن	بن حبان	۸۱	۴	اثنتین	اثنتین
۲۴	۱۲	پھر	پھر	۸۲	۱۳	بلمیذ	تلمیذ
۳۶	۹	لفظہ	لفظ	۸۳	۱۹	فضال	فضالۃ
۳۸	۱۶	نجمنہ	حمنہ	۱۰۸	۱۴	مغرب	مغربہ
۳۹	۲	زنان	زنانہ	۱۰۹	۳	مین	مین کہا
۴۳	۱۶	صنعت	صنعت	۱۳۱	۶	لطریق	لطرق
۴۳	۱۹	مرسل و	مرسل	۱۳۲	۲	منہزلت	×
۴۹	۹	أتی	اتی	۱۳۳	۱۹	بین	بین
۴۹	۹	الروایہ	الروایۃ	۱۳۷	۲	اوہام	اوہام
۵۲	۱۳	تونما	توضا	۱۳۷	حاشیہ	تیس	دس